ISBN No. 978-969-9266-04-1

ہدیہ فی شمارہ:	30 روپے
سالانہ:	عام ڈاک سے: -/200 روپے
	رجسٹرڈ ڈاک سے: -/350 روپے
بیرونِ ممالک:	30 امریکی ڈالر سالانہ

نوٹ

دائرے میں سرخ نشان ممبر شپ ختم ہونے کی علامت ہے۔
تعاون ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

رقم دستی یا منی آرڈر/ بینک ڈرافٹ بنام "ماہنامہ معارفِ رضا" ارسال کریں، چیک قابلِ قبول نہیں۔
ادارہ کا اکاؤنٹ نمبر: کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 45-5214۔ حبیب بینک لمیٹڈ، پریڈی اسٹریٹ برانچ، کراچی۔

نوٹ: ادارتی بورڈ کا مراسلہ نگار/مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ ﴿ادارہ﴾

مرکزی دفتر: 25۔ جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)، صدر، پوسٹ بکس نمبر 7324، جی پی او صدر، کراچی 74400۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان
فون: 2725150-21-92+ فیکس: 2732369-21-92+
برانچ دفتر: 44/f-d، اسٹریٹ 38، سیکٹر F-6/1، اسلام آباد۔ فون: 051-2825587
ای۔میل imamahmadraza@gmail.com ویب سائٹ: www.imamahmadraza.net

(پبلشر مجید اللہ قادری نے باہتمام حریت پرنٹنگ پریس، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی سے چھپوا کر دفتر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل ... شائع کیا)

فہرست

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

حرماں نصیب ہوں تجھے اُمید گہ کہوں
جانِ مراد و کانِ تمنا کہوں تجھے

صبحِ وطن پہ شامِ غریباں کو دوں شرف
بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں، شہا!
یعنی شفیع روزِ جزا کا کہوں تجھے

اس مُردہ دل کو مژدہ حیاتِ ابد کا دوں
تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بَری
حیراں ہوں، میرے شاہ! میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثنا خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

نعت شریف

خود سنور جائیں گے حالات مدینے چلیے

مولانا محمد شہزاد مجددی☆

خود سنور جائیں گے حالات مدینے چلیے
آپ بن جائے گی ہر بات مدینے چلیے

رشکِ صد خلد ہے گلزارِ حریم طیبہ
ہیں وہاں نور کے باغات مدینے چلیے

بارشِ نور برستی ہے گلی کوچوں میں
دن کے جیسی ہے وہاں رات مدینے چلیے

گنبدِ سبز کی دنیا میں نہیں مثل کوئی
ہے یہ صد رشک سماوات مدینے چلیے

چھوڑیے چھوڑیے دنیا کے یہ جھنجھٹ سارے
آیئے، آیئے، حضرات! مدینے چلیے

دل میں رکھیے نہ کوئی زاد سفر کا کھٹکا
اک سے اک ہے وہاں سوغات مدینے چلیے

حاصلِ عمر ہیں گھڑیاں جو وہاں پر گزریں
قیمتی ہیں وہی لمحات مدینے چلیے

قدسیوں کا وہاں رہتا ہے ہمیشہ مجمع
ہیں رنگا رنگ فیوضات مدینے چلیے

قاسمِ نعمت باری ہیں کرم پر مائل
بٹ رہی ہے وہاں خیرات مدینے چلیے

☆ دارالاخلاص ۴۹ ریلوے روڈ لاہور

ان کے دربار سے جاتا نہیں منگتا خالی
ہے رواں بحرِ عنایات مدینے چلیے

راہِ طیبہ میں ہیں جتنے بھی دیار و امصار
ہیں وہ جنت کے مضافات مدینے چلیے

جن کے سینے میں ہے تاریخ رسالت پنہاں
دیکھنے کو وہ مقامات مدینے چلیے

بابِ جبریل، وہ روضہ، وہ سنہری جالی
دیکھنے ہوں جو کمالات مدینے چلیے

الجھنیں حل درِ سرکار پہ جاکر ہونگی
گر بدلنے ہیں خیالات مدینے چلیے

صبح کی سانس معطر ہے مہک سے ان کی
شام پر بھی ہیں عنایات مدینے چلیے

کھینچتا ہے دلِ مومن کو اُحد کا منظر
یاد آجاتے ہیں غزوات مدینے چلیے

جابجا ہیں وہاں آثار ومظاہر ان کے
ہر قدم پر ہیں کرامات مدینے چلیے

کہہ رہی ہیں وہ ہوائیں بھی انہی کے قصے
سن ہی لیجے وہ حکایات مدینے چلیے

خواہشیں دہر کی چھوڑیں گی نہ دامن ہرگز
توڑیے اب یہ روایات مدینے چلیے

پاؤں شہزاد طبیعت پہ میں کیسے قابو
ہے تقاضا یہی دن رات مدینے چلیے

شاہ احمد رضا کی بات کریں

نذرانۂ عقیدت بحضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ

کلام: ندیم احمد قادری نورانی*

شاہ احمد رضاؒ کی بات کریں — ہاں، تلافیٔ سیّئات کریں
عاشقِ مصطفیٰ (ﷺ) ہیں وہ کامل — قائم ان سے تعلقات کریں
وہ خُدا (عزوجل) کے ولی ہیں اُن کے طفیل — کیوں نہ دور اپنی مشکلات کریں
اِک مہینے میں حافظِ قرآں — بننے والے رضا کی بات کریں
وہ رضا ہیں مُجدِّدِ اعظم — کارِ تجدید تا حیات کریں
اِتّباعِ رضا میں ہم بھی چلو — ردِّ بدعات و منکرات کریں
وہ عُلومِ کثیرہ میں ماہر — سب پہ علمی نوازشات کریں
وہ مُفسِّر، مُحدِّث اور فقیہ — کیوں نہ اُن سے تعلّمات کریں
لِکھ گئے وہ "حدائقِ بخشش" — شاہِ مُلکِ سخن کی بات کریں
بے بدل ہیں مُترجمِ قرآں — ترجمہ بھی وہ پُر نِکات کریں
اَن گنت خوبیاں رضا میں ہیں — اُن کی کیا کیا بیاں صفات کریں
ہیں خزینہ رضا کے مخطوطات — عام یہ سب تبرّکات کریں
اہلِ علم و فُنون سب اُن پر — رقم اپنی نگارشات کریں
جو رضا کے محب ہیں، مِل بیٹھیں — ختم سارے تنازُعات کریں
روزِ محشر ہمیں کہیں اپنا — اُن سے ہم یہ توقعات کریں

اے رضا! یہ ندیم ہے عاصی
نیک یہ ہو، تصرّفات کریں

* آفس سیکریٹری / پروف ریڈر، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

سید وجاہت رسول قادری

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
افقِ نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

قارئین کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

فخرِ موجودات، سیدِ کائنات، نبی محترم و محتشم، جانِ دو عالم، عالم ماکان و مایکون، درّ اللہ المکنون، سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ کا مہینہ ربیع النور اپنی نورانی برکات اور رعنائیوں کے ساتھ تشریف لایا اور تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے مسرت و شادمانی کی بشارت کے ساتھ اسلام کے پیغامِ ابدی کی یاد دہانی کراتا ہوا رخصت ہو گیا۔

اب اس کے معاً بعد وہ ماہِ مبارک تشریف لایا جسے ربیع النور الثانی کہا جاتا ہے جس میں سید الوریٰ، سید ہر دو سرا، محبوبِ ربّ العالمین، رحمۃ للعالمین، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کی نسلِ پاک سے ان کے فرزند، غوث الوریٰ، قطب الاقطاب، امام الاولیاء، سردارِ اصفیا، کاملِ اکمل، غوث الثقلین، امام الحرمین، وسیلتنا فی الدارین، پیرِ پیراں، میرِ میراں، محبوبِ سبحانی، شہبازِ لامکانی، السید الشیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی ولادت با سعادت ہوئی۔ آپ جزو و کل میں اپنے نانا جان سید عالم نبی مکرم و محتشم، حبیبِ کبریا، سید الاولین والآخرین ﷺ کے نائب بن کر امتِ مسلمہ کی رہبری و رہنمائی، حل المشکلات اور دستگیری کے لیے تشریف لائے۔

آپ یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ/۱۰۷۸ء کو شمالی فارس میں بحیرۂ کیسپین کے جنوبی ساحل پر واقع گیلان نامی صوبہ کی ایک بستی نیف (بعض روایات کے بموجب بَشیر) میں تولد ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حضرت ابو صالح سید موسیٰ جنگی دوست حسنی اور والدہ ماجدہ اُمّ الخیر امۃ الجبار سیدہ فاطمہ بنتِ سید عبداللہ صومعی حسینی رحمہم اللہ تعالیٰ دونوں اپنے وقت کے اولیاءِ کاملین میں شمار ہوتے تھے۔

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آلِ بیت اطہار سیدنا المصطفیٰ ﷺ میں حضرت شاہزادۂ گلگوں قبا، شہیدِ کرب و بلا سیدنا و مولانا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کے بعد محبوبیت و مقبولیت کا جو مقام ملا اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اکابرینِ امت علماء اور جلیل القدر مشائخ نے آپ کو عظیم الشان القاب و اوصافِ حمیدہ و جمیلہ سے یاد کیا ہے۔ اس تعریف و توصیف میں آپ کے ہم عصر علماء و مشائخ کے علاوہ آپ کے قبل اور آپ کے بعد کے بھی جید اور ثقہ اولیاء عظام اور علماءِ کرام شامل ہیں۔ آپ کی حیاتِ مقدسہ اور احوال و حالاتِ زندگی پر وقت کے مستند اور ثقہ علماء نے ضخیم کتب تصنیف کی ہیں۔ مثلاً

۱۔ تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر۔ مصنفہ: علامہ عبدالقادر قادری بن شیخ محی الدین الاربلی (م ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء)

۲۔ بہجت الاسرار و معدن الانوار۔ مصنفہ: امام اجل واحد سیدی ابو الحسن علی بن یوسف نور الملۃ والدین لخمی شطنوفی قدس سرہ العزیز (۶۴۴ھ-۷۱۳ھ)

۳۔ نزھۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سید الشریف عبدالقادر۔ مصنفہ: علامہ ملا علی قاری حنفی مکی (وفات ۱۰۱۴ھ) علیہ الرحمۃ

۴۔ مرأۃ الجنان۔ مصنفہ: امام جلیل عبداللہ بن اسعد یافعی قدس سرہٗ (وفات ۷۵۰ھ)

۵۔ قرۃ الناظرہ خلاصۃ المفاخرہ امام یافعی قادری قدس سرہٗ وغیرہم۔

۶۔ قلائد الجواہر مناقب غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مصنفہ: شیخ محمد یحییٰ تادانی قدس سرہ الاسرار (متوفی دسویں صدی ہجری)

۷۔ زبدۃ الآثار۔ مصنفہ: شیخ عبدالحق محدثِ دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (متوفی ۱۶۴۲ء)

[مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، مقدمہ قلائد الجواہر از ادیب شہیر حضرت علامہ شمس بریلوی، ناشر: مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی، ۱۹۷۸ء]

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کے بعد سے دورِ جدید تک عربی، فارسی، اردو، انگریزی اور دیگر زبانوں میں غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات اور ان کے علمی و روحانی کارناموں پر بے شمار کتب ہر دور میں لکھی جاتی رہی ہیں۔ لیکن ان سب کا ماخذ زیادہ تر مذکورہ کتب ہیں۔ ان شاء اللہ صبحِ قیامت تک آپ کے تذکرے بیان اور تصنیف کیے جاتے رہیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ سے اور "وَرَفَعنا لَکَ ذِکرَک" کے صدقے میں سیدِ عالم، امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکار سے آپ کو مقام بلند عطا کیا گیا ہے۔ اسی لیے ہر عہد میں آپ کا اور آپ کی تعلیمات کا چرچا ہوتا رہے گا۔ اور اس پر قرآن و حدیث کی نص ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے رسالہ "طرد الافاعی عن حمی ھاد رفع الرفاعی" (۱۳۳۶ء، فتاویٰ رضویہ، ج: ۲۸، ص: ۳۶۸، ۳۶۹) پر آیہ کریمہ "قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ" (۳: ۷۳) (ترجمہ: تم فرمادو کہ فضیلت اللہ کے ہاتھ میں ہے، جسے چاہے عطا فرماتا ہے) کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

"اس آیہ کریمہ سے مسلمان کو دو ہدایتیں ہوئیں:

ایک یہ کہ مقبولانِ بارگاہِ احدیت میں اپنی طرف سے ایک کو [illegible] اور دوسرے کو مفضول نہ بتائے کہ فضل تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے [illegible] چاہے عطا فرمائے۔

دوسرے یہ کہ جب دلیل مقبول سے ایک کی افضلیت ثابت ہو [illegible] اس میں اپنے نفس کی خواہش، اپنے ذاتی علاقہ نسب یا نسبت شاگردی یا مریدی وغیرہا کو اصلاً دخل نہ دے کہ فضل ہمارے ہاتھ نہیں کہ [illegible] آباء، اساتذہ و مشائخ کو اوروں سے افضل ہی کریں، جسے خدا [illegible] افضل کیا وہی افضل ہے اگرچہ ہمارا ذاتی علاقہ اس سے کچھ نہ ہو اور [illegible] مفضول کیا وہی مفضول ہے اگرچہ ہمارے سب علاقے اسی [illegible] ہوں۔ یہ اسلامی شان ہے، مسلمانوں کو اسی پر عمل چاہیے۔ اکا[illegible] رضائے الٰہی میں فنا تھے، جسے اللہ عزوجل نے ان سے افضل کیا [illegible] اس پر خوش ہوں گے کہ ہمارے متوسل ہمیں اس سے افضل بتا[illegible] حاشا للہ! وہ سب سے پہلے اس پر ناراض اور غضبناک ہوں گے۔ [illegible] سے کیا فائدہ کہ اللہ عزوجل کی عطا کا بھی خلاف کیا جائے اور اپنے [illegible] کو بھی ناراض کیا جائے۔"

اللہ عزوجل نے جس طرح آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تمام انبیاء و رُسُل پر فضیلت عطا فرمائی اور آپ کو اُن کا امام بنایا [illegible] اسی طرح سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ولی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام اولیا کرام پر فضیلت عطا فرمائی اور [illegible] امت کا سردار بنایا۔

قرآن کریم کی درج ذیل آیہ کریمہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جملہ رُسُل علیہم الصلوٰۃ والسلام پر افضلیت کے لیے نص کا درجہ رکھتی ہے:

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ [illegible] وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ (البقرۃ ۲: ۲۵۳)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت اس کا ترجمہ فرماتے ہیں:

...رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔ ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔ (کنز الایمان)

صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہٗ اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"وہ حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں کہ آپ کو بدرجاتِ کثیرہ تمام انبیاء علیہم السلام پر افضل کیا، اِس پر تمام امت کا اجماع ہے اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے۔ آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس رفعتِ مرتبت کا ذکر فرمایا گیا اور نامِ مبارک کی تصریح نہ کی گئی۔ اس سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علوشان کا اظہار مقصود ہے کہ ذاتِ والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیا پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذاتِ اقدس کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے اور کوئی اشتباہ راہ نہ پا سکے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ خصائص وکمالات جن میں آپ تمام انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) پر فائق و افضل ہیں اور آپ کا کوئی شریک نہیں بے شمار ہیں کہ قرآنِ کریم میں یہ ارشاد ہوا کہ درجوں بلند کیا اور درجوں کی کوئی شمار قرآنِ کریم میں ذکر نہیں فرمائی تو اب کون حد لگا سکتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے علما و اولیائے کرام کے درجات کی بلندی کا ذکر بھی قرآنِ حکیم میں فرمایا ہے۔ صرف دو مثالیں ملاحظہ ہوں:

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ (یوسف ۱۲:۷۶)

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ: "ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔"

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ (الحجرات ۴۹:۱۳)

بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔ بیشک اللہ جاننے والا خبردار (اور خبر دینے والا ہے)۔

اس سے معلوم ہوا کہ "فوق کل ذی علم علیم" ذات اللہ عزوجل علیم خبیر کی ہے اور اس کی شان اور عظمت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ اللہ عزوجل کے بعد اس کے فضل اور عطا سے تمام انبیا و رُسُل میں معلمِ کائنات، عالم ماکان و ما یکون سید الانس والجان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ مبارکہ واحد ذات ہے جس کے فرقِ اقدس پر خالقِ کائنات نے ورفعنا لک ذکرک کا تاج سجایا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی یہ سنت قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں بھی جاری ہے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں علم و فضل اور تقویٰ و کرامت میں سب سے بلند مقام خلیفۂ بلافصل، یارِ غارِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا ہوا، تابعینِ کرام میں امام التابعین سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو، ائمہ کرامانِ امت میں امامِ اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور اولیائے امت میں یہ بلند رتبہ ہمارے آپ کے آقا و مولیٰ، دستگیرِ بے کساں، میر میراں، پیر پیراں، غوث الورا، سید شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی ملقب بہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فیاضِ ازل، منعمِ حقیقی عزوجل کی بارگاہِ عالیشان سے مرحمت فرمایا گیا جو اب ظہورِ حضرت سیدنا امام مہدی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تک کسی کو بھی نہیں ملے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ سے اکابرینِ اسلام، اولیاء رفیع الشان اور علماء راسخین ذوی الاحترام، غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی شہبازِ لامکانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل وکمالات کا اعتراف کرتے چلے آئے ہیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالاتِ علمی اور فتوحاتِ روحانی مستند روایات کے ساتھ بیان اور تحریر کرتے رہے ہیں جو آپ کے علو مرتبت اور مقاماتِ رفیع الشان پر ایک واضح دلیل کی حیثیت ہے، جس کا انکار وہی کرے گا جس کا دل اللہ عزوجل اور اس کے رسول مکرم ومحتشم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کے محبوب بندوں کی محبت سے یکسر خالی ہو۔

محقق علی الاطلاق، حضرت شیخ عبدالحق محدثِ دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (متوفی ۱۶۴۲ء) جن کی ذاتِ مبارکہ برصغیر پاک و ہند میں ناشرِ علم حدیث تسلیم کی جاتی اور جن کی سند کے بغیر علمِ حدیث کی کوئی سند اس خطۂ ارضی میں مستند نہیں مانی جاتی، فرماتے ہیں:

غوثِ اعظم دلیلِ راہِ یقیں — بالیقیں رہبرِ اکابرِ دیں
شیخِ دارین و ہادیِ ثقلین — زبدۂ آلِ سیدِ کونین
اوست در جملہ اولیا ممتاز — چوں پیمبر در انبیا ممتاز
اولیا بندہائش از دل و جاں — قدمِ او بہ گردنِ ایشاں

ہمارے اسلاف کرام میں سے ایک اور بزرگ نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیاتِ مبارکہ کا کیا خوب نقشہ کھینچا ہے:

اِنَّ بَازَ اللّٰهِ سُلْطَانُ الرِّجَالِ
جَاءَ فِي عِشْقٍ وَمَاتَ فِي كَمَالِ

(ترجمہ: بیشک آپ شہبازِ الٰہی اور اولیا کرام کے سلطان (شہنشاہ) ہیں۔ آپ اس دنیاءِ فانی میں عشقِ الٰہی سے منوّر جلوہ افروز ہوئے اور کمالِ عشق کے ساتھ واصل بحق ہوئے۔)

اس شعر میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ کلمہ "عشق" مادۂ تاریخِ ولادت ہے (۴۷۰ھ)، کلمہ "کمال" سے عمر شریف کے اعداد "۹۱" نکلتے ہیں اور "کمال" و "عشق" کو ملانے سے تاریخِ وصال ۵۶۱ھ کے عدد بنتے ہیں۔ خواجۂ خواجگان، سلطان الہند، غریب نواز سیدنا معین الدین چشتی سنجری ثم اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۶۴۰ھ)، غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت میں یوں نغمہ سرا ہیں:

یا غوثِ معظم، نورِ ہدیٰ، مختارِ نبی، مختارِ خدا
سلطانِ دو عالم قطبِ علیٰ، حیراں ز جلالت ارض و سما

حضرت نیاز احمد نیاز چشتی نظامی بریلوی (م ۱۲۵۰ھ) قدس سرہٗ یوں رطب اللسان ہیں:

شاہبازِ لامکانی، مظہرِ ربِّ قدیر
حضرتِ محبوب سبحانی، شہِ پیرانِ پیر

حضرت مولانا مفتی غلام سرور قادری لاہوری علیہ الرحمۃ یوں گل عقیدت پیش کرتے ہیں:

سر ہر اہلِ دیں پر ایک سرور غوثِ اعظم ہیں
شہِ شاہاں ہیں، کُل ولیوں کے افسر غوثِ اعظم ہیں
سند بس ہے "مریدی لاتخف" دنیا و عقبیٰ میں
تجھے کیا ڈر ہے سرورؔ جس کے سر پر غوثِ اعظم ہیں

امام الاکبر، شیخ الاسلام والمسلمین، امام احمد رضا خاں محدث بریلوی قدس اللہ سرہ العزیز یوں محوِ مدحتِ سرکارِ غوثیت مآب ہیں:

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

فرمانِ غوثِ اعظم "قَدَمِي هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ" ایسا عارفانہ ارشاد ہے جو اپنے اندر سرّ و معرفت اور علم و عرفان کے ذخار سمیٹے ہوئے ہے۔ آپ من جانب اللہ اس امر پر مامور ہیں۔ کلمات سیدِ عالم ﷺ کی زبانِ اطہر سے صادر شدہ ہیں اور جس کا سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شبِ معراج دیا گیا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا محدثِ بریلی قدس تفریح الخاطر فی مناقب السید الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

"حضور پرنور ﷺ کو ایک حکمت نہانی ازلی کے باعث ایک (براق پر) سواری میں توقف ہوا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحِ مطہرہ نے حاضر ہو کر عرض کی: اے میرے آقا حضور! اپنا قدم پاک میری گردن پر رکھ کر سوار ہوں۔
سیدِ عالم ﷺ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گردن مبارک

...اقدس رکھ کر سوار ہوئے اور ارشاد فرمایا:

...قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم تمام اولیا کی گردنوں پر۔

(فتاویٰ رضویہ، ج:۲۸، ص:۴۰۷، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ آپ اس منصب عالیہ اور ...کے اعلان پر مامور من اللہ تھے چنانچہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت ...رہ العزیز، سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام قطب ...قطاب غوث الاغواث پر من جانب اللہ فائز ہونے کی مزید تفسیر درج ...الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

''قطب الاقطاب بمعنی اوّل یعنی غوث الاغواث کہ دوروں کے ...وں کا غوث ہو، غوثوں کو غوثیت اس کی عطا سے ملتی ہو اور غوث اپنے ...دوروں میں اس کی نیابت سے غوثیت کرتے ہوں، وہ سیدنا امام ...رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضور پُر نور محی الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ ...ابو محمد ولی الاولیا، امام الافراد، غوث الاغواث، غوث الثقلین، ...اکل، غوثِ اعظم، سید شیخ عبد القادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ ...ہیں اور تا ظہور سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ مرتبہ عظمیٰ ...سرکار غوثیت بار کے لیے رہے گا۔ حضرت رفاعی (رضی اللہ عنہ) ...کے امثال قبل اور بعد کے قطبوں کو تفضیل دینی، ہوسِ باطل اور ...بد دینی ہے۔ والعیاذ باللہ۔''

...سیدنا امام احمد رضا قدس سرہٗ اس منصب عالی پر آپ کو فائز ...جانے اور اس کے لیے خلعتِ فاخرہ پہنائے جانے کی تقریب کا ...یوں پیش کرتے ہیں:

''قلب بابِ عالی عرض کرتا ہے الحمد للہ! اللہ نے ہمارے آقا کو ...کہنے کا حکم دیا، کہتے وقت ان کے قلب مبارک پر تجلی فرمائی، ...نے خلعت بھیجا، تمام اولین و آخرین جمع کیے گئے، سب کے ...میں پہنایا گیا۔ ملائکہ کا جمگھٹ ہوا، رجال الغیب نے سلامی ...تمام جہان کے اولیا نے گردنیں جھکا دیں۔ اب جو چاہے راضی ہو، جو چاہے ناراض۔ جو راضی ہو اس کے لیے رضا، جو ناراض ہو اس کے لیے ناراضی۔ جس کا جی جلے اس سے کہو مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔''

یہی وجہ ہے کہ اکابرینِ امت اور اعاظمِ اولیاءِ ملتِ اسلامیہ سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد سے قبل اور مابعد، ہر دور میں آپ کے اس ولایت پرور اعلان کو بلاچون و چرا قلبِ سلیم کے ساتھ تسلیم کرتے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور اپنی گردنیں جھکاتے چلے آرہے ہیں اور تا ظہور امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ عمل جاری و ساری رہے گا۔ با کمال صاحبانِ معرفت اور حاملاں، فراستِ نورانی نے آپ کی دنیائے دنی میں تشریف آوری سے صدیوں قبل ہی بشارۃً فرما دیا تھا کہ ایک دن سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ الہامی کلمات ''قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ'' ان شاء اللہ بر سر منبر بیان فرمائیں گے۔ پھر روئے زمین میں جہاں جہاں بھی اولیاءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین موجود ہوں گے۔ وہ اس کے سنتے ہی بطور اطاعت و محبت اپنی گردنیں جھکا دیں گے اور عرض کریں گے وبل علی عینی و راسی (یعنی بلکہ ہماری آنکھ اور ہماری گردنوں پر بھی یا نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

''چنانچہ اسلاف کی بشارتوں کے عین مطابق جب آپ بغداد شریف کی جامع مسجد کے منبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے تو بالہام الٰہی آپ فرمانے لگے ''قدمی هذه علی رقبة كل ولی الله'' تو یہ سنتے ہی تمام حاضر و علماء و اولیاء نے گردنیں خم کیں اور جب یہ آواز اکنافِ عالم میں پھیل گئی تو کائنات میں موجود تمام اولیاء اللہ نے اپنی اپنی گردنیں جھکا دیں۔

بعض تذکروں میں عرب و عجم کے ایسے مشائخ کی فہرست بھی موجود ہے۔ ایک روایت کے مطابق حرمین شریفین، عراق، شام، یمن، عجم، حبشہ، کوہ قاف سراندیپ، اور دنیا کے مختلف مقامات پر حضور سیدنا غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کے اس ارشادِ گرامی پر ۳۱۳

عظیم المرتبہ اور جلیل القدر مشائخ نے اپنی گردنیں جھکائیں اور تمام اولیائے کرام، ابدال اور رجال الغیب نے تہنیت پیش کی۔ اس لیے کہ آپ کا یہ ارشاد بہ امر الٰہی تھا اور متعدد مشائخ کبار اس اعلان کی پیش گوئی فرما چکے تھے۔"

(نام ونسب صفحہ ۵۸۸، ۵۸۷ بحوالہ سرّ الاسرار (اردو)، مقدمہ علامہ تابش قصوری، ص: ۱۲)

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت، رفعت ومنزلت، جلالت شان، مقام ومرتبہ جو ازل سے ہی آپ کو ودیعت ہو چکا تھا آپ کی آمد آمد سے قبل بشارات کی صورت میں اولیاء کرام اور مشائخ عظام بغیر کسی ابہام کے واضح فرما چکے تھے۔ بطور تبرک، چند ائمہ امت اور اولیائے ملت کے ارشادات وملفوظات پیش کیے جاتے ہیں:

حضرت سیدنا خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علامہ عبد القادر قادری بن شیخ محی الدین اربلی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ "منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیاء" کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں۔ "حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ وجہہ الکریم نبی کریم مخبر صادق رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حسب وصیت حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک جبہ، آپ کا سلام اور امت محمدیہ کے لیے دعا کا پیغام پہنچایا، حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنتے ہی سجدے میں چلے گئے اور امت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لیے دعائے مغفرت کی۔

ہاتفِ غیب سے ندا آئی اپنا سر اُٹھاؤ۔ میں نے تمہاری شفاعت سے نصف امت کو بخش دیا۔ اور باقی نصف کو اپنے محبوب غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) کی شفاعت سے بخشوں گا۔ عرض کی الٰہی! تیرا محبوب کون ہے؟ ندا آئی۔ (هو محبوبي و محبوب حبيبي و حجتنا على اهل الارض وقدماه على رقاب الاقطاب والاولياء الاولين والاخرين سوى الصحابة والائمة ومن يقلد... احبابي)

وہ میرا محبوب اور میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ... قیامت تک ہماری طرف سے اہل زمین کے لیے حجت ہوگا ... کرام اور ائمہ اہل بیت کی سوا تمام اولین وآخرین کی گردنوں پر اس کے قدم ہوں گے اور جو اس اعلان پر عمل پیرا ہوگا وہ میرے احباب میں ... ہوگا۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ نے خطبۂ جمعہ کے دوران بشارت دی کہ "پانچ سو ... ہجری میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد اطہار میں ... جیلان میں ایک قطب عالم پیدا ہوگا جس کا لقب محی الدین اور نام ... القادر ہوگا۔

هو الغوث الاعظم ..... ويكون مامورا بان يقول قد... هذه على رقبة كل ولي و ولية لله من الاولين والاخرين سوى الصحابة والائمة من ذرية خاتم النبيين صلى ... عليه وآله وصحبه اجمعين O

وہ غوث اعظم ہوں گے، انہیں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا جائے گا میرا یہ قدم صحابہ کرام اور ائمہ اطہار کے علاوہ اولین وآخرین کے ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر ہے۔

قلائد الجواہر میں ہے کہ حضرت شیخ ابو بکر ہوار بطائحی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دن اپنی مجلس میں فرمایا:

سوف يظهر بالعراق رجل من العجم عالي المنزلة عند الله والناس سمه عبد القادر مسكنه ببغداد ... قدمي هذه على رقبة كل ولي الله O

عنقریب عراق میں ایک عجمی مرد ظہور پذیر ہوگا جو اللہ تعالیٰ ... لوگوں کے نزدیک بلند مرتبت ہوگا۔ اس کا نام نامی عبد القادر اور اس ...

بغداد شریف میں ہوگی۔ جو اعلان فرمائے گا، میرا یہ قدم اللہ کے تمام اولیاء کی گردن پر ہے اور اس دور کے تمام اولیائے کرام ان کی اطاعت کریں گے، کیونکہ وہ اپنے عہد میں یکتائے روزگار ہوں گے۔ قول اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ: صحابیت اور تابعیت کے بعد سب سے بڑا رتبہ غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

صحابیت ہوئی پھر تابعیت
بس آگے قادری منزل ہے یا غوث

حضرت امام شیخ ابو یعقوب یوسف ہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ۴۶۸ھ میں حضرت شیخ ابو احمد عبد اللہ جوی، حقی سے سنا وہ فرمایا کرتے تھے کہ عنقریب سرزمین عجم میں سعادت مند بچہ پیدا ہوگا جو کرامات عظیمہ، منازل جلیلہ کا حامل ہوگا اور تمام اولیائے کرام کے نزدیک اسے پوری طرح مقبولیت کا شرف حاصل ہوگا۔ وہ اعلانیہ فرمائیں گے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ .... (الی آخرہ)

میرا یہ قدم تمام اولیائے کرام کی گردنوں پر ہے اور تمام ہم عصر ولی اپنی گردنیں ان کے قدموں میں بچھادیں گے جس کے باعث انہیں اعلیٰ فضیلت حاصل ہوگی اور وہ ان کی زیارت کے فیضان و برکات سے بہرہ مند ہوں گے۔

اسی طرح مشائخ عرب وعجم کی ایک کثیر تعداد ہے مثلاً حضرت شیخ ابو الوفا، حضرت شیخ عقیل منجی، حضرت شیخ علی بن سنجاری، حضرت حماد بن مسلم دباس، حضرت سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ایسے بہت سے اکابر اولیاء کرام نے آپ کی عالم دنیا میں جلوہ گری اور آپ کے دور میں اس مقام اعلیٰ پر فائز ہونے کے اعلان سے خلق کو نوازا تھا کہ ایک عجمی شخص جس کا نام سید شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی ہوگا، بغداد کی جامع مسجد کے منبر پر کھڑے ہوکر مامور من اللہ اعلان فرمائے گا: قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ۔ میں بلا شبہ بدر کمال نبوت سید عالم ﷺ کے نقشِ قدم ہوں اور میرا قدم قیامت تک آنے والے ہر اللہ کے ولی اور ولیہ کے گردن پر ہوگا۔ نزہۃ الخاطر والفاتر (مصنفہ علامہ ملا علی قاری، التوفی ۱۰۱۴ھ) میں امام عبد اللہ بن علی تمیمی شافعی سے روایت کہ وہ اور حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عالم جوانی میں تھے کہ اسی زمانے میں ایک ایسے بزرگ بغداد شریف میں تشریف لائے جنہیں یہ کمال حاصل تھا کہ وہ کبھی کبھی لوگوں کی نگاہ سے اوجھل ہوجاتے اور پھر دفعتاً نمودار ہوجاتے۔ وہ بزرگ غوث کے نام سے معروف تھے۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میں اس بزرگ کی زیارت کے لیے جارہے تھے کہ ایک اور شخص ابن سقا سے سرِ راہ ملاقات ہوگئی۔ اس نے کہا۔ آپ کہاں جارہے ہیں۔ فرمایا فلاں بزرگ کی زیارت کے لیے۔ وہ کہنے لگا میں بھی وہاں چلتا ہوں اور ان کے کمال کا امتحان لوں گا۔ میں نے کہا، میں ان سے ایک ایسا مسئلہ دریافت کروں گا جس کا وہ جواب نہیں دے سکیں گے۔ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم دونوں کے برخلاف فرمایا: معاذ اللہ کہ میں ان بزرگ کے سامنے کوئی سوال پوچھوں! میں تو ان کے دیدار کی برکتوں کا نظارا کروں گا۔

جب حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہم دونوں کے ساتھ اس بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا یہ دو شخص میرا امتحان لینے آئے ہیں! ان میں سے مجھے (عبد اللہ بن علی تمیمی کو) مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تو دنیا کی محبت میں فنا ہوجائے گا۔ پس پھر میرے ساتھ ویسے ہی ہوا اور دوسرے شخص ابن سقا سے فرمایا تمہارا ایمان سلب ہوجائے گا۔ (مرتد ہو کر مرے گا، تو اس کا حشر سنیں۔)

ابن السقا ایک عیسائی حکمران کی لڑکی پر عاشق ہوگیا اور مرتد ہو کر اس سے عقد کیا اور عیسائیوں سے جاملا۔ جب اس پر نزع کا عالم طاری ہوا تو کسی شخص نے اس سے کہا تم حافظ، عالم تھے۔ اس وقت تجھے کوئی

بات یاد رہی؟ وہ بولا سب کچھ سلب ہوگیا ہے البتہ ایک آیت یاد ہے، ترجمہ:
''بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش مسلمان ہوتے''۔ (الحجر ۱۵:۲)

بعدہٗ اس بزرگ نے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے آئے ہو۔ آپ نے اپنے حسنِ ادب سے اللہ تعالیٰ اس کے رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو راضی کیا، گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپ کا مرتبہ بہت بلند ہوگا اور میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ برسرِ منبر جلوہ افروز ہوکر فرما رہے ہیں: قَدَمِیْ ھٰذِہٖ علی رقبۃ کُلِّ اولیاء اللّٰہ میرے یہ دونوں قدم تمام اولیائے کرام کی گردنوں پر ہیں۔ اور وہ غوث یہ فرما کر ہماری نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ (بحوالہ فتاویٰ رضویہ، ج: ۲۸، ص: ۳۹۴ تا ۴۰۱ ملخصاً)

اسی طرح کا ایک کور باطن شخص کوئی علامہ بصیر پوری پاکستان میں پیدا ہوا ہے جس نے سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانِ مبارک ''قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ'' کے رد میں میرِ میراں پیرِ پیراں کے خلاف نہایت گستاخانہ انداز میں ''کلام الاولیاء الاکابر علی قول شیخ عبدالقادر'' کے عنوان سے ایک کتاب تصنیف کی ہے اور افسوس ناک بات یہ ہے کہ اس کی طبع و اشاعت میں میاں جمیل شرقپوری صاحب نے بھرپور حصہ لیا ہے اور اس پر اہلِ سنت والجماعت کے جید عالم مولانا اشرف سیالوی صاحب نے جو ''استاذ الاساتذہ'' اور ''علامۂ عصر'' کہلاتے ہیں، ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں اس گستاخانہ کتاب کی ان الفاظ میں تعریف کی گئی ہے:

''اب تک غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانِ مبارک کا معنی و مفہوم جو سمجھا جا رہا تھا وہ علی الاطلاق درست نہیں تھا اور تحقیق و تدقیق کے خلاف تھا۔۔۔ اللہ تعالیٰ علامہ صاحب کو جزائے خیر اور جزائے جزیل عطا فرمائے کہ انہوں نے صحیح مفہوم اور حقیقی محل بیان فرما کر عوام کو غلط فہمی کی دلدل سے نکالا ہے اور خواص کے لیے تحقیق و تدقیق کا عظیم خزانہ بہم پہنچایا ہے اور کامل اہتمام و انتظام فرمایا ہے اور یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں کردی ہے کہ مبدءِ فیاض کی طرف سے ہر ایک کو اس کی استعداد و اہلیت اور مجاہدہ و ریاضت کے مطابق وافر فیضان نصیب ہوا ہے اور بہت سے سعادت مند اور نیک بخت اس مقام پر (یعنی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام پر) یا اس سے بھی بلند مقام پر فائز ہوئے ہیں اور آئندہ بھی ہوسکتے ہیں۔''

مزید تحریر کرتے ہیں:

''لہٰذا اگر مشائخِ کرام میں سے بعض حضرات اس عموم سے مستثنیٰ مانے جائیں یا حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل تسلیم کرلیے جائیں تو اس میں چنداں حرج نہیں اور نہ یہ امر طعن و تشنیع ہوسکتا ہے۔''

موصوف نے اپنے مقدمہ میں پہلے فرمایا کہ متقدمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان سے مستثنیٰ ہیں، پھر فرمایا کہ حضراتِ اولیاءِ کرام اس فرمانِ مبارک کے تحت آتے ہیں اور ان میں سے سب نہیں، بعض۔ پھر مزید کچھ غور فرمایا اور کہا کہ بڑے غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ خود حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ان کے ہم عصر اولیاءِ کرام حضرات، حضرت کے اس فرمان سے مستثنیٰ قرار پاتے ہیں اور پر بس نہیں کیا بلکہ یہ انکشاف بھی کیا کہ خود سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں خود ان کے شاگردانِ خاص میں ایسے افراد تھے اور بعد کے دور میں بہت سے ایسے گزرے ہیں اور رہے ہیں، خود مقدمہ نگار کے سلسلۂ مشائخ میں ایسے افراد اور اب بھی ہیں کہ جن پر آپ کا فرمانِ مبارک ''قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ'' کا اطلاق نہیں ہوگا کیونکہ وہ آپ سے افضل ہیں۔ (العیاذ باللہ) ع

چلو چھٹی ہوئی کام آگئی دیوانگی اپنی

آپ نے ملاحظہ فرمایا کس چابکدستی اور ہوشیاری سے

جن کی خاطر افضل الاولیا، شیخ الکل الکل، قطب الاقطاب، غوث الثقلین شاہباز لامکانی، محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بزعم خویش معاذ اللہ افضل الاولیاء سے ''مفضول الاولیا'' بنایا گیا، اور اس پر بجا کر اپنی تحقیق کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے ع

بایں عقل و دانش بباید گریخت

لیکن مقدمہ نگار موصوف کی تحریر کے سب سے زیادہ تکلیف دہ وہ کلمات ہیں جہاں انہوں نے (ص:۳۲۲ پر) حضرت شیخِ اکبر سیدنا ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ''فتوحاتِ مکیہ'' کے حوالے سے سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانِ مذکور (قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ) کو حالت سُکر میں جاری قول قرار دیا ہے اور ان کو متقدمین و متاخرین اولیا کرام و اکابرین ذواتِ قدسیہ کی بارگاہ میں سوءِ ادب کا مرتکب قرار دیا ہے، پھر فرمایا کہ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ شیخِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کا یہاں خصوصی طور پر ذکر کر کے معترض صاحب نے سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توصیف کی ہے یا نہیں؟ حالانکہ معترض موصوف (ص:۳۲۸ پر) خود اعتراف کرتے ہیں کہ ''شیخ کی کتب میں دسیسہ کاری بھی کی گئی ہے۔'' لیکن اس کے باوجود ایسی متنازعہ عبارت جس میں سیدالاولیا غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صراحتاً اہانت ہو رہی ہو نقل کر دی گئی اور ذرّہ برابر بھی خدا کا خوف نہ آیا۔ حالانکہ یہ وہی حضرت شیخِ اکبر ہیں کہ جن کے متعلق بہجۃ الاسرار شریف میں ان کے ہم عصر حضرت شیخ ابوالقاسم بن ابی بکر بن ... علیہ الرحمۃ کے حوالے سے یہ مستند روایت موجود ہے کہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کثیر الرؤیا یعنی حضور اکرم ﷺ کے دیدار سے بکثرت مشرف ہوا کرتے تھے، فرمایا کہ خدا کی قسم بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، عرض کی یارسول اللہ ﷺ! شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے (کیا یہ سچ ہے؟)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''عبدالقادر نے سچ کہا اور کیوں نہ ہو کہ وہ ہی قطب ہیں اور میں ان کا نگہبان۔'' (بہجۃ الاسرار۔ مصطفیٰ البابی، مصر، ص:۱۰، بحوالہ فتاویٰ رضویہ، ج:۲۸، ص:۳۸۵)

اگر مقدمہ نگار موصوف سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گزشتہ صدیوں کے اکابر اور اعلام علماء کی تحریر شدہ مستند تصانیف مثلاً بہجۃ الاسرار و معدن الانوار، تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر، الفتاویٰ الحدیثیہ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی، یا کم از کم اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ السامی کی تصنیف ''طرد الافاعی عن حمی ہادٍ رفع الرفاعی'' کا مطالعہ فرما لیتے تو فرمانِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت اور اکابر متقدمین و متاخرین اولیا کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں فرمانِ مبارک کے مستند و مقبول ہونے کے بین دلائل اور مستند روایات انہیں مل جاتیں اور وہ امام الاولیا، سید الاصفیا، پیر پیراں، سیدنا غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کے خلاف ایسی نازیبا اور مکروہ عبارت کے نقل کرنے کے فعلِ عبث بلکہ گناہ سے بچ رہتے اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس اللہ سرہ العزیز کی اس منقبت کے اشعار لہک لہک کر برسرِ منبر پڑھتے نظر آتے:

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
افقِ نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں، اسے منظور بڑھانا تیرا

"ورفعنا لک ذکرک" کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا، ذکر ہے اونچا تیرا

اس پہ یہ قہر کہ اب چند مخالف تیرے
چاہتے ہیں کہ گھٹادیں کہیں پایہ تیرا

مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

بازِ اشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی
دیکھ اڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا

اے رضا چیست غم ار جملہ جہاں دشمنِ تست
کردہ ام مامنِ خود قبلۂ حاجاتے را

مقدمہ نگار صاحب نے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانِ مبارک کو ان کا قول مان کر بحث کی ہے اور اسے ان کی تعلّی قرار دے کر طرح طرح سے اس کی غلط تاویلات کر کے ثابت کیا ہے کہ اس کا اطلاق قیامت تک آنے والے تمام اولیا پر کرنا تحقیق وانصاف کے خلاف ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت پیرِ پیراں سیدنا غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک امرِ الٰہی کے تحت ارشادِ سید عالم ﷺ کی پیروی میں اپنے اس مقام کا اعلان فرمایا۔ اس حدیث شریف کا تعلق واقعہ معراج شریف کے اس حصہ سے ہے جب صاحبِ قاب قوسین ﷺ براق پر سواری کی تیاری فرما رہے تھے جیسا کہ گذشتہ سطور میں گزرا۔

مؤلف مقدمہ نے ایک خیانت یہ بھی کی ہے کہ اس فرمانِ مبارک کے متعلق اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجددِ دین وملت الامام الاکبر امام احمد رضا خاں قادری حنفی محدثِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مؤقف کو بھی توڑ مروڑ کر پیش کر کے یہ تاثر دینے کی سعی ناکام فرمائی کہ آپ غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غایت درجہ عقیدت ومحبت رکھنے اور غوثیتِ کبریٰ کو سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ثابت کرتے کے باوجود تمام متقدمین اور بعض متاخرین کے استثناء کے قائل ہیں، حالانکہ اعلیٰ حضرت کا مؤقف ان کی تحریر سے ثابت ہے اور اس میں متاخرین کے لیے کہیں بھی استثناء کا ذکر نہیں ہے۔

حیرت وافسوس کی بات یہ ہے کہ مقدمہ نگار صاحب غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت وعقیدت کے دعویدار بھی ہیں مگر پھر بھی ایسی کتاب پر مقدمہ لکھ رہے ہیں جو از اول تا آخر حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بغض وعناد سے بھری ہوئی جس کے اندر واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ:

۱۔ معاذ اللہ آپ کا مذکورہ فرمانِ مبارک حالتِ سُکر (یعنی بے ہوشی یا جنون) کی حالت میں صادر ہوا۔

۲۔ معاذ اللہ اس کے صدور میں آپ کی نفسانی خواہش خودستائی کا جذبہ کارفرما تھا۔ اور یہ کہ

۳۔ معاذ اللہ حضرت سیدنا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد میں غلطی کا احساس ہونے پر توبہ کر کے راہِ راست پر آگئے تھے۔

۴۔ کتابِ مذکور میں سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسب ونسب، فضائل، مجاہدات وریاضیات، خداداد مراتب اور اولیاءِ کرام میں آپ کے مرتبہ ومقام کا کوئی مختصر یا اجمالاً بھی ذکر نہیں کیا گیا بلکہ حضرت غوث الورا قدس سرہٗ کے عظمتِ شان کے خلاف توہین آمیز انداز میں ... دے کر اپنے سلسلہ کے بزرگوں کی ان پر برتری اور فضیلت ثابت کی ہے اور ان ہی بزرگوں کے فضائل ومناقب سے پوری کتاب کو مزین کیا ہے۔ کتابِ مذکور کا لب ولہجہ سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اس قدر توہین آمیز اور ان کی دشمنی اور بغض وعناد سے پُر ہے کہ خود مقدمہ نگار موصوف کو جو اگرچہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ فرمانِ مبارک کے عموم کے مخالف ہیں، اپنے مقدمہ میں تحریر کرنا پڑا کہ "مصنف کو ...

جیلانی قدس سرہٗ کے فضائل ومناقب کا بھی مختصر ذکر کرنا چاہیے ورنہ لوگ ہمیں (یعنی مصنف اور مقدمہ نگار کو) حاسد اور متعصب گمان کریں گے۔" اور پھر مقدمہ نگار موصوف نے قتیلِ لیلیٰ نجد اسمٰعیل دہلوی کی طرح جیسا کہ اس نے اپنی بدنامِ زمانہ کتاب "تقویۃ الایمان" کے متعلق لکھا تھا ان باتوں کا خدشہ بھی ظاہر کیا ہے اس کتاب کی اشاعت سے اہلِ سنت وجماعت میں مزید انتشار وافتراق پھیل سکتا ہے۔

جب اس کتاب کے مندرجات اس قدر شرمناک تھے کہ فتنہ وفساد پھیلانے کا سبب بن سکتے تھے تو علامہ موصوف کو ایسی فتنہ انگیز کتاب پر مقدمہ لکھنے کی کون سی ضرورتِ شرعیہ پیش آئی تھی کہ اگر وہ نہ لکھتے تو ان کا اہلِ سنت والجماعت کا بہت بڑا دینی نقصان ہوجاتا اور آنے والی نسلیں ان کو اچھے لفظوں سے یاد نہ رکھتیں؟

چلیں اگر مقدمہ نگار سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غوثیتِ کبریٰ کی عمومیت کے قائل نہ تھے تو کم از کم اہلِ سنت والجماعت کے اتحاد کا کچھ تو درد رکھتے تھے تو ان کو تو نام نہاد علامہ بصیر پوری کو سیدھا سادھا سمجھا دینا چاہیے تھا کہ وہ اس کتاب کو شائع نہ کریں اور یہ کہ وہ خود (مقدمہ نگار) کسی ایسی کتاب پر مقدمہ نہیں لکھ سکتے جس سے ان کے اپنے خیال میں اہلِ سنت والجماعت میں انتشار وافتراق اور قلمی جنگ وجدل کا ماحول پیدا ہو اور مخالفین کو باتیں بنانے اور ہم پر ہنسنے ہنسانے کا موقع ملے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہجۃ الاسرار شریف، مصنفہ امام اجل، یکتائے زمانہ محقق، بارع فقیہ، حضرت امام ابوالحسن علی نورالدین قدس سرہٗ سے گیارہ احادیث مناقب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

"مسلمان ان احادیثِ صحیحہ جلیل کو دیکھے اور اس شخص (ابنِ سقا) کے مثال اپنا حال ہونے سے ڈرے جس کا خاتمہ حضرت غوثیت کی شان میں گستاخی اور حضرت سید رفاعی کے غضب پر ہوا، والعیاذ باللہ رب العالمین۔ اے شخص ظاہر شریعت میں حضرت سرکارِ غوثیت کی محبت بایں معنی رکنِ ایمان نہیں کہ جو اُن سے محبت نہ رکھے، شرع اسے فی الحال کافر کہے یہ تو صرف انبیا علیہم الصلوٰۃ والثناء کے لیے ہے مگر واللہ کہ ان کے مخالف سے اللہ عزوجل نے لڑائی کا اعلان فرمایا ہے، خصوص کا انکار نصوص کے انکار کی طرف لے جاتا ہے، عبدالقادر کا انکار قادرِ مطلق عزّ جلالہ کے انکار کی طرف کیوں نہ لے جائے گا۔

بازِ اشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی
دیکھ اُڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا

شاخ پر بیٹھ کے جڑ کاٹنے کی فکر میں ہے
کہیں نیچا نہ دکھائے تجھے شجرا تیرا

والعیاذ باللہ القادر ربّ الشیخ عبد القادر وصلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علیٰ جدّ الشیخ عبد القادر ثم علیٰ الشیخ عبد القادر آمین۔"

(رسالہ طرد الافاعی عن حمی ھادٍ رفع الرفاعی، فتاویٰ رضویہ، ج:۲۸، ص:۳۹۱، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

قربان جایئے امام اہلسنّت کے ان محتاط جملوں کے اور آج جب مذکورہ مقدمہ نگار کے عقیدۂ مقامِ نبوت کے متعلق اہلِ سنت والجماعت کے متفقہ اور جمہور عقیدہ کے خلاف بدلتے ہوئے اعتزالی نظریات سامنے آئے تو اعلیٰ حضرت کے مندرجہ بالا فیصلہ کی سچائی اظہر من الشمس نظر آتی ہے۔ کیا غوث الکل، پیرانِ پیر دستگیر، امام الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خصوص کا انکار انہیں ان کے جدّ کریم امام الانبیاء ﷺ کے ازلی نبی ہونے کے نصوص کے انکار کی طرف نہیں لے گیا؟

کیا وہ آج چیخ چیخ کر یہ اعلان کرتے نہیں پھر رہے ہیں کہ جانِ کائنات خاتم النبیین ﷺ کو نبوت چالیس سال بعد ملی اور معاذ اللہ اس سے قبل وہ نبی نہ تھے؟ کیا ایسا کرتے ہوئے وہ دیوبندیوں، وہابیوں اور معتزلیوں کی زبان نہیں بول رہے ہیں؟ کیا اس طرح سے وہ اور ان کے

معتقدین اہلِ سنت والجماعت سے الگ راہ نہیں بنا رہے ہیں؟ یقیناً مسلکِ اہلِ سنت والجماعت سے ان کا اعتزال وانحراف نحوست ہے۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہِ عالی جناب میں اس گستاخی جس کے مرتکب مقدمہ نگار موصوف ہوئے ہیں۔ اب حضور اکرم ﷺ کی ازلی نبوت سے انکار کروا کر شیطان ان کو ایک ایسی گھاٹی کی طرف لے جارہا ہے جہاں سے سلامتی کی راہ کی طرف نکلنا تقریباً ناممکن ہوجاتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جسے توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

موصوف کو چاہیے کہ سب سے پہلے وہ سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں گستاخی کی تحریراً اور اعلانیہ طور پر توبہ نشر کریں اور پھر ساتھ ہی ساتھ سید عالم ﷺ کی نبوت کے متعلق اُسی عقیدے کی طرف رجوع کا اعلان تقریراً وتحریراً دونوں طرح کریں جس کا اظہار انہوں نے خود الوفا باحوالِ مصطفیٰ ﷺ کے حاشیہ میں (صفحہ ۴۶، ۴۷ پر) درج ذیل الفاظ میں کیا ہے اور جس کو انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا مسلک قرار دیا ہے:

"لامحالہ ماننا پڑے گا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اپنے نورِ فراست سے یہ سمجھ لیا تھا کہ جس ذات اقدس نے عالم عناصر میں نمر فرما ہونے کے چالیس سال بعد اعلانِ نبوت فرمایا، نہ وہ نبی اب بنے ہیں نہ چالیس سال قبل وجود میں آئے بلکہ وہ موجود بھی پہلے سے ہیں اور شرفِ نبوت سے مشرف بھی پہلے سے ہیں اور آنحضرت ﷺ نے ان کی تائید وتصدیق فرما کر اپنے اصلی مقام وشان کو واضح فرمایا کہ میں اس وقت سے موجود ہوں جب کہ ابوالبشر کا وجود نہیں تھا اور میں صرف موجود نہیں تھا بلکہ تاجِ نبوت اور خلعتِ رسالت بھی زیب تن کیے ہوئے تھا۔"

حضرت علامہ تابش قصوری صاحب (استاذ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور) نے نام نہاد علامہ بصیر پوری اور اس کے مقدمہ نگار موصوف جیسے معترضینِ فرمانِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس گستاخانہ اعتراض پر کہ معاذ اللہ یہ حالت سکر یا بیہوشی میں صادر ہوا ہے، بڑی منطقی گرفت فرمائی ہے جو قارئین کرام کے استفادے کے لیے کچھ تلخیص واضافہ کے ساتھ یہاں نقل کی جاتی ہے:

"بعض کوتاہ عقل اور روحانی طور پر کورے لوگوں کو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا یہ الہامی اعلان ہضم نہ ہوا تو انہوں نے ظنِ شیطانی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اسے سکر سے تعبیر [illegible] پھر سکر وصحو پر دور کی کوڑیاں لانی شروع کیں جیسے جیسے "سکر وصحو" کی رسی دراز ہوتی گئی ویسے ویسے ان پر سکر کا غلبہ ہوتا گیا اور نہ جانے [illegible] اس کی مستی میں زبان وقلم سے کیا کیا گل کھلانے لگے۔ بڑا [illegible] خواہشات نفسانیہ کا جو اعتراف حقیقت کی بجائے اندھے کوئیں [illegible] دھکیل دیتی ہیں اور پھر ظن وتخمین کے پوجاریوں کو کچھ بھی نہیں سوجھتا [illegible] اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مارتے پھرتے ہیں۔

بک رہا ہوں جنوں میں جانے کیا

سیدھی سی بات ہے۔ جب حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کی بشارتیں آپ کی جلوہ گری سے قبل ہی مشائخ [illegible] دیتے آئے ہیں تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان تمام اولیائے کرام نے یہ کلمہ "سکر" کی حالت میں کہا تھا؟ پھر یہ ایک دو کی بات نہیں [illegible] ثقہ حضرات نے اپنے اپنے دور میں اس کے بارے میں بالوضاحت فرمایا ہے۔ اگر ان تمام پر اپنے اپنے زمانہ میں سکر طاری ہوگیا تھا [illegible] ان میں سے کسی ایک نے اسے اپنے لیے ہی کہہ دیا ہوتا قَدَمِیْ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ "میرا یہ قدم تمام اولیائے جہان کی گردنوں پر ہے"۔ مگر ایسی کوئی ضعیف سے ضعیف سند یا روایت نہیں ملتی۔ لامحالہ پتہ چلا کہ انہوں نے حالت صحو میں ہی بشارتیں دی تھیں اور آپ کا یہی اعلان ان کی ولایت کا مُصدِق ہوا۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ اعلان اگر بالفرض "سکر" کی حالت کا مانا جائے تو کیا آپ پر اس کے بعد صحو کی کیفیت طاری ہی نہیں ہوئی؟ اور حالت سکر میں ہی راہی بقا ہو گئے تھے؟! اگر

ہرگز نہیں، اس لیے کہ اس اعلان عظمت نشان کے بعد آپ تقریباً چالیس سال تک دنیوی زندگی سے سرفراز رہے، تو ظاہر ہے اتنے طویل عرصہ تک آپ حالت سکر میں نہیں رہے۔ بلکہ صحو کی عظیم ترین منازل پر فائز رہے۔ اس صحو کے طویل عرصۂ حیات میں کہیں ثابت نہیں کہ آپ نے اس اعلان کی تردید کی ہو یا اظہار ندامت فرمایا ہو کہ مجھ سے حالت سکر میں یہ کلمات سرزد ہوئے تھے بلکہ آپ کے مواعظ و خطابات، ملفوظات سے مزید تائیدی دلائل میسر ہوتے ہیں۔ یہ تو ایک جملہ معترضہ ہے۔ بعض لوگ ''قصیدہ غوثیہ شریف'' کو بھی آپ کے سکر کا کارنامہ قرار دیتے ہیں حالانکہ اسے بھی مذکورہ بالا قولِ غوثِ اعظم پر محمول کیا جاسکتا ہے۔ (اس قصیدہ کی ادبی شان و عظمت دیکھنی ہو تو اعلیٰ حضرت کا رسالہ ''الزمزمة القمرية فی الذنب عن الخمريه'' پڑھیں)

سید عالم نبی مکرم رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر جب شاعر بارگاہِ رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اشعار پڑھے

وَاَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَقُطّ عَیْنِیْ
وَاَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

تو یہی حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شعر نہ رہے حدیث بن گئے اس لیے کہ محدثین کرام کا ضابطہ ہے نبی کا قول، فعل، تقریر حدیث ہے لہٰذا یہ اشعار حدیث تقریری کا درجہ رکھتے ہیں۔ بعینہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ اعلان فرمایا قَدَمِی هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ اگر بالفرض حالت سکر میں ہی فرمایا ہو تب بھی سکر کی کیفیت سے نکل کر صحو کے درجے میں داخل ہوگیا۔ کیونکہ مدت دراز تک آپ اس دار فانی میں بڑی شان و شوکت سے زندگی بسر کرتے رہے اور اکانوے (۹۱) سال کی طویل عمر پا کر واصل بحق ہوئے۔

معترض کے ہاتھ میں جب کچھ نہ آیا تو عظمت و شان اولیاء کرام کا سہارا لے کر حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف یوں نسبت کرنے لگے کہ یہ کوئی عزت کی بات نہیں کہ اولیاء اللہ کی گردنوں کو اپنے پاؤں سے روندنا شروع کردیں، یا انہیں پامال کریں یہ عقل و دانش سے بعید ہے تو پھر اس ارشاد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے متعلق کیا فیصلہ کریں گے؟

الجنة تحت اقدام امهات: جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ ان ظاہری کلمات کے پیش نظر ماں کے قدموں میں جنت تلاش کریں گے تو کیا پاسکیں گے؟ ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حق و صداقت پر مبنی ہے۔ مراد اقدام امہات سے والدہ کی انتہائی محبت و احترام سے خدمت، بجالانا ہے۔ اس ارشاد میں ماں کی شان و عظمت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ کہ میرے امتیو جنت سے تم دور نہیں ہو۔ آؤ اپنی ماں کا ادب و احترام کرو، جنت پالو گے! یوں ہی الجنۃ تحت ظلال السیوف کو قیاس کریں تو محسوس کریں گے کہ اعلان غوثیہ اس طرف مشیر ہے کہ غوث اعظم کی عظمت و رفعت، علو مرتبت و منزلت اور آپ کی شان و شوکت کا اس طرح اعتراف کرلو گویا کہ تم لوگوں نے ان کے سامنے گردنیں جھکادیں ہیں اور وہ ذات کریم شفقت سے تمہارے سروں کو اپنے قدم میمنت لزوم سے بہرہ مند فرمارہی ہے۔ کیا اتنا سا کام بھی نہیں کرسکتے قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں بیسیوں مثالیں پائی جاتی ہیں جن کے ظاہری لغوی معنی اور ہیں جبکہ حقیقی و اصطلاحی معانی کچھ اور ہیں۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس اعلان عظمت نشان کے بعد آج تک روئے زمین اور مشارق و مغارب میں نہ جانے کتنے اولیاء کرام، اقطاب و ابدال، اغیاث، اوتاد، عرفاء، صلحاء، مقبولان الٰہ تشریف لائے۔ شریعت و طریقت، معرفت و روحانیت کی منازل طے کیں، کیا کسی ایک کو بھی خیال نہ آیا کہ ہمیں جن مقامات و کرامات سے اللہ نے نوازا ہے انہیں بروئے عمل لاتے ہوئے غوث اعظم سے دریافت کرلیں کہ اس ارشاد کی حقیقت کیا ہے؟ سیر و سوانح اور تواریخ اولیاء اس سلسلہ میں کلی طور پر خاموش ہیں۔ آخر کیوں؟ فقہی مسئلہ ہے کہ بعض اوقات خاموشی رضا پر

دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ آج تک تشریف لانے والے بے حساب ولا تعداد اولیاء کرام، مشائخ عظام کی خاموشی از خود اس الہامی اعلان کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ یہ ارشاد حق وصداقت پر مبنی ہے بلکہ اس کے برعکس ہر ایک سلسلہ طریقت کے اکابر تو اپنی تصانیف کو منظوم ومنثور مناقب وقصائد غوثیہ سے مزین ومرصع کرتے آرہے ہیں۔'' (سرّ الاسرار، اردو، ص:۱۹ تا ۲۲، مقدمۂ کتاب، ناشر: قادری رضوی کتب خانہ، لاہور)

اہلِ سنت والجماعت کا المیہ یہ ہے کہ اب ہمارے درمیان کوئی ایسی ثقہ شخصیت موجود نہیں جوان علماء کی، کہ جو اپنے علم وتحقیق کے زعم اور عوامِ اہلسنّت میں اپنا قد کاٹ بلند کرنے اور سستی شہرت کی ہوس میں اہلِ سنت والجماعت کے صدیوں سے معتبر، مستند اور مختار عقائد ومعمولات کے خلاف اعتزال کی راہ اختیار کررہے ہیں اور خوارج، معتزلہ اور وہابیہ نجدیہ کے انہی دلائل سے ہمارے مسلمہ عقائد کو غلط ثابت کرنے کی سعیِ لاحاصل کررہے ہیں جن کا ردّ ہمارے ائمہ کرام صدیوں سے دلائلِ قاہرہ سے کرتے چلے آئے ہیں، بے اعتدالیوں پر اپنا قولِ فیصل صادر فرمائے اور تمام علمائے اہلِ سنت والجماعت اس کے فیصلہ کو بلا چون وچرا تسلیم کرلیں۔ ہم اہلِ سنت والجماعت کے فکری انتشار کے تدارک کے لیے مفتی محمد خان قادری صاحب زید مجدہٗ، مہتمم جامعہ اسلامیہ، لاہور کی اس رائے سے کلیۃً اتفاق کرتے ہیں کہ آج اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ برصغیر پاک و ہند و بنگلہ دیش کے جید علماء کا ایک ایسا بورڈ بنایا جائے جو اپنے علمی تفوق کے زعم میں ''از خود رفتہ'' افراد اور بزعمِ خویش فقیہِ عصر، علامۃ الدہر، محققِ عصر اور شیخ الاسلام وغیرہ کا لاحقہ لگانے والی شخصیات کے بیانات، بالخصوص ان کی تمام دینی تصانیف کا جس میں تفاسیرِ قرآن حکیم اور شروح کتبِ احادیث بھی شامل ہیں، جائزہ لے کر اس سے خلافِ مسلکِ اہلِ سنت راہ اختیار کرنے پر باز پرس کرے اور اگر پھر بھی وہ اہلِ سنت و جماعت کے مسلمہ عقائد ومعلومات کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہوں اور اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر اڑے رہیں تو اس کے لیے یہ بورڈ ایک متفقہ فیصلہ صادر کرے کہ ایسی شخصیات کا [illegible] والجماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ کہ اس کی کسی تحریر یا [illegible] علمائے اہلِ سنت جوابدہ نہیں۔ واضح ہو کہ اہلِ سنت والجماعت [illegible] عقائد وافکار ہمارے اسلاف کرام علیہم الرحمۃ کی تصانیف سے [illegible] بالخصوص متاخرین میں حضرت مجدد الف ثانی، شیخِ محقق حضرت [illegible] محدثِ دہلوی اور ماضی قریب میں مجاہدِ جنگ آزادی حضرت فضل [illegible] خیرآبادی، سیف اللہ المسلول حضرت فضلِ رسول بدایونی، حضرت [illegible] رسول عبد القادر بدایونی اور مجددِ دین وملت امام احمد رضا محدث [illegible] قدست اسرارھم کی تحاریر ہمارے لیے سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ [illegible] اشرف سیالوی ہوں یا علامہ غلام رسول سعیدی یا ڈاکٹر طاہر القادری [illegible] کوئی اور، یہ کسی اعتبار سے بھی ہمارے مذکورہ اکابرین کے علم وفضل [illegible] ذکاوت، حمیتِ دینی، غیرتِ ایمانی اور سب سے بڑھ کر عشقِ رسول [illegible] میں فنائیت کے اعتبار سے پاسنگ تو کجا ان کے پرِ کاہ بھی نہیں ہیں۔ [illegible] لیے عقائدِ اہلِ سنت کی تشریح کے سلسلے میں صرف وہی تحاریر ہمیں [illegible] ہیں جو ان بزرگوں کی تحریرات اور ان کے فیصلوں سے مطابقت [illegible] ہیں۔ اس لیے وقت آ گیا ہے کہ اب جید علماءِ اہلِ سنت برصغیر پاک [illegible] ہند و بنگلہ دیش کا ایک بورڈ بنا لیا جائے جو نام نہاد محققین کی آوارگی [illegible] روک کر ان کا قبلہ درست کرے اور اگر وہ بورڈ کا فیصلہ قبول نہ کریں [illegible] اہلِ سنت والجماعت سے ان کی لاتعلقی کا متفقہ فیصلہ جاری کیا جائے۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو اہلِ سنت میں، جو پہلے ہی گروہ در گروہ بٹے ہوئے ہیں، مزید انتشار وافتراق کا روکنا ممکن نہ ہوگا اور ہم ایسی منتشر قوم [illegible] پائیں گے جس کا کوئی امام نہیں یا پھر بے سپہ سالارِ اعلیٰ کا ایک ایسا لشکر کہ جس کا ہر سپاہی بزعمِ خویش سپہ سالارِ اعلیٰ بنا پھرتا ہو۔ اللہ [illegible] ہمیں اس دن سے پناہ میں رکھے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

من آں علم وفراست با پرِ کاہے نمی گیرم
کہ از تیغ وسپر بیگانہ سازد مردِ غازی را

معارفِ قرآن
من افاضات امام احمد رضا

سورۃ البقرۃ

گذشتہ سے پیوستہ　مرتبہ: مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

عبارت نیشاپوری:

اجمع العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحۃ و قصد بذبحہا التقرب الی غیر اللہ صار و ذبیحتہ ذبیحۃ مرتد۔

اس کا صاف مؤید ہے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جب ایک بار اس پر نام غیر خدا پکار دیا گیا، نجس العین ہوگیا۔ اب اگر چہ وہ نیت جاتی بھی رہی اور وقت ذبح تقرب الی اللہ ہی مقصود ہو۔ اور نام بھی خدا ہی کا لیا جائے حرام رہے گا۔ حالانکہ علّتِ حرمت مرتفع ہوگئی اور ارتفاع علت کو ارتفاع معلول لازم۔

صاحب اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

آرے ذکر نام خدا بر آں جانور وقتے فائدہ می دہد کہ تقرب بغیر خدا از دل دور کردہ و خلاف آں شہرت دادہ ز دیگر دہند کہ ما ازیں کار توبہ کردیم۔

اس عبارت سے صاف ظاہر کہ اگر بعد اہلال للغیر وہ نیت فاسدہ زائل ہوجائے تو جانور قطعاً حلال ہے خصوصاً صورتِ مسئولہ میں کہ جب تو وہ بکرا صاحب اہلال کی ملک ہی نہ رہا دوسرے شخص کا مملوک ہو گیا صرف ایک بار نام غیر خدا پکار دینے سے اس میں وہ حرمت ابدی و نجاست سرمدی آگئی کہ اب اگر چہ وہ نیت بھی جاتی رہی اور اہلال بھی موقوف ہوجائے بلکہ جانور صاحب اہلال کی ملک بھی نہ رہے مالک ثانی خاص خدا کے نام پر ذبح کرے۔ بایں ہمہ اس کی حرمت ہوئے یا امر بالبداھۃ باطل۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم ۳۵۵/۸)

(۱۷۷) لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من آمن باللہ والیوم الآخر والملائکۃ والکتب والنبین ج واتی المال علیٰ حبہ ذوی القربیٰ والیتمیٰ والمسٰکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب ج واقام الصلوۃ واتی الزکوٰۃ ج والموفون بعھدھم اذا عٰھدوا ج والصّٰبرین فی الباساء والضراء وحین الباس ط اولٰئک الذین صدقوا ط واولٰئک ھم المتقون۔ ☆

کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائیں اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں۔

﴿۲۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علیٰ، مصاحبت کے لئے ہے۔ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں:

علیٰ حرف جر لھا معان (الیٰ ان قال) ثانیھا المصاحبۃ کمع نحو اتی المال علی حبہ ذوی القربی ای مع حبہ وان ربک لذو مغفرۃ للناس علیٰ ظلمھم (اتقان)

علیٰ حرف جر ہے اس کے چند معانی ہیں۔ دوسرا معنی مصاحبت ہے، جیسے لفظ 'مع' قرآن عظیم میں ہے کہ مال کو محبت کے باوجود قرابت داروں کو دیا۔ دوسری مثال تمہارا رب ظلم کے باوجود لوگوں کی مغفرت کرنے والا ہے۔ یہاں 'علیٰ' بمعنیٰ 'مع' ہے۔

اور حدیث شریف میں ہے

زکٰوۃ الفطر علیٰ کل عبدو حر. زکوۃ فطر ہر آزاد اور غلام پر ہے۔

بنایہ میں فرمایا: علی ھنا بمعنی مع لان العبدلا تجب علیه الفطر وانما تجب علی سیده. 'علیٰ' یہاں بھی مع کے معنی میں ہے کہ صدقۂ فطر غلام پر واجب نہیں، وہ تو مالک پر ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ غلام کا صدقہ بھی اپنے ساتھ دے۔

قاموس سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔

وللمصاحبة کمع واٰتی المال علی حبه. مع کی طرح علیٰ بھی مصاحبۃ کے لئے آتا ہے، جیسے: 'اٰتی المال علی حبه.

اور فتوحات الٰہیہ میں آیت مبارکہ "تمشی علیٰ استحیاء" کی توضیح میں فرمایا: علیٰ بمعنی مع ای مع استحیاء۔ آیت میں علیٰ مع کے معنی میں ہے، یعنی شرماتے ہوئے۔

(شمائم العنبر ۔۲۹۶۔۲۹۷)

(۱۸۵) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ☆

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو۔

﴿۲۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں آیت "یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ" کی تفسیر ان احادیث سے بخوبی واضح ہے۔

۴۱۳۷. عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ، لَن یُشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَه، فَسَدِّدُوْا، وَقَارِبُوْا وَأَبْشِرُوْا، وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَیْءٍ مِنَ الدُّلْجَة

(فتاوی رضویه ۱۱۹/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین آسان ہے جو شخص دین میں بے جا سختی برتے گا دین اس پر غالب آجائیگا۔ لہٰذا میانہ رو رہو، لوگوں سے قریب رہو، بشارت سناؤ، اور آخر شب کے کچھ حصے میں عبادت اور خیرات کر کے دینی قوت حاصل کرو۔ ۱۲م

۴۱۳۸. عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلدِّیْنُ یُسْرٌ وَلَنْ یُغَالِبَ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَه.

(فتاوی رضویه ۱۱۹/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین آسان ہے اس دین پر جس نے بھی غالب آنے کی کوشش کی دین اس پر غالب آ گیا۔ ۱۲م

حوالہ جات وحواشی

۴۱۳۷. الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان، ۱۰/۱

☆ السنن للنسائی، الایمان، ۲۳۳/۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۱/۱

☆ کنز العمال لعلی المتقی، ۵۳۴۳، ۳۵/۳

۴۱۳۸. شعب الایمان للبیهقی، ۴۰۱/۳

☆ الجامع الصغیر، ۲۶۱/۲

﴿جاری ہے﴾

١٠۔ گناہِ صغیرہ وکبیرہ

معارف حدیث
من افاضات امام احمد رضا

مرتبہ: مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

گذشتہ سے پیوستہ

(٢٦) جہاں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے

١٨٠۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قدم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل، فلما رآه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قام على الباب ولم يدخل فعرفت فى وجهه الكراهية فقلت: يا رسول الله اتوب الى الله والىٰ رسوله ماذا اذنبت؟ فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَاخَلَقْتُمْ، وَقَالَ: اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِى فِيْهِ الصُّوَرُ لَاتَدْخُلُهُ الْمَلآئِكَةُ.

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ٩/١٤٤

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے ملاحظہ فرمایا تو دروازے پر ہی رک گئے اور اندر تشریف نہیں لائے۔ میں نے آپکے چہرۂ اقدس میں ناگواری کے اثرات دیکھ کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں اللہ ورسول کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ مجھ سے کیا گناہ ہوا؟ ارشاد فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن سخت عذاب میں ہونگے اور ان سے کہا جائیگا ان کو زندہ کرو جن کو تم نے بنایا تھا۔ اور ارشاد فرمایا: جس گھر میں تصویر ہو رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ ١٢م

١٨١۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قدم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل فلما رآه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تناول الستر فهتكه وقال: مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے۔ میں نے دروازے پر ایک پردہ لٹکا لیا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو ہاتھ میں لیکر پھاڑ ڈالا اور ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں تصویر بنانے والے ہونگے۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ٩/١٤٤

١٨٢۔ عن أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَتَانِى جِبْرِيْلُ اَمِيْنُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لِى: مُرْ بِرَاسِ التَّمَاثِيْلِ يُقْطَعُ فَتَصِيْرُ كَهَيْأَةِ الشَّجَرَةِ اَمَرَ بِالسِّتْرِ فَيُقْطَعُ فَيُجْعَلُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَئَانِ هٰذَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضور صورتوں کے بارے میں حکم دیں کہ انکے سر کاٹ دئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں۔ اور تصویردار پردے کیلئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈالکر پاؤں سے روندی جائیں۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ٩/١٤٤

۱۸۳ . عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ لِي: إِنَّا لَانَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ.
فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے عرض کیا: ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

وفی الباب عن ام المؤمنین الصدیقة، وعن ام المؤمنین میمونة وعن اسامة بن زید رضی الله تعالیٰ عنهم۔

۱۸۴ . عن أمير المؤمنين علی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: إِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ لِي: إِنَّهَا ثَلٰثٌ لَمْ يَلِجْ مَلَكٌ مَادَامَ فِيْهَا وَاحِدٌ مِنْهَا كَلْبٌ أَوْ جَنَابَةٌ أَوْ صُوْرَةُ رُوْحٍ .

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کیا: تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان تین سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت و برکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا، کتا، یا جنب یا جاندار کی تصویر۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۸۵ . عن أبی طلحة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ.

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

وفی الباب عن ابن عباس، وعن ام المؤمنین میمونة، عن ام المؤمنین الصدیقة، وعن ابی هریرة، عن امیر المؤمنین وعن ابی سعید الخدری، وعن اسامة بن زید، وعن ابی الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهم، فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/

حوالہ جات

۱۸۰ . الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ۲/۸۸۱
☆ الصحیح لمسلم ، اللباس ، ۲/۲۰۱
۱۸۱ . الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ۲/
☆ الصحیح لمسلم ، اللباس ، ۲/۲۰۱
۱۸۲ . الجامع للترمذی الادب، ۲/۱۰۳
☆ السنن لابی داؤد ، اللباس، ۲/۵۷۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۰۵
۱۸۳ . الجامع الصحیح للبخاری ، مغازی ، ۲/
☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۸۰
۱۸۴ . المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۸۵
☆ السنن لابن ماجة ، ۲/۲۶۸
۱۸۵ . الجامع الصحیح للبخاری ، بدء الخلق، ۱/
☆ الصحیح لمسلم ، اللباس ، ۲/۲۰۰
الجامع للترمذی ، الادب، ۲/۱۰۳
☆ السنن لابن ماجة ، اللباس ، ۲/۲۶۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۹۰
☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۴/۱۴۴
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۴/۴۵
☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۷/۳۱۵
البدایة والنهایة لابن کثیر، ۱/۵۱
☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۴۴

(جاری ہے)

معارف القلوب

پیوستہ

کتاب: احسن الوعاء لآداب الدعاء

خاتمہ: چند ترکیب نمازِ حاجت میں

مصنف: رئیس المتکلمین علامہ نقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

شارح: مجدد اعظم امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن محشی: مولانا مفتی محمد اسلم رضا قادری

اوّل...... اس کا طریقہ یوں ہو کہ دو رکعت نفل بوضوئے تازہ و حضورِ قلب پڑھے۔ قعدے میں بعد درود شریف اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط دس دس بار کہہ کر دعائے مقصود ایسے لفظوں سے کرے جو مخل نماز نہ ہوں۔

مثلاً اَسْئَلُکَ اَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَاجَاتِیْ کُلَّهَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَاکَانَ مِنْهَا لِیْ خَیْرًا وَّلَکَ رِضًا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اٰمین. (۴۹۴)

ترکیب ششم ۶: ترمذی و ابن ماجہ و حاکم، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے راوی، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ''جسے اللہ تعالیٰ یا کسی آدمی کی طرف حاجت ہو۔ چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف ثناء کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے، پھر کہے،

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ط سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ ط لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط'' (۴۹۵)

ترکیب ہفتم ۷: اصبہانی، انس رضی اللہ عنہ سے راوی، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا، اے علی! کیا میں تمہیں وہ دعا نہ بتادوں کہ جب تمہیں کوئی غم یا پریشانی ہو، اسے عمل میں لاؤ، تو باذن اللّٰہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول اور غم دور ہو۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھو، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود خوانی اور اپنے اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لیے اِستغفار کرو، پھر کہو،

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط اَللّٰهُمَّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُفَرِّجَ الْهَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ اَدْعُوْکَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا فَارْحَمْنِیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِقَضَآئِهَا وَنُجَاحِهَا رَحْمَةً تُغْنِیْنِیْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاکَ. (۴۹۶)

ترکیب ہشتم ۸: حاکم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ رات یا دن میں بارہ رکعتیں، ہر دو رکعت پر اَلتَّحِیَّات پڑھ۔ پچھلی اَلتَّحِیَّات کے بعد اللہ تعالیٰ کی ثناء اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بجالاؤ۔ پھر سجدے میں فاتحہ سات بار، آیۃ الکرسی سات بار، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ دس بار پڑھ۔

پھر کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَ

مُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ کِتَابِکَ وَاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّکَ الْاَعْلٰی وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّةِ ط (۴۹۷)

پھر اپنی حاجت مانگ، پھر سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر اور اسے بیوقوفوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اس کے ذریعے سے دعا مانگیں گے تو قبول ہوگی۔

احمد بن حرب وابراہیم بن علی وابوذکریا وحاکم نے کہا، ہم نے اس کا تجربہ کیا، تو حق پایا۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے فقیر نے بھی چند بار تجربہ کیا۔ تیرِ بے خطا پایا۔ یہاں تک کہ بعض اعزّہ کے مرض کو امتدادِ شدید واشتدادِ مدید ہوا۔ (۴۹۸) حتیٰ کہ ایک روز بالکل نزع کے آثار طاری ہوگئے، سب اقارب رونے لگے۔ فقیر ان سب کو روتا چھوڑ کر دروازۂ کریم پر حاضر ہوا۔ یہ نماز پڑھی اس کے بعد مریض کی طرف چلا اور وسوسہ تھا کہ شاید خبرِ نوعِ دِگر سننے میں آئے۔ (۴۹۹) وہاں گیا تو بحمد اللہ تعالیٰ مریض کو بیٹھا باتیں کرتا پایا۔ مرض جاتا رہا، چند روز میں قوت بھی آگئی۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْد۔

فائدہ: یہ حدیث ابن عساکر نے بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی۔ مگر اتنا فرق ہے کہ اس میں اس نماز کا وقت بعد مغرب معین کیا اور فاتحہ وآیۃ الکرسی وکلمۂ مذکورہ پڑھنے کے لیے بارہویں رکعت کا پہلا سجدہ اور دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ پڑھنے کو اس کا دوسرا سجدہ رکھا۔ نہ یہ کہ بعد اَلتَّحِیَّات کے سلام سے پہلے ایک سجدہ جداگانہ میں پڑھی جائیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

حواشی وحوالہ جات

(۴۹۴) الٰہی! میں سوال کرتا ہوں کہ دنیا وآخرت میں میری ساری حاجتیں کہ میرے لیے بھلائی اور تیری رضا کا باعث ہوں، پوری فرما، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربانی فرمانے والے!

(۴۹۵) اللہ کہ حلیم وکریم ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اُس کے۔ پاکی ہے اللہ عزوجل کو کہ عظمت والے عرش کا پروردگار ہے۔ سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ اے سب سے زیادہ مہربان! میں تجھ سے اُن اشیاء کا سوال کرتا ہوں کہ تیری رحمت کو لازم کرنے والی ہوں اور تیری حتمی بخشش کا اور ہر بھلائیوں سے حصے کا اور ہر برائی سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ میرے تمام گناہوں کی ایسی بخشش فرما کہ کوئی گناہ باقی نہ رہے، سارے غم دور فرما اور میری تمام حاجات پوری فرما کہ تیری رضا کا باعث ہوں۔

(۴۹۶) اے اللہ عزوجل! تو اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، بلند وعظیم، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ہے حلیم وکریم۔ پاکی ہے اللہ عزوجل کو کہ ہے پروردگار ہفت آسمان وعرشِ عظیم۔ سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جو مالک سارے جہان والوں کا کہ ہے پروردگار عرشِ عظیم کا۔ اے غموں کو دور فرمانے والے اِلٰهُ الْعٰلَمِیْن! پریشانیوں کو دفع فرمانے والے ربّ العٰلمین! اے پریشان حالوں کی فریادرسی فرمانے والے! اے دنیا وآخرت کے رحمٰن ورحیم! میری اس حاجت کو پورا کامیاب فرمانے کے معاملے میں مجھ پر ایسی مہربانی فرما کہ تیرے دوسروں سے مجھے بے پرواہ کردے۔

(۴۹۷) اے اللہ عزوجل میں تجھ سے تیرے عرش کی بلندیوں، تیری کتاب کی رحمت کے منتہیٰ تیرے اسمِ اعظم، تیری اعلیٰ بزرگی اور تیرے کلماتِ تامہ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔

(۴۹۸) یعنی وہ عرصۂ دراز سے شدید بیمار تھے۔

(۴۹۹) یعنی شاید انتقال مریض کی خبر سننے کو ملے۔

☆.....☆.....☆

جاری ہے

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی قطبیت کا راز

پروفیسر فاروق احمد صدیقی ☆

''قطب الاقطاب، فرد الاحباب، غوث اعظم، استاذ شیوخِ عالم، شیخ الاسلام، حضرت شیخ سید سلطان محی الدین ابو محمد عبد القادر حسنی و حسینی جیلانی علیہ الرحمۃ اہلبیت نبی میں سے کامل ولی، اور سادات حسین میں سے بزرگ شخصیت کے مالک ہیں........ آپ قطب وقت، سلطان الوجود، امام صدیقین، حجتِ عارفین، رُوحِ معرفت، قطب حقیقت، زمین پہ اللہ کے خلیفہ، وارث کتاب، نائب رسالت مآب، جن کا وجود نورانی ہے اور سلطان طریقت ہیں، اور حقیقی ...ے وجود و جسم پر تصرف و قبضہ رکھتے تھے۔'' یہ ہیں وہ پر شکوہ ...آداب اور رُوح پرور فضائل و اوصاف جن سے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب ''اخبار الاخیار'' میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی المولیٰ تعالیٰ کو یاد کیا ہے، اور ان کی بارگاہِ عظمت پناہ میں نذرانۂ عقیدت و محبت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

(ملاحظہ ہو اخبار الاخیار (اُردو) صفحہ ۲۹/۳۰، ناشر دار الاشاعت، مقابل مولوی مسافر خانہ بندر روڈ، کراچی، پاکستان)

اس طرح کے مقدس الفاظ و کلمات، حضرت غوث اعظم کے تذکرہ نویسوں، سوانح نگاروں، جلیل القدر علمائے مشائخین عظام یہاں تک کہ اساتذۂ ذوی الاحترام نے بھی ...عداد و عظمتوں کے اعتراف میں شرح صدر کے ساتھ رقم کئے ہیں۔ میں ان تمام حضرات کے اقوال و ارشاد کو نقل کرکے تحریر کو طول دینا نہیں چاہتا، اور نہ آپ کی کرامتوں کا سہارا لے کر اس کا حجم بڑھانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ کام بہت ہو چکا ہے اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔ میں کوشش کروں گا کہ اپنے موضوع تک ہی محدود رہوں۔ لیکن زیب داستان کے طور پر کچھ مشہور و معلوم حقائق کا اعادہ ناگزیر ہے۔ مثلاً آپ مادرزاد ولی اور مستجاب الدعوات تھے، اس میں کسی صحیح الاعتقاد شخص کو تامل نہیں اور تو اور غیر مقلدین کے فکری و مسلکی مورث اعلیٰ ''ابن تیمیہ'' تک کو اعتراف ہے کہ ''شیخ (حضرت غوث اعظم) کی کرامات حدِ تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ ان میں سب سے بڑی کرامت مُردہ دلوں کی مسیحائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب کی توجہ اور زبان کی تاثیر سے لاکھوں انسان کو نئی ایمانی زندگی عطا فرمائی۔''

(دعوت و عزیمت صفحہ ۲۴۲ از ابوالحسن علی ندوی)

جہاں تک نفسِ ولایت کا تعلق ہے از سلف تا خلف تمام علما و محققین کا اس امر پر کامل اتفاق ہے کہ ظہور کرامت دلیل ولایت نہیں ہے۔ اصل چیز سنت و شریعت کا اتباع ہے جس پر حضرت غوث پاک سختی سے کاربند ہی نہیں رہے بلکہ عمر بھر تقریر و تحریر کے ذریعے اس کی تبلیغ و تلقین کرتے رہے۔ آپ اپنے زمانے کے تمام علما و مشائخ میں اس جہت سے یکتا و منفرد رہے اور آج صدیاں گزر جانے کے بعد بھی آپ کا یہ انفراد و امتیاز قائم ہے۔ آپ خود بطور تحدیثِ نعمت فرماتے ہیں۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا
اَبَداً عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

اس شعر کے مفہوم کو امام احمد رضا نے اپنے رنگ خاص میں یوں شعری پیرہن عطا کیا ہے۔

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
اُفق نور پہ ہے، مہر ہمیشہ تیرا

اور حضرت رضا کا یہ شعر بھی کتنا حقیقت افروز ہے۔

جو ولی قبل تھے، یا بعد ہوئے یا ہونگے
سب ادب رکھتے ہیں، دل میں مرے آقا تیرا

اور کیوں نہ رکھیں گے، خدائے بزرگ و برتر نے حضرت غوث الاعظم کا احترام ان کے دلوں میں ڈال دیا ہے، ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

(سورۂ مریم آیت ۹۶)

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت کر دے گا'' (ترجمۂ رضویہ) یعنی اپنا محبوب و مقرب بنالے گا اور بندوں کے دلوں میں اُن کی عقیدت و محبت ڈال دے گا۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی نیک ور صالح بندے کو اپنا محبوب بنالیتا ہے تو سب سے پہلے حضرت جبرئیل سے کہتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تو بھی س سے محبت کر، تو جبرئیل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر جناب جبرئیل آسمانوں اور عالمِ بالا کے مکینوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے، تو تمام آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین میں اس کی مقبولیت اور پذیرائی م کر دی جاتی ہے۔

(بحوالہ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب مقت من اللہ تعالیٰ)

اس حدیث پاک کا اطلاق و انطباق تو ان تمام بزرگانِ دین اور ناخین کرام پر ہوتا ہے جن کے مزارات آج بھی مرجع خلائق ہیں، خواہ اُن کا تعلق کسی بھی دیار و امصار سے ہو، لیکن سلطان الاولیاء و سرا اصفیاء، قطب الاقطاب، محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ والا صفات پر یہ حدیث جس طرح چسپاں ہوتی ہے اس کی بات ہی کچھ اور ہے، اور کیوں نہ ہو۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا، ذکر ہے اونچا تیرا

تذکروں میں ملتا ہے کہ کسی بزرگ نے حضرت خضر علیہ السلام سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام و مرتبہ کے بارے میں دریافت فرمایا، تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ ''کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ولی کو وہ مقام عطا نہیں کیا جو مقام بلند حضرت غوث اعظم کو عنایت فرمایا''۔

یہ کسی عامی شخص یا غالی عقیدت مند کی رائے نہیں جس پر ''پیراں نمی پرند و مریداں می پرانند'' کا فقرہ چست کیا جائے بلکہ اللہ کے ایک برگزیدہ بندے حضرت خضر علیہ السلام کا ارشادِ مبارک ہے جن کی صحبتِ بابرکت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر نبی اور پیغمبر فیضیاب ہوئے۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

کشتیِ مسکین و جان پاک و دیوار یتیم
علم موسیٰ بھی ہے تیرے سامنے حیرت فروش

دلچسپ بات یہ ہے کہ خود حضرت غوث اعظم کو بھی اس امر کا قوی احساس اور علم فراواں تھا کہ فضلِ خداوندی سے وہ تمام اولیا اللہ کے سرخیل و پیشوا ہیں جبھی تو نہایت فخر و مسرت کے ساتھ اپنے قصیدۂ لامیہ میں یوں زمزمہ سرا ہیں۔

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ

(سارے اقطابِ جہاں پر میری حکمرانی ہے۔ اور میرا حکم ہر حال میں نافذ العمل ہے)

...ن کے بعد آپ نے اپنے روحانی کمالات و تصرفات کا ...ے تذکرہ کیا ہے، جس کے مطابق سمندر، پہاڑ، آگ ...تمام سب آپ کے زیرِ تصرف اور تابع فرمان ہیں۔ آپ ...دیں تو سمندر کا پانی خشک ہوجائے، پہاڑ ریزہ ریزہ ...آتش فروزاں اپنی حدت کو بھول کر خاموش اور ٹھنڈی ...اور بوسیدہ ہڈیاں تازہ توانا ہوکر دوڑتی ہوئی حاضر بارگاہ ...بھی نہیں، دن، مہینے، اور سال اپنی زندگی کا سفر شروع ...سے پہلے آپ کو تسلیم بجالاتے ہیں۔ اور اذن پانے کے بعد ...تے ہیں تو یہ ہے عظمت و جلالت کا عالم۔

...میں آپ کی توجہ اپنے اصل موضوع کی طرف مبذول ...تے ہوئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ حضرت غوث اعظم کی ...منصب بلند نہ تو ان کے مثالی تقویٰ و طہارت، زہد و ورع، ...ت و ریاضت، غیر معمولی مجاہدہ و مراقبہ اور شب بیداری و آہ ...کا رہین منت ہے اور نہ تو اُن کے کسی مُرشد و مُربی یا شیخ ...کی توجہ خاص کا نتیجہ ہے، جیسا کہ عام طور پر بزرگان دین کی ...زندگی اور ترقی میں یہ چیزیں کلیدی رول ادا کرتی ہیں۔ اس ...سے آپ کی آنکھوں کے سامنے حیرت و استعجاب کا عالم پھر ...گا کہ حضرت غوث اعظم کی قطبیت صرف اور صرف علم کی ...ہے جیسا کہ وہ خود ہی بے پناہ مسرت و طمانیت کے ساتھ ...فرماتے ہیں۔

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

(...میں نے علم حاصل کیا یہاں تک کہ قطبیت کے مقام پر فائز ہوگیا۔ اللہ ...کا بڑا کرم ہے کہ اس نے مجھ کو یہ سعادت بخشی)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنے علوم حاصل کیے ...اور ان میں کتنی مہارت حاصل کی اس کا اندازہ و احاطہ کون کرسکتا ہے! بس لینے والا جانے اور دینے والا جانے، ان کے سوانح اور ابتدائی حالات سے ہمیں فقط اتنا معلوم ہے کہ ہر علم و فن کو انہوں نے اپنے زمانہ کے بافیض و باکمال اساتذہ سے حاصل کیا۔ اور ان میں زبردست مہارت و صلاحیت پیدا کی۔ ان کے اساتذۂ کرام میں حضرت ابو الوفا ابن عقیل۔ حضرت علامہ محمد بن حسن باقلانی اور حضرت زکریا تبریزی جیسے ائمۂ فقہ و حدیث اور اساطینِ علم و ادب کے نام ملتے ہیں۔ گویا ان حضرات کے فیضان نظر اور مکتب کی کرامت نے حضرت غوث الاعظم کو اپنے تمام ہم عصروں اور ہم سفروں میں یگانۂ روزگار بنادیا۔ اور آپ کی روحانی تعلیم و تربیت حضرت شیخ ابو الخیر حماد بن مسلم الدباس اور حضرت قاضی ابو سعید مخرمی جیسے قدسی نفوس کی صحبت بابرکت میں ہوئی اور سب سے بڑی بات یہ کہ "قدرت خود بخود کرتی ہے، لالہ کی حنا بندی" اس کے مصداق اللہ تعالیٰ نے آپ کی ظاہری و باطنی تعلیم و تربیت خود اپنے ذمہ کرم پر لے رکھی تھی ورنہ عام طور پر صرف درسی علوم تحصیل کرکے کوئی شخص قطب الاقطاب، اور غوث زماں نہیں ہوا کرتا۔ ہاں کسی پر فضل خداوندی ہوجائے اس کی بات ہی اور ہے۔ جیسے سیدنا آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم ہی کی بدولت ملائکہ سے افضل قرار دیا۔

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا سے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اصل مراد کیا ہے اس کا صحیح ادراک و احاطہ ہماری بساط سے باہر کی چیز ہے، ہم نے ظاہری ترجمہ پر بھروسہ کرکے حضرت غوث الاعظم کی قطبیت کا راز علم میں مضمر قرار دیا ہے۔ اللہ اعلم بالصواب

ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

غوث اعظم بمن بے سر و ساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

× × ×

أصول الرشاد

لقمع مباني الفساد

تصنیف

رئیس المتکلمین علامہ مولانا نقی علی خان

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تقدیم وترتیب جدید

حضرت مولانا حنیف خان رضوی دامت برکاتہم

تصحیح واعتناء

مولانا محمد اسلم رضا

اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد۔ ایک مختصر جائزہ

جائزہ نگار: علامہ محمد حنیف خاں رضوی بریلوی☆

[illegible]: اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد
[illegible]: رئیس المتکلمین علامہ مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمٰن
[illegible] تیب: علامہ محمد حنیف خاں رضوی بریلوی حفظہ اللہ
[illegible]: مولانا محمد اسلم رضا القادری حفظہ اللہ
[illegible]: عبدالرزاق ہنگورو حسینی، محمد اویس رضا القادری، محمد کاشف محمود القادری، محمد امجد اختر القادری، محمد امان اللہ
[illegible] صفحات: ۲۵۳
[illegible]ت اول: ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۱ء
[illegible]ت دوم: ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء
[illegible]: ادارۂ اہلِ سنت، جامع مسجد الماس، عزیز آباد ۸، کراچی۔

[illegible]مد لله ربِّ العالمين و الصّلاة و السّلام على أشرف [illegible]الانبيا والمرسلين، وعلى آله وصحبه أجمعين، وبعد:

[illegible]ھ سے پہلے ہندوستان کے مسلمان متفقہ طور پر عقائد و [illegible] اہلِ سنت پر کاربند تھے اور البرکۃ مع أکابرکم کے نقطۂ [illegible] اسلاف یعنی صحابۂ کرام و تابعینِ عظام و بزرگانِ دین کے [illegible]ریات کے پابند تھے۔

[illegible]ھ میں ہندوستان کے ابنِ عبد الوہاب یعنی اسماعیل دہلوی [illegible]جب ابنِ عبدالوہاب نجدی کی "کتاب التوحید" کا ترجمہ وخلاصہ [illegible]: "تقویۃ الایمان" اُس وقت ہندوستان پر قابض انگریز [illegible] کے ایما اور مدد سے شائع کیا تو پورے ملک میں فتنہ وفساد کی [illegible] پھیل گئی؛ کیونکہ اس کتاب میں تمام اُن کاموں کو شرک، بدعت اور حرام و ناجائز کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے جن کا تعلق ادب، تعظیم توقیر اور محبتِ انبیا و اولیا سے ہوا، اس کتاب کی اشاعت کے نتیجے میں غیر منقسم ہندوستان میں وہابی، نجدی، دیوبندی فرقے نے جنم لیا اور اب تمام تر معمولاتِ اہلِ سنت پر شرک شرک، بدعت بدعت اور حرام حرام کے فتوے لگائے جانے لگے۔

آگے چل کر اسی تسلسل میں اسے نئے فرقے کے مولویوں کی مزید کتابیں شائع ہوئیں جیسے بشیر الدین قنوجی کی "غایۃ الکلام" اور "کلمۃ الحق" وغیرہما، لہٰذا علمائے اہلِ سنت نے ان کے ردّ و ابطال میں اپنی کوششیں تیز کر دیں اور تصانیف و مناظرہ کا سلسلہ شروع ہوگیا، انہیں علماء میں سے امامِ اہلِ سنت کے جدِّ امجد حضرت مولانا رضا علی خان اور والدِ گرامی حضرت مولانا نقی علی خان علیہما الرحمۃ بھی پیش پیش تھے، والدِ گرامی حضرت مولانا نقی علی نے متعدد کتابیں اس نئے فرقے کے ردّ میں تحریر فرمائیں، جن میں سے "إذاقة الأثام" اور اس پر امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے حواشی "رشاقة الكلام" "ادارۂ اہلِ سنت کراچی" نے ۲۵ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ بمطابق مارچ ۲۰۰۸ء کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کی اور کتاب "اُصول الرشاد" شائع کرنے جا رہے ہیں۔

"اُصول الرشاد" حضرت کی انتہائی دقیق اور مفید کتاب ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی متعدد تحریرات میں اس بابرکت کتاب کی طرف اشارہ فرمایا اور اس کے مطالعے کی تاکید فرمائی۔

صاحبِ اصول الرشاد، رئیس الاتقیاء، حضرت علامہ مولانا مفتی نقی

☆ [illegible]المدرسین، جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف

علی خاں قدس اللہ سرہ العزیز کی ولادت جمادی الاخریٰ یا رجب المرجب ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۰ء کو بریلی کے محلہ ذخیرہ میں ہوئی۔

رئیس الاتقیا مفتی نقی علی خاں نے جملہ علوم وفنون کی تعلیم اپنے والد ماجد امام العلما مولانا رضا علی خاں سے حاصل کی، آپ ایامِ طفولت سے ہی پرہیزگار اور متقی تھے، کیوں کہ آپ امام العلما کے زیرِ تربیت رہے جو نامور عالم اور عارف باللہ بزرگ تھے، جن کی پرہیزگاری کا جوہر مولانا کو ورثہ میں ملا تھا، پھر بفضلِ ایزدی میلانِ طبع بھی نیکی کی طرف تھا، چنانچہ آپ علم وعمل کا بحرِ ذخار تھے۔ آپ کی ذات مرجع علما وخلائق تھی، آپ کی آراء واقوال کو علمائے عصر ترجیح دیتے تھے، کثیر علوم میں تصنیفات مطبوعہ وغیر مطبوعہ آپ کے علم وفضل کی شاہد ہیں۔

امام المتکلمین خاتم المحققین حضرت علامہ مفتی نقی علی خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا علمی مقام ومرتبہ کس قدر بلند تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدّث بریلوی قدس سرّہ العزیز انہیں کے خوانِ علم سے فیض پاکر دنیائے سنیت کے امام اور دین وملت کے مجددِ اعظم کہلائے، اس کا تذکرہ خود امام احمد رضا نے اپنی تصانیف میں متعدد مقامات پر اس طرح فرمایا، لکھتے ہیں:

"آہ! آہ! ہندوستان میں میرے زمانۂ ہوش میں دو بندۂ خدا تھے جن پر اصول وفروع اور عقائد وفقہ سب میں اعتمادِ کلی کی اجازت تھی:

اول: اقدس حضرت خاتم المحققین سیدنا الوالد قدس سرّہ الماجد ، ماشاء اللہ! نہ اس لئے کہ وہ میرے والد ووالی، ولی نعمت تھے، بلکہ اس لئے کہ الحق والحق أقول: الصدق واللہ یحب الصدق، میں نے اس طبیب حاذق کا برسوں مطب پایا اور وہ دیکھا کہ عرب وعجم میں جس کا نظیر نظر نہ آیا، اس جناب رفیع قدس اللہ سرّہ البدیع کو اصولِ حنفی سے استنباطِ فروع کا ملکہ حاصل تھا، اگرچہ کبھی اس پر حکم نہ فرماتے مگر یوں ظاہر ہوتا تھا کہ نادر ودقیق اور معضل ... ہوا کہ کتب متداولہ میں جس کا پتہ نہیں، خادم کمینہ کو ... واستخراجِ جزئیہ کا حکم ہوتا اور ارشاد فرماتے: "ظاہراً ... چاہئے"، جو وہ فرماتے وہی نکلتا، یا بعض کتب میں اس کا ... زیادتِ مطالعہ نے واضح کردیا کہ دیگر کتب میں ترجیح ... حضرت نے ارشاد فرمایا تھا، عجم کی حالت تو آپ ملاحظہ فرما ... عرب کا حال یہ ہے کہ اس جناب قدس سرّہ کا یہ ادنیٰ خوشہ ... رہا، جو مکہ معظمہ میں اس بار حاضر ہوا، وہاں کے اعلم العلماء ... سے چھ چھ گھنٹے مذاکرۂ علمیہ کی مجلس گرم رہتی، جب انہوں نے ... فرمایا کہ یہ فقہِ حنفی کے دو حرف جانتا ہے، اپنے زمانے کے ... کے مسائل کثیرہ (جن میں وہاں کے علماء سے اختلاف پڑا ... رہا) اس ہیچ میرز پر پیش فرمانا شروع کئے، جس مسئلہ وحکم میں ... نے انکی موافقت عرض کی آثارِ بشاشت انکے چہرۂ نورانی ... ہوئے، اور جس کے لئے عرض کردیا کہ فقیر کی رائے میں حکم ... خلاف ہے، سمعِ دلیل سے پہلے آثارِ حزن نمایاں ہوتے اور ... فرمالیتے کہ ہم سے اس حکم میں لغزش واقع ہوئی، یہ اسی طبیب ... کفش برداری کا صدقہ ہے۔

دوم: والا حضرت تاج الفحول محبِ رسول مولانا مولوی عبد ... صاحب قادری بدایونی قدس سرہ الشریف پچیس برس فقیر کو ان ... سے بھی صحبت رہی، انکی سی وسعتِ نظر وقوتِ حفظ وتحقیقِ انیق ان ... بعد کسی میں نظر نہ آئی، ان دونوں آفتاب وماہتاب کے غروب ... ہندوستان میں کوئی ایسا نظر نہیں آتا جس کی نسبت عرض کرد... آنکھیں بند کرکے اس کے فتویٰ پر عمل ہو"[۱]۔

ایک مقام پر "فتاویٰ رضویہ" کی تدوین وترتیب او... وتبویب کے سلسلہ میں بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

(۱) "فتاویٰ رضویہ"، کتاب الشتی، عقائد وکلام ودینیات، ۲۹/۵۹۵، ۵۹۶۔

"وذلک أنّ سيّدي وأبي، وظلّ رحمة ربّي، ختام المحقّقين، وإمام المدقّقين، ماحي الفتن، وحامي السنن، سيّدنا ومولانا المولوي محمد نقي علي خان القادري البركاتي، أمطر الله تعالى على مرقده الكريم شآبيب رضوانه في الحاضر والآتي، أقامني في الإفتاء للرابع عشر من شعبان الخير والبشر، ستّ وثمانين وألف ومئتين، من هجرة سيّد الثقلين عليه وعلى آله الصلوات من ربّ المشرقين، ولم تتمّ لي إذ ذاک أربعة عشر عامًا من العمر؛ لأنّ ولادتي عاشر شوال اثنتين وسبعين من سني الهجرة الأطائب الغر، فجعلت أفتي، ويهديني -قدّس سرّه- فيما أخطئ، فبعد سبع سنين أذن لي، عطّر الله تعالى مرقده النقي العلي، أن أفتي وأعطي ولا أعرض عليه، ولكن لم أجترئ بذلک حتّى قبضه الرحمن إليه، سلخ ذي القعدة عام سبع وتسعين، فلم ألق بالي إلى جمع ما أفتيت في تلک السنين"(۱)۔

"فتاویٰ رضویہ" کی تدوین وترتیب کا سبب یہ ہوا کہ میرے آقا والد، سایۂ رحمتِ الٰہی، خاتم المحققین، امام المدققین، فتنوں کو مٹانے والے، سنتوں کی حمایت فرمانے والے، ہمارے سردار ومولیٰ حضرت مولانا محمد نقی علی خان صاحب قادری برکاتی نے (کہ اللہ ان کی مرقد پر ہمیشہ اپنی رضا کے مینھ برسائے) مجھے چودہ شعبان المعظم کو فتویٰ لکھنے پر مامور فرمایا جبکہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت سے ۱۲۸۶ھ سال تھے اور اس وقت میری عمر پورے چودہ سال نہ ہوئی تھی؛ کیوں کہ میری ولادت ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ کو ہوئی، تو میں نے فتویٰ دینا شروع کیا اور جہاں میں غلطی کرتا حضرت قدس سرہٗ اصلاح فرماتے (اللہ عزوجل اُن کے مرقد پاکیزہ بلند کو معطر فرمائے) سات برس کے بعد مجھے اذن فرمادیا کہ اب فتویٰ لکھوں اور بغیر حضور کو سنائے سائلوں کو بھیج دیا کروں، مگر میں نے اس پر جرأت نہ کی یہاں تک کہ رحمٰن عزوجل نے حضرت والد کو سلخ ذی قعدہ ۱۲۹۷ھ میں اپنے پاس بلالیا"۔

ایک مقام پر آپ نے مقامِ والا شان، علوِ علم وعرفان، اوصافِ حمیدہ، خصائلِ رفیعہ، شمائلِ بدیعہ اور مناصبِ جلیلہ کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی عجز و نیازمندی کا اظہار اور ولیِ نعمت کے انعام کا اعتراف ان الفاظ میں فرمایا:

"ہاں ہاں، یہ کفش برداریٔ خدامِ درگاہِ فضائل پناہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، أعلم العلماء الربانيين، أفضل الفضلاء الحقّانيين، حامي السنن السنيّة، ماحي الفتن الدنية، بقية السلف الصالحين، حجّة الخلف المفلحين، آية من آيات ربّ العالمين، معجزة من معجزات سيّد المرسلين صلّى الله تعالى عليه وعليهم وبارک وسلّم أجمعين، ذي التصنيفات الرائقة والتحقيقات الفائقة والتدقيقات الشائقة، تاج المحقّقين سراج المدقّقين، أكمل الفقهاء المحدّثين، حضرت سيّدنا الوالد، أمجد الأماجد، أطيب الأطائب مولانا مولوي محمد نقي علي خان صاحب محمّدي سنّي حنفي قادري بركاتي بريلوي قدّس الله سرّه وعمّم برّه، وتمّم نوره، وأعظم أجره، وأكرم نزله، وأنعم منزله ولا حرمنا سعده ولم يفتنا بعده ہے"(۲)۔

یوں تو آپ کے دور میں علمائے کرام کی بہت بڑی جماعت ہندوستان کے مختلف گوشوں میں خدمت دینِ متین میں مصروفِ عمل

(۱) "فتاویٰ رضویہ"، خطبۃ الکتاب، ۱/ ۸۷، ۸۸۔

(۲) "فتاویٰ رضویہ"، کتاب الصلاۃ، باب الاوقات، ضمن رسالہ: "حاجز البحرين الواقي عن جمع الصلاتين"، ۵/ ۱۲۲، ۱۲۵۔

اور اعدائے دین سے نبرد آزما تھی، لیکن ربِ کریم نے اپنی حکمتِ بالغہ سے آپ کو کچھ ایسی خصوصیات سے نوازا تھا جن کی بدولت آپ اپنے اَقران اور ہم عصر علماء میں ممتاز نظر آتے ہیں۔ مولانا رحمٰن علی لکھتے ہیں:

''مولوی نقی علی خاں بریلوی ذہنِ ثاقب ورائے صائب داشت، خالق تعالیٰ وے را بعقل معاش ومعاد ممتاز اقران آفریدہ بود، علاوہ شجاعتِ جبلی بصفتِ سخاوت وتواضع واستغناء موصوف بود، وعمر گرانمایۂ خود باشاعت سنت وازالۂ بدعت بسر بردہ، اعلان مناظرۂ دینی مسمّٰی بنام تاریخی (اصلاحِ ذاتِ بین) [۱۲۹۳ھ] بتاریخ بست وششم شعبان سال دوازدہ صد ونود وسہ ہجری شائع فرمودہ، ودر مسئلۂ امتناع مماثلتِ رسولِ اکرم ﷺ سعی موفورہ بکار بردہ کہ رسالۂ ''تنبیہ الجہال'' بآں خبری دہد''(۱)۔

سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ اس مضمون کی وضاحت یوں فرماتے ہیں: ''جو دقتِ انظار، وحدتِ افکار، وفہم صائب، ورائے ثاقب حضرت حق جل مجدہ نے انہیں عطا فرمائی ان دیار وامصار میں ان کی نظیر نظر نہ آئی، فراستِ صادقہ کی یہ حالت تھی کہ جس معاملہ میں جو کچھ فرمایا وہی ظہور میں آیا، عقلِ معاش ومعاد دونوں کا بروجہ کمال اجتماع بہت کم سنا، یہاں آنکھوں دیکھا۔

علاوہ ازیں سخاوت وشجاعت، علوِ ہمت وکرم ومروّت، صدقاتِ خفیہ ومبرّاتِ جلیہ، بلندیٔ اقبال ودبدبہ وجلال، موالاتِ فقراء وامرِ دینی میں عدمِ مبالات باغنیاء، حکام سے عزلت، رزقِ موروث پر قناعت وغیرہ ذٰلک فضائلِ جلیلہ وخصائلِ جمیلہ کا حال وہی کچھ جانتا ہے جس نے اس جناب کی برکتِ صحبت سے شرف پایا ہے۔

ع این نہ بحریست کہ در کوزۂ تحریر آید

مگر سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اس ذاتِ گرامی صفات کو خالق عز وجل نے حضرت سلطانِ رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کی غلامی وخدمت اور حضورِ اقدس کے اعدا پر غلظت وشدت کے لئے بنایا[…] اللہ تعالیٰ ان کے بازوئے ہمت وطنطنۂ صولت نے اس شہر[…] مخالفین سے یکسر پاک کردیا، کوئی اتنا نہ رہا کہ سر اُٹھائے[…] ملائے، یہاں تک کہ ۲۶؍شعبان المعظم ۱۲۹۳ھ کو مناظرہ[…] عام اعلان مسمّٰی بنام تاریخی ''اصلاحِ ذاتِ بین'' ۱۲۹۳[…] کرایا، اور سوا مہرِ سکوت یا عارِ فرار وغوغائے جہال اور عجز واضطر[…] کے کچھ جواب نہ پایا۔

فتنۂ ''شش مثل'' کا شعلہ کہ مدت سے سر بفلک کشیدہ تھا او[…] اَقطارِ ہند میں اہلِ علم اس کے اِطفا پر عرق ریز وگرویدہ، اِس جنا[…] ادنیٰ توجہ میں بحمد اللہ سارے ہندوستان سے ایسا فرو ہوا کہ جب[…] کان ٹھنڈے ہیں، اہلِ فتنہ کا بازار سرد ہے۔ خود ان کے نام[…] ہیں۔ مصطفیٰ ﷺ کی یہ خدمت روزِ ازل سے اِس جناب کے[…] ودیعت تھی جس کی قدرے تفصیل رسالہ ''تنبیہ الجہال'' میں مذ[…] ہوئی، ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء''(۲)۔

خداوندِ کریم نے ان تمام خدماتِ جلیلہ اور اشاعتِ علومِ دینیہ[…] لئے پیدا فرمایا تو روزِ اول ہی سے ان کے لئے وسائل بھی ایسے[…] فرمادیے کہ دنیاوی علائق وموانع ان کی راہ میں حائل نہ ہوسکے[…] اپنی دنیا میں بادشاہ تھے، کسی کی کاسہ لیسی اور کسی در کی گدائی انہوں[…] کبھی نہ سیکھی، بے لوث خدمتِ دینِ حق اور خدمتِ خلق ان کا[…] امتیاز رہا، پوری زندگی تعلیم وتعلم اور تبلیغِ اسلام میں بسر فرمائی۔

شہزادۂ استاذِ زمن، برادر زادۂ امام احمد رضا حضرت علامہ[…] حسنین رضا خاں صاحب علیہم الرحمۃ والرضوان لکھتے ہیں: ''مولا[نا نقی] علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا شمار شہر کے رؤسا میں تھا، اور ہندو[ستان] کے بڑے علماء میں گنے جاتے تھے، ان کا اس دنیا میں سب سے[…] کار اعلیٰ حضرت قدس سرہ جیسے جلیل القدر فاضل کی تعلیم وتربیت[…]

(۱) ''تذکرۂ علمائے ہند''، حرف النون، ص۲۴۴ ملتقطاً۔

(۲) ''مختصر حالات مصنف مشمولہ جواہر البیان''، ص[…]

صدیوں ان کا نامِ نامی زندہ رکھنے کے لئے کافی ہے۔ مولانا نقی علی خاں صاحب اپنے وقت میں مرجع فتاویٰ تھے، مگر اعلیٰ حضرت نے ان کو کمسنی میں ہی فتویٰ نویسی سے سبکدوش کر دیا تھا، اب وقت آیا تھا کہ اپنے باغ کی بہار دیکھتے اسی دوران اِن پر سحر ہوا، مگر ان کی روحانی قوت کی وجہ سے ان پر اثر کم ہوا، پھر سحر ہوا تو کچھ اثر ہوا، غرض کہ سحر اور ان کی روحانی قوت میں مسلسل چار سال تک رسہ کشی ہوتی رہی، اسی دوران میں وہ بیعت و خلافت سے سرفراز ہوئے، اسی حالت میں انہوں نے حج بیت اللہ کیا اور مدینہ طیبہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا، مارہرہ شریف اور حاضریٔ حرمین طیبین کے دونوں سفروں میں اعلیٰ حضرت قبلہ ان کے ساتھ رہے، وہ اپنے فرائض و واجبات سے سبکدوش ہو کر بتاریخ آخری ذی قعدہ ۱۲۹۷ھ میں حاضر دربار رب العزت ہو گئے، اِنّا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس گھرانے کے شاہی خاندان کے ہونے کی بعض نشانیاں تھوڑی بہت بفضلہٖ تعالیٰ اب تک باقی ہیں، اس خاندان کی غیر معمولی ذہانت عالی دماغی، خودداری اور سیر چشمی، جرأت و بہادری، صبر و استقلال، بے لوث خدمتِ خلق، عام ہمدردی، سب اوصاف میں رب العزت نے اب تک اس خاندان کو کسی قدر ممتاز ہی رکھا ہے، یہی فرمانروائی و جہانداری کی نشانیاں ہوتی ہیں'' (۱)۔

دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں: ''اعلیٰ حضرت کے والدِ ماجد مولانا نقی علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سات گاؤں کے زمیندار اور معافی دار مشہور تھے، انہیں ہر قسم کی آسانیاں فراہم تھیں، وہ بڑہیچ قبیلہ کے پٹھان تھے، وہ سارے روہیلکھنڈ کے واحد مفتی تھے، رؤسائے شہر میں ان کا شمار تھا، ان کے والدِ ماجد مولانا رضا علی خاں صاحب سے اہلِ شہر کو والہانہ عقیدت تھی، وہ مادر زاد ولی مشہور تھے، وہی اس خاندان میں دینی رجحانات لائے'' (۲)۔

''مولانا نقی علی خاں اپنے خاندان اور احباب میں سلطانِ عقل مشہور تھے، اعلیٰ حضرت کی والدہ وزیرِ عقل کہلائیں'' (۳)۔

ان تمام شواہد کی روشنی میں اس بات کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ ربِ کریم نے اپنے فضلِ خاص سے آپ کو خوب خوب نوازا تھا، اور آپ اپنی گوناگوں صلاحیتوں کے ذریعہ مدت العمر شہنشاہِ بطحا کی عظمتوں کا پہرہ دیتے رہے، رب العزت جلّ مجدہ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے آپ کو علوم و معارف کا بحرِ ذخار بنایا تھا جس پر ان کی تصانیف شاہدِ عادل ہیں۔

اخلاق و عادات: آپ کے اخلاق و عادات نہایت اعلیٰ تھے، پوری زندگی اتباعِ رسول اور عشقِ رسول میں گزری، اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہ لیا، دوسروں کو بھی یہی تلقین کرتے تھے، سلام میں سبقت فرماتے تھے، کبھی قبلہ کی طرف پاؤں نہ کرتے اور نہ احتراماً کبھی قبلہ کی طرف تھوکتے تھے، غربا و مساکین اور طلبا کے ساتھ انتہائی شفقت سے پیش آتے تھے، غرور و تکبر نام کو نہ تھا، خدا کی رضا کے لئے خدمتِ دین آپ کا مشغلہ تھا، کسی غرض یا ذاتی مفاد کا معمولی شائبہ بھی نہ تھا۔

عشقِ رسول: امام الاتقیاء سچے عاشقِ رسول تھے، کیوں کہ عشقِ رسول ہی اطاعتِ الٰہی کا ذریعہ ہے، عشقِ رسول کے بغیر بندہ محبتِ الٰہی سے محروم رہتا ہے، امام الاتقیاء کو سرورِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچا عشق تھا، آپ کے ہر قول و عمل سے عشقِ رسول کی جھلک نمایاں تھی، آپ کو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زبردست گرویدگی اور وارفتگی تھی، آپ تمام عمر پورے عالم کو اتباعِ نبوی میں ڈھالنے کی کوشش کرتے رہے، عوام و خواص، علماء و دانشور، غریب و سرمایہ دار، غرض کہ سب کے سامنے آپ کی گفتگو کا موضوع حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق و محبت ہوتا اور اتباع کی تلقین ہوتی۔

(۱) ''سیرت اعلیٰ حضرت''، ص ۴۲، ۴۳۔ (۲) ''سیرت اعلیٰ حضرت''، ص ۴۴، ۵۲۔ (۳) ''سیرت اعلیٰ حضرت''، ص ۵۲۔

ایک بار آپ بیمار ہوگئے جس کی وجہ سے کافی نقاہت ہوگئی، محبوبِ رب العالمین نے اپنے فدائی کے جذبۂ محبت کی لاج رکھی اور خواب ہی میں ایک پیالے میں دوا عنایت فرمائی جس کے پینے سے اِفاقہ ہوا اور وہ جلد ہی رُو بصحت ہوگئے[۱]۔

بیعت وخلافت: آپ اپنے خلفِ اکبر امام احمد رضا خاں محدثِ بریلوی اور تاج الفحول علامہ عبد القادر بدایونی کے ہمراہ ۵ر جمادی الآخرہ ۱۲۹۴ھ کو خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ شریف حاضر ہوئے، اور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آلِ رسول قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل کیا۔ امام احمد رضا بھی اسی مجلس میں سیدنا شاہ آلِ رسول قدس سرہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے، اسی مجلس میں آپ نے دونوں کو خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا۔

اجازتِ حدیث: امام الاتقیاء مولانا نقی علی خاں کو سندِ حدیث مندرجہ ذیل چار سلسلوں سے حاصل تھی:

(۱) سیدنا شاہ آلِ رسول مارہروی سے، اور وہ اپنے مشائخ سے بیان کرتے ہیں، جن میں شاہ عبد العزیز محدثِ دہلوی بھی ہیں، اور وہ اپنے والد شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی سے[۲]۔

(۲) اپنے والد امام العلماء مولانا رضا علی خاں سے، وہ مولانا خلیل الرحمن محمد آبادی سے، وہ فاضل محمد سندیلوی سے، اور وہ ابو العیاش بحر العلوم علامہ محمد عبد العلی سے[۳]۔

(۳) سید احمد بن زینی دحلان مکی سے، اور وہ شیخ عثمان دمیاطی سے[

(۴) آپ کو شیخ محقق عبد الحق دہلوی کی طرف سے بھی حد

مسلسل بالاوّلیت کی سند حاصل تھی[۵]۔

حج وزیارت: آپ ۲۶ شوال ۱۲۹۵ھ کو حج وزیارت کے

روانہ ہوئے، یہ وہ دور تھا کہ آپ شدید علیل تھے اور ضعف انتہا کو تھا

سلسلہ میں امام احمد رضا فرماتے ہیں: عزمِ زیارت وحج مصمم فرما

غلام (احمد رضا) اور چند اصحاب وخدام ہمراہِ رکاب تھے، ہر چند

نے عرض کیا کہ: علالت کی یہ حالت ہے، آئندہ سال پر

فرمایئے! ارشاد فرمایا: ''مدینۂ طیبہ کے قصد سے قدم دروازہ سے

نکالوں، پھر چاہے روح اُسی وقت پرواز کر جائے''۔ دیکھنے والے جا

ہیں کہ تمام مَشاہد میں تندرستوں سے کسی بات میں کمی نہ فرمائی، بلکہ

ہی خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک آب خورہ میں دوا عطا فرمانے سے کہ ((مَن

رآني فقد رأى الحقّ))(رواه أحمد [۶] والشيخان[۷]

أبي قتادة رضي الله تعالى عنه) حدِ منع پر نہ رہا''[۸]۔

فتویٰ نویسی: تیرہویں صدی ہجری میں امام الاتقیاء کے والد

امام العلماء مولانا رضا علی خاں نے ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۱ء میں

زمینِ بریلی پر مسندِ اِفتاء کی بنیاد رکھی، اور چونتیس سال تک فتویٰ نویسی کا

---

(۱) ''حیات مفتی اعظم''، مصنفہ مرزا عبد الوحید بیگ بریلوی۔
(۲) بیاض قلمی امام احمد رضا مخزونہ حضرت سید شاہ یحییٰ حسن مارہروی۔
(۳) "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة"، النسخة الرابعة، ثمّ اتفقت العبارة، صـ٦٦، ٦٧ بتصرّف.
(۴) "الإجازات المتينة"، النسخة الرابعة، ثمّ اتفقت العبارة، صـ٦٧.
(۵) "الإجازات المتينة"، سند الحديث المسلسل بالأولية، طريق الشيخ المحقّق عبدالحق المحدّث قدّس سرّه، صـ٧٤ بتصرّف
(۶) "المسند" للإمام أحمد، مسند الأنصار، حديث أبي قتادة الأنصاري، ر:٢٢٦٦٩، ٨/٣٧٨.
(۷) "صحيح البخاري"، كتاب التعبير، باب من رأى النبي -صلى الله عليه وسلم- في المنام، ر:٦٩٩٦، صـ١٢٠٧، و"صحيح مسلم"، كتاب الرؤيا، باب قول النبي عليه الصّلاة والسّلام: ((من رآني في المنام فقد رآني))، ر:٥٩٢١، صـ١٠٠٥.
(۸) ''جواہر البیان فی اَسرار الارکان''، حالات مصنف از: امام احمد رضا۔

لوی کی طرف سے بھی ...

۱۲۹۰ھ کو حج و زیارت کے ...
ل تھے اور ضعف انتہا کو ...
زم زیارت وحج مصمم فرما ...
مراہ رکاب تھے، ہر چند ...
ہے، آئندہ سال پر ...
مد سے قدم دروازہ ...
جائے''۔ دیکھنے والے ...
ت میں کمی نہ فرمائی، بلکہ ...
دواعظ فرمانے سے کہ ...
ہ [٦] او الشیخان [٧] ...
سنہ رہا'' [٨]۔
ل امام الاتقیاء کے والد ...
۱۲۱۲ھ مطابق ۱۸۳۱ء ...
ل سال تک فتوئ نویسی کا ...

سرہ"، صـ٧٤ بتصرف
صحیح مسلم"، ...

... بلکہ معاصر علماء وفقہاء سے اپنی علمی بصیرت کا لوہا منوالیا۔ مولانا نے ... عرصہ تک ملک و بیرونِ ملک سے آنے والے سوالات کے جوابات ... فقیہانہ بصیرت کے ساتھ فی سبیل اللہ تحریر کئے۔ مولانا کے فتاویٰ کا ... تیار نہ ہوسکا، اس لئے ان کی فتوئ نویسی پر سیر حاصل گفتگو نہیں کی جا ... لیکن مختلف علوم پر آپ کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تصانیف آپ کے علم ... کی شاہد ہیں۔ آپ کی آراء کو علمائے عصر بطور سند تسلیم کرتے تھے، اور ... فتووں پر امام الاتقیاء کی تصدیق لازمی وضروری سمجھتے تھے۔ آپ کے ... عام طور پر فتاوئ تصدیقات کے لئے آتے تھے، آپ انتہائی احتیاط سے ... لیتے تھے، اگر جوابات صحیح ہوتے دستخط فرمادیتے تھے، اور اگر جواب غلط ... تے تو علیحدہ کاغذ پر جواب لکھ دیتے تھے، کسی کی تحریر سے تعرض نہیں ... ماتے، اس بارے میں آپ کے شاگرد مفتی حافظ بخش آنولوی لکھتے ہیں:

''... مسائل جو مہر کے واسطے آتے ہیں، اگر صحیح ہوتے ہیں، مہر ثبت فرماتے ہیں اور جو خلاف کتاب ہوتے ہیں جواب علیحدہ سے لکھ دیتے ہیں، کسی کی ... ریر سے تعرض نہیں کرتے'' [۱]۔

درس و تدریس: آپ ایک بلند پایا عالم اور اپنے وقت کے بے ... مثال فقیہ تھے، آپ نے تصنیف کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کی ... طرف بھی توجہ دی، آپ کا درس مشہور تھا، طلبا دور دور سے آپ کے پاس ... علم کی پیاس بجھانے آتے تھے، آپ بہت ذوق وشوق کے ساتھ طلبا کو ... تعلیم دیتے۔ مولانا نقی علی خاں قوم کی فلاح و بہبودگی کے لئے دینی تعلیم ... لازمی قرار دیتے تھے، آپ نے اس مقصد کے حصول کے لئے بریلی

سے اُکھاڑ پھینکنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے، وطنِ عزیز کو انگریزوں کے جبر و استبداد سے نجات دلانے کے لئے آپ نے زبردست قلمی ولسانی جہاد کیا، اس بارے میں چنداشاہ حسینی لکھتے ہیں: ''مولانا رضا علی خاں رحمۃ اللہ علیہ انگریزوں کے خلاف لسانی وقلمی جہاد میں مشہور ہوچکے تھے، انگریز مولانا کی علمی وجاہت و دبدبہ سے بہت گھبراتا تھا، آپ کے صاحبزادہ مولانا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ بھی انگریزوں کے خلاف جہاد میں مصروف تھے، مولانا نقی علی خاں کا ہند کے علما میں اونچا مقام تھا، انگریزوں کے خلاف آپ کی عظیم قربانیاں ہیں'' [۲]۔

ملک سے انگریزوں کو نکال باہر کرنے کے لئے ہند کے علماء نے ایک جہاد کمیٹی بنائی، انگریزوں کے خلاف عملاً جہاد کا آغاز کرنے کے لئے ''جہاد کمیٹی'' نے جہاد کا فتوئ صادر کیا، اس ''جہاد کمیٹی'' میں سرِ فہرست مولانا رضا علی خاں بریلوی، علامہ فضلِ حق خیر آبادی، مفتی عنایت احمد کاکوروی، مولانا نقی علی خاں بریلوی، مولانا احمد اللہ شہید، مولانا سید احمد مشہدی بدایونی ثم بریلوی، جنرل بخت خاں وغیرہ کے اسمائے گرامی قابلِ ذکر ہیں [۳]۔

مولانا نقی علی خاں انگریزوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے مجاہدین کو مناسب مقامات پر گھوڑے پہنچاتے تھے، آپ نے اپنی انگریز مخالف تقاریر سے مسلمانوں میں جہاد کا جوش وولولہ پیدا کیا، بریلی کا جہاد کامیاب ہوا، انگریزوں کو مسلمانوں نے شکست دے کر بریلی چھوڑنے پر مجبور کر دیا [۴]۔

(۱) "تنبیہ الجھال بالھام الباسط المتعال"، صـ۲۳.
(۲) ''شمس التواریخ''...
(۳) ''مشعلِ راہ'' = ''برطانوی مظالم کی کہانی عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری کی زبانی''، باب اول ۱۸۵۷ء کا ٹکراؤ اور نتائج ص ۱۲۶ ملتقطاً۔
(۴) ''حیاتِ مفتی اعظم''...

(۳) مولانا برکات احمد

(۴) مولانا ہدایت رسول لکھنوی

(۵) مفتی حافظ احمد بخش آنولوی

(۶) مولانا حشمت اللہ خاں

(۷) مولانا سید امیر احمد بریلوی

(۸) مولانا حکیم عبدالصمد صاحب

عقد اور اولاد: مولانا نقی علی خاں کی شادی مرزا اسفندیار بیگ لکھنوی کی دختر حسینی خانم کے ساتھ ہوئی تھی، مرزا اسفندیار بیگ کا آبائی مکان لکھنؤ میں تھا، مگر آپ نے مع اہل وعیال بریلی میں سکونت اختیار کر لی تھی، آپ رسالدار [illegible] تھے۔

مولانا نقی علی خاں کی مندرجہ ذیل اولادیں یادگار تھیں:

(۱) احمدی بیگم زوجہ غلام دستگیر عرف محمد شیر خاں، خلف محمد کمران خاں۔

(۲) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں۔

(۳) استاذِ زمن مولانا حسن رضا خاں۔

(۴) حجاب بیگم زوجہ وارث علی خاں۔

(۵) مولانا محمد رضا خاں۔

(۶) محمدی بیگم زوجہ کفایت اللہ خاں خلف عطاء اللہ خاں۔

شہیدِ محبت کا سفر آخرت: امام الاتقیاء مفتی نقی علی خاں کا خونی سہال کے عارضہ میں ذیقعدہ ۱۲۹۷ھ کو وصال ہوا، اور اپنے والدِ ماجد [رئیس الاتقیاء اما]م العلما مولانا رضا علی خاں کے پہلو میں محوِ استراحت ہوئے۔ امام [احم]د رضا خاں بریلوی آپ کے آخری لمحات کا ذکر اس طرح فرماتے [ہیں: ...] روزِ وصال نمازِ صبح پڑھ لی تھی اور ہنوز وقتِ ظہر باقی تھا کہ [انتقال] فرمایا، نزع میں سب حاضرین نے دیکھا کہ آنکھیں بند کیے [...] سلام فرماتے تھے، جب چند انفاس باقی رہے ہاتھوں کو اعضائے [وضو پر] یُوں پھیرا گویا وضو فرما رہے ہیں، یہاں تک کہ اِستنشاق [بھی] فرمایا۔ سبحان اللہ! اپنے طور پر حالتِ بے ہوشی میں نمازِ ظہر [ادا] فرما گئے، جس وقت روحِ پُر فتوح نے جدائی فرمائی فقیر بر[ابر] حاضر تھا، واللہ العظیم! ایک نورِ ملیح علانیہ نظر آیا کہ سینہ سے اُٹھ کر [برقِ] تابندہ کی طرح چمکا، جس طرح لمعانِ خورشید آئینہ میں جنبش کرتا [ہے اور یہ] حالت ہو کر غائب ہو گیا، اس کے ساتھ ہی روح بدن میں نہ تھی"[۱]۔

تصنیف وتالیف: تصنیف [وتا]لیف کے میدان میں بھی [مولانا] نقی علی خاں اپنے دور میں نادرِ روزگار مصنف تھے، اور جمیع علوم [میں] اپنے ہم عصر علما پر فوقیت رکھتے تھے، آپ کو متعدد علوم پر دسترس حا[صل] تھی، آپ نے اردو، عربی، فارسی کو اپنی گراں قدر تصانیف سے مالا[مال] کیا، آپ نے متعدد علوم وفنون اور موضوعات پر کتابیں لکھیں، [خاص] طور پر سیرتِ نبوی ﷺ، تعلیم وتعلم، علمِ معاشرت، علمِ تصوف [جیسے] موضوعات ومسائل پر نہایت جامع اور بلند پایہ چالیس کتابیں تصنیف کیں، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے ۲۶ کتابوں کا ذکر کیا۔ آپ [کی] بیشتر تصانیف اور دینی تحقیقات آپ کی حیات میں طبع نہ ہو سکیں، اس [کی] وجہ یہ تھی کہ اللہ نے آپ کو علم وفضل کی دولت کے ساتھ ساتھ استغنا [کی] دولت سے بھی مالا مال کیا تھا، جس وقت نام نہاد علما اپنے علم کو ذریعہ تجارت بنا کر برطانوی حکام سے نذرانے وصول کر رہے تھے،

---

[۱] "إذاقة الأثام لمانعي عمل المولد والقيام" = "میلاد وقیام"، تعارف مصنف، ص ۳۳ ملتقطاً۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کی زیادہ [...]
[...] آراستہ نہ ہو سکیں۔
آپ کی زیرِ مطالعہ کتاب کا [...]
[...] ہے، اس کتاب کے بارے میں [...]
فرماتے ہیں: "اس کتاب [...]
[...] کے بعد نہیں مگر سنت [...]
[...]ت"[۱]۔
خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اس [...]
[...] الرحمۃ نے اُن قواعد واصول کی [...]
[...] وہابیہ، نجدیہ، دیوبندیہ، وغیر [...]
[...] نزاع ہیں۔ آپ نے اس طر[ح] [...]
[...] کو خوب شرح وبسط کے سا[تھ] [...]
[...] مزید چون وچرا کی گنجائش [...]
[...] شخص اگر اِن اصول کا سنج[یدگی] [...]
[...] اقدس مصنف علیہ الرحمۃ کی [...]
[...] سکتا۔ نیز اِن قواعد کو تسلیم کر [...]
[...] فرعی مسائل میں موجود نزاع [...]
[...] قاعدہ اُولیٰ میں آپ نے [...]
[...] مکان اِن کے معانی حقیقیہ م[...]
[...] چار فائدے تحریر فرمائے: "فا[ئدہ] [...]
[...] معنی عبادت کی تحقیق میں، فا[...]

[...] مختصر حالات مصنف"، مشمولہ [...]
"صحیح مسلم"، کتاب [...]

...مندوں سے چندہ لے کر اپنے عقائد کی ترویج و اشاعت کر رہے ...اس وقت مفتی نقی علی خاں کی غیرتِ دینی کا یہ عالم تھا کہ آپ نے ...اپنے ہم مسلک اور معتقدین رؤسا کے پاس جانا بھی منظور نہیں ...یہی وجہ ہے کہ آپ کی زیادہ تر تصانیف آپ کی حیات میں زیورِ طبع ...آراستہ نہ ہوسکیں۔

آپ کی زیرِ مطالعہ کتاب کا نام ''اُصول الرّشاد لقمع مباني الفساد ...ہے، اس کتاب کے بارے میں سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس ...فرماتے ہیں: ''اس کتاب میں وہ قواعد ایضاح و اثبات فرمائے ...کے بعد نہیں مگر سنت کو قوت، اور بدعتِ نجدیہ کو موت ...ت''[۱]۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اس عظیم و جلیل کتاب میں حضرتِ مصنف ...الرحمۃ نے اُن قواعد و اصول کی وضاحت فرمائی ہے جو ہم اہلِ سنت ...وہابیہ، نجدیہ، دیوبندیہ، وغیر مقلدین کے درمیان زمانۂ دراز سے ...نزاع ہیں۔ آپ نے اس طرح کے بیس قواعد تحریر فرمائے ہیں اور ...قاعدہ کو خوب شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرما کر ایسی تحقیقِ اَنیق فرمائی ...کہ مزید چون و چرا کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ منصف مزاج غیر ...بدار شخص اگر اِن اصول کا سنجیدگی سے مطالعہ کرے تو بلاشبہ وہ ...حضرتِ اقدس مصنف علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں داد و تحسین پیش کئے بغیر ...رہ سکتا۔ نیز اِن قواعد کو تسلیم کر لینے کے بعد عصرِ حاضر کے سیکڑوں ...نزاعی مسائل میں موجود نزاع خود بخود مرتفع ہو جائے گا۔

قاعدہ اُولیٰ میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ: ''الفاظِ شرعیہ سے ...بالامکان اِن کے معانی حقیقیہ مراد ہوتے ہیں''۔ اس قائدے کے ...چار فائدے تحریر فرمائے: ''فائدہ اُولیٰ معنیٔ اِلٰہ کی تحقیق میں، فائدہ ...معنیٔ عبادت کی تحقیق میں، فائدۂ ثالثہ معنیٔ شرک کی تحقیق میں، فائدۂ رابعہ معنیٔ بدعت کی تحقیق میں''۔

چاروں فائدوں کی تحقیق و وضاحت میں آپ نے تقریباً ۸۰ کتابوں کے حوالے پیش فرمائے جو بلاشبہ آپ کے تبحرِ علمی اور وسعتِ مطالعہ کا بیّن ثبوت ہیں۔ اس قاعدہ کے تحت فائدۂ رابعہ میں آپ نے بدعت کی نہایت نفیس تحقیق فرمائی ہے، جو شایانِ مطالعہ ہے، مثلاً ایک جگہ فرماتے ہیں:

''بالجملہ مجرد عدمِ فعل خواہ عدمِ نقل حضور سے نہ مثبتِ کراہت و حرمت، اور نہ تحدیدِ زمانی اس میں معتبر، اور نہ فقدان کسی فعل کا ازمنۂ ثلاثہ میں اس کی ضلالت و بدعتِ سیئہ ہونے پر دلالت کرتا ہے، اور اِستدلال اکابرِ فرقۂ وہابیہ اس بات پر کہ ''جو امر قرونِ ثلاثہ یعنی عہدِ سید المرسلین و زمانہ صحابہ و تابعین میں نہ پایا جائے بدعت و ضلالت ہے ''حدیث: ((خير أمتي)) سے محض بے جا ہے''[۲]۔

اس کے بعد اپنے دعوے پر چند دلائل پیش فرمائے جن کی اس مختصر کلام میں گنجائش نہیں، صرف ایک دلیل ملاحظہ فرمائیں:

حدیث کا فرمان کہ ''تابعین کا زمانہ بہتر ہے''[۳] اس کا یہ مطلب بیان کرنا کہ صرف اہلِ زمانہ کے اعتبار سے اس میں خوبی پائی جاتی ہے درست نہیں، بلکہ الفاظِ حدیث تو اس معنیٰ کی صراحت کر رہے ہیں کہ تابعین کا زمانہ عہدِ نبوت سے قریب ہونے کے سبب بہتر ہے، اور صحابۂ کرام کا زمانہ عہدِ رسالت سے قریب تر ہونے کے سبب بہتر ہے، یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یہ زمانے فی نفسہٖ بہتر، تو تمام افعال و اشخاص بہتر ہیں، یا اپنی ذات کے اعتبار سے بہتر، تو بعد کے تمام زمانے شر و فساد سے بھرے ہیں، اور ان زمانوں میں ایجاد ہونے والے تمام کام سراسر ناجائز اور خلافِ شرع ہیں، بلکہ خوبی و اچھائی کا مدار خود افعال کی خیر و خوبی پر ہے، جمعِ قرآن کے موقع پر صحابۂ کرام نے

---

(۱) ''مختصر حالاتِ مصنف'' مشمولہ ''جواہر البیان''، ص۸۔ (۲) ص۷۹، ۸۰۔

(۳) ''صحيح مسلم''، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة، ثمّ الذين يلونهم، ثمّ الذين يلونهم، ر: ۶۴۶۹، ص۱۱۱۰۔

اسی پر اتفاق اور اِجماع فرمایا۔

قاعدہ ۲ میں فرماتے ہیں: ''چند افعال نیک کا مجموعہ نیک ہی رہتا ہے''۔ دلائلِ عقلیہ کی روشنی میں نہایت عمدہ بحث ہے جو آپ نے اپنے دعوے کے اِثبات میں تحریر کی، اور پھر سات کتابوں کی سند سے مخالفین کے لئے مُسکِت جواب دیئے۔ اس قاعدے کی رُو سے فاتحہ اور سوئم وغیرہا امورِ متنازعہ کا جواز أظهر من الشمس وأبين من الأمس ہے۔

قاعدہ ۳ میں مشہور قاعدہ بیان فرمایا کہ ''اشیاء میں اصل اباحت ہے''۔ تقریباً ۳۵ کتابوں سے حوالہ دیکر یہ واضح فرمایا کہ اصلِ کلّی زمانہ قدیم سے معمول بہ ہے، اور قرآن وحدیث سے ثابت۔

قاعدہ ۴ میں فرمایا: ''قرآن وحدیث کے عموم و اِطلاق سے استدلال عہدِ صحابۂ کرام سے بلانکیر جاری ہے''۔ اس قاعدہ کو ۲۵ سے زائد کتابوں کے حوالے سے ثابت فرما کر حقِ تحقیق ادا کردیا ہے۔

قاعدہ ۵ میں فرمایا: ''فعلِ قبیح سے مقارنت کے سبب فعلِ حسن ہر جگہ قبیح نہیں ہوجاتا''۔ ''درِمختار'' اور ''البحر الرائق'' سے اس کی نظیریں پیش فرما کر منکرین کی دہن دوزی فرمائی ہے۔

قاعدہ ۶: ''کفار ومبتدعین سے افعال میں مشابہت ہر جگہ حرام وکفر نہیں، اس کے لئے چند شرائط ہیں''۔ اس کی وضاحت کے لئے آپ نے متعدد کتابوں کے حوالے دے کر فرمایا کہ ''احادیثِ مشابہت سے تشبہ کفار مطلق ممنوع ٹھہرانا اقوالِ علماء کے سراسر خلاف ہے''۔

قاعدہ ۷: ''کسی باعظمت شے کی طرف نسبت سے زمان ومکان بھی عظیم ہوجاتے ہیں''۔ قرآن وحدیث سے اِستدلال فرما کر اس اصل کی خوب خوب وضاحت فرمائی، جو بلاشبہ مخالفین کے لئے تازیانۂ عبرت ہے۔

قاعدہ ۸: ''جو بات اہلِ اسلام میں بلانکیر رائج ہو وہ محمود وحسن ہوتی ہے''۔

قاعدہ ۹: ''امتِ مسلمہ کے اجماع کی طرح جمہورا [illegible] جماعتِ کثیرہ پر بولا جاتا ہے، حضرات کا قول بھی حجتِ شرعی ہوتا ہے، اگرچہ اوّل قطعی اور [illegible] کی طرف شمار ہوتا ہے، مخالفین ہے''۔ اس قاعدہ کے اِثبات میں مصنف علیہ الرحمہ نے آیا [illegible] الکلام''[1] کے مقالہ میں ا دیث سے اِستدلال فرمایا ہے اور نہایت علمی وتحقیقی بحث فرما [illegible] ین کو کیا مجالِ دم زدن؟!۔ ایک مقام کا خلاصہ یہ ہے کہ ((فعلیکم بالسواد الأعظم [illegible] حدیث کا ایک جز ہے، جس کے ذریعہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعا [illegible] وسلم نے اپنی امت کے لوگوں کو امت میں اختلاف کے [illegible] اعظم کی پیروی کا حکم دیا ہے، اور سوادِ اعظم سے مراد جمہور امت

قاعدہ ۱۰: ''ہر حکمِ شرعی میں یہ ضروری نہیں کہ اس کو [illegible] نے کا حق مجتہد ہی کو ہے، بلکہ بے شمار اَحکام کے استخراج [illegible] تھے اور انہوں نے بیان بھی فرمائے''، مثلاً دلالۃ النص [illegible] استدلال، علتِ منصوصہ کے ذریعہ کلی کے دیگر جزئیات [illegible] حکم جاری کرنا، مبہمات کی تصریح کرنا، مجملات کی تفصیل [illegible] مجتہدانہ اصول سے اَحکام غیر مصرحہ کا اِستنباط کہ بہت [illegible] وحوادث رونما ہوئے، لیکن کسی نہ کسی اصل کے تحت آتے [illegible] ان کا بیان کرنا، ظاہر، نص، مفسّر اور محکم وغیرہا سے اَحکام [illegible] بیان کرنا، یہ تمام چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے ذریعہ علمائے [illegible] ہر دور میں اَحکام بیان فرمائے۔ مصنف علاّم نے اس دعویٰ [illegible] کتب سے حوالے پیش فرمائے ہیں، لیکن بعض مخالفین کو اس [illegible] ہے کہ یہاں اِجماعِ امت مراد ہے، اس کے جواب میں [illegible] تسلیم ہے کہ سوادِ اعظم اور اِجماعِ امت کا مدلول واحد [illegible] یہاں سوادِ اعظم کی اتباع سے پہلے اختلاف کا ذکر ہے، اور [illegible] کے ہوتے ہوئے اجماعِ امتِ حقیقی کا تصور نہیں کیا جاسکتا، لہٰذا [illegible] کثیرہ کو اجماعِ امت سے تعبیر فرمایا، اور سوادِ اعظم کا اجماع [illegible] نہیں ہوگا، بلکہ یہاں یوں کہا جائے تو حق ہے کہ اجماع [illegible]

[illegible] ح موطا'' میں بہت سے مقاما [illegible] ف کے اِثبات پر آپ نے [illegible] ہائے کرام کے بہت سے اقوال

قاعدہ ۱۱: ''حرمین شریفین زا [illegible] دائمہ جس بات پر باتفاق عمل [illegible] حجت ہے''۔ فقہائے کرام نے [illegible] کے جواز ومنع پر استدلال فرما

قاعدہ ۱۲: ''اجماعِ سکوتی اَح [illegible] ہے''، یعنی خواص اہلِ اسلام کی [illegible] لوں کا سکوت۔ کتبِ اصول میں

قاعدہ ۱۳: ''کسی مسئلہ میں پ [illegible] ا، لیکن بعد کے زمانہ میں علما وفقہ [illegible] ف کالعدم قرار پاتا ہے، اور مسا [illegible] اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب اس کے خلا [illegible] ظم، امام احمد بن حنبل اور امام غ [illegible] احناف کی غالب اکثریت اسی [illegible] ولے کر متعہ، جمعِ مال، دیدارِ ا [illegible] میں کوئی یہ کہہ کر اختلاف کو قائم ر [illegible] یہ تھے، لہٰذا آج ہمیں بھی اس کا [illegible] سائل کی رُو سے فائدہ اٹھائیں، تو

[illegible] غایۃ الکلام''۔

(1) ''سنن ابن ماجة''، كتاب الفتن، باب السواد الأعظم، ر: ۳۹۵۰، ص۔ ۶۶۹.

ناع کی طرح جمہور اور [illegible] جماعتِ کثیرہ پر بولا جاتا ہے، اور جو حکم اکثر کی طرف منسوب ہو
اگر چہ اوّل قطعی اور دوم [illegible] کی طرف شمار ہوتا ہے، مخالفین کے معتمدین میں سے متکلم قنوجی
علیہ الرحمہ نے آیات [illegible] "غایۃ الکلام" [۱] کے مقالہ میں اس امر کی خود تصریح کر چکے، پھر
علمی و تحقیقی بحث فرمائی [illegible] ین کو کیا مجالِ دم زدن؟!۔

بالسواد الأعظم) قاعدہ ۱۱: "حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کے عوام و خواص
ور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ [illegible] دائمہ جس بات پر باتفاق عمل کرتے ہوں یہ ان کا تعامل ہے، اور
میں اختلاف کے وقت [illegible] کی حجت ہے"۔ فقہائے کرام نے اس تعامل کے سبب بہت سے امو
سے مراد جمہور امت [illegible] ریہ کے جواز و منع پر استدلال فرمایا، اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے
روری نہیں کہ اس کو یا [illegible] رح موطا" میں بہت سے مقامات پر اس سے استدلال فرمایا ہے۔
حکام کے استخراج پر علما [illegible] موقف کے اِثبات پر آپ نے احادیث سے بھی استدلال کیا ہے
ے"، مثلاً دلالۃ النص [illegible] فقہائے کرام کے بہت سے اقوال پیش فرمائے ہیں۔

کے دیگر جزئیات میں [illegible] قاعدہ ۱۲: "اجماعِ سکوتی اَحناف اور جمہور علما کے نزدیک حجت
مجملات کی تفصیل بیان [illegible] ری ہے"، یعنی خواص اہلِ اسلام کی ایک جماعت کا قول و فعل اور باقی
کا اِستنباط کہ بہت سے [illegible] سلمانوں کا سکوت۔ کتبِ اصول میں اس کی صراحت موجود ہے۔

مل کے تحت آتے ہیں [illegible] قاعدہ ۱۳: "کسی مسئلہ میں پہلے علمائے کرام کے درمیان اختلا
وغیرہا سے اَحکام کو جا [illegible] تھا، لیکن بعد کے زمانہ میں علما و فقہا نے اتفاق کر لیا، تو اب پہلے کا
ن کے ذریعہ علمائے کرا [illegible] لاف کالعدم قرار پاتا ہے، اور مسئلہ اجماعی ہو جاتا ہے"۔ امام اعظم
علاّم نے اس دعویٰ پر [illegible] اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب اس کے خلاف قرار دینا غلط، بلکہ صحیح یہ ہے کہ
بعض مخالفین کو اس پر ام [illegible] اعظم، امام احمد بن حنبل اور امام غزالی وغیرہ اکثر شوافع اس پر متفق
ن کے جواب میں فرما [illegible] اَحناف کی غالب اکثریت اسی کی قائل ہے۔ لہٰذا اب اختلاف
ت کا مدلول واحد ہے [illegible] بہ کو لے کر متعہ، جمعِ مال، دیدارِ الٰہی اور معراجِ جسمانی جیسے امور
ف کا ذکر ہے، اور اخ [illegible] میں کوئی یہ کہہ کر اختلاف کو قائم رکھے کہ یہ مسائل تو دورِ صحابہ میں بھی
ور نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا [illegible] فیہ تھے، لہٰذا آج ہمیں بھی اس کا حق ہے کہ بعض امور کو اپنا لیں، متعہ
سوادِ اعظم کا اجماع کر [illegible] مسائل کی رُو سے فائدہ اٹھائیں، تو یہ ہرگز جائز نہیں، یا معراجِ جسمانی
کا انکار کر کے کسی صحابی کی پیروی کر لیں، تو اس کی اجازت کسی صورت میں نہیں دی جا سکتی؛ کیوں کہ بعد میں یہ امور متفق علیہ ہو گئے، اب متعہ حرام ہی قرار پائے گا، اور معراجِ جسمانی کا قول ناگزیر ہے۔

قاعدہ ۱۴: "کوئی ایسا فعل جو فی نفسہٖ واجب نہیں لیکن اس کو واجب سمجھ کر ہمیشہ کرتے رہنا بعض علماء کے نزدیک مکروہ ہے، لیکن واجب و فرض کے علاوہ کاموں کو فرض و واجب نہ جانتے ہوئے کرتے رہنا اور اس پر مداومت اختیار کرنا نہایت محمود، بلکہ مطلوب فی الشرع ہے"۔ لہٰذا بخاری وغیرہ صحاح میں اس کی ترغیب وارد اور حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے التزام کے بعد ترک کر دینے کو منع فرمایا: اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاص اس سلسلہ میں ایک باب وضع کیا: "باب أحبّ الدین إلی اللہ تعالی أدومہ" [۲] یعنی پسندیدہ اعمال میں اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر مداومت کی جائے اور ہمیشہ پابندی سے اس پر عمل رہے۔ اس قاعدہ کی رُو سے محفلِ میلاد، فاتحہ، اور درود و سلام وغیرہ کا التزام جائز و مستحسن ہے، جو لوگ اس پر عمل پیرا ہیں ان کے بارے میں یہ سمجھ لینا کہ وہ واجب جانتے ہیں غلط فہمی اور سُوئے ظن ہے، اور یہ سراسر خلافِ شرع ہے۔

قاعدہ ۱۵: "حضور نبی کریم سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اللہ تعالیٰ کو ہر طرح محبوب و پسند اور شرع کو مطلوب ہے"۔ آپ کی ذاتِ والا شعائر اللہ میں اعظم و اجل ہے، اور شعائر اللہ کی تعظیم بنصِ قرآنِ حکیم قلوب کا تقویٰ و پرہیزگاری ہے [۳]، بلکہ آپ کی تکریم جانِ ایمان ہے، صحابۂ کرام نے اظہارِ عظمتِ رسول میں مختلف طریقوں سے اس کا ثبوت دیا، حتّٰی کہ بعض نے اس کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔

قاعدہ ۱۶: "حضور سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم کی تعظیم و تکریم

حق ہے کہ اجماع بنا [illegible]

(۱) "غایۃ الکلام"۔
(۲) "صحیح البخاري"، کتاب الإیمان، ص۱۰.
(۳) ﴿ذٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾، (پ۱۷، الحج: ۳۲).

آپ کی ظاہری حیاتِ مقدسہ کے ساتھ ہی خاص نہیں، بلکہ بعدِ وصال بھی اسی طرح واجب وفرض ہے جیسی تھی"۔ نصوص کا اطلاق اور احادیث کی صراحت اس پر واضح دلائل ہیں۔ علمائے کرام نے اس کی تاکید شدید فرمائی، علامہ قاضی عیاض نے "شفا شریف" میں اس کی خوب وضاحت فرمائی ہے[۱]۔

قاعدہ ۱۷: "جس طرح بعدِ وصال آپ کی تعظیم وتکریم واجب ولازم، اسی طرح آپ کے ذکرِ مبارک، کلام پاک اور نام نامی کی تعظیم بھی ضروری ہے"۔ ہمارے اسلافِ کرام، ائمۂ دین اور علمائے کرام ہمیشہ اس پر عمل پیرا رہے، احادیثِ کریمہ کے بیان کرنے کے وقت صحابۂ کرام سے عظمتِ رسول کی اہمیت اور کیفیت وحالت معلوم کیجیے تو واضح ہوگا کہ وہ حضرات جس طرح ذاتِ رسول کا احترام کرتے تھے اسی طرح وہ اقوالِ رسول بیان کرتے وقت بھی ہیبت واجلال کا مجسمہ نظر آتے تھے، امام مالک سے تحدیث وذکرِ رسول کی کیفیت پوچھوا فرماتے تھے: "اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تردد وانکار کو راہ نہ دیتے"[۲]۔

قاعدہ ۱۸: "تعظیم کے لئے معظّم کا سامنے ہونا شرط نہیں"۔ دیکھو کعبہ معظّمہ کی تعظیم قریب وبعید، سامنے اور پیچھے ہر حال میں لازم، اور بول وبراز کے وقت نہ منہ کر سکتے ہیں اور نہ پشت، ملائکہ کو حکم ہوا آدم کو سجدہ کریں، حالانکہ درحقیقت نورِ محمدی کو سجدہ تھا، اور وہ ملائکہ کو بھی محسوس ومشاہد نہیں تھا، جیسا کہ امام رازی نے "تفسیر کبیر" میں بیان فرمایا[۳]، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عبادت تو غایتِ تعظیم کا نام ہے، لیکن معبود کا محسوس ومبصر ہونا کسی نے شرطِ نماز نہیں کہا۔

قاعدہ ۱۹: "جب تک کسی خاص فعل کی بابت شریعت ا[...] تعظیم سے منع نہ فرمائے اُس وقت تک اظہارِ تعظیم کو مقید کرنا مح[...] ہے، بلکہ باری تعالیٰ نے آپ کی تعظیم بلاتخصیص وتعیین فرض فرمائی[...] اور کسی خاص صورت اور طریقہ میں منحصر نہیں فرمائی، لہٰذا جس طر[...] بھی اظہارِ تعظیم ہو وہ محمود ومطلوب ہے۔ یہ مطالبہ سراسر بے جا[...] تعظیم کے اظہار کا یہ طریقہ عہدِ صحابہ میں دکھلاؤ! بلکہ جو تعظیم [...] طریقہ پر معترض ہے وہ اس کی ممانعت قرآن وحدیث سے ثاب[...]ے، جو بلا دلیل تعظیمِ رسول کے اظہار سے روکتا ہے، وہ معاند [...] اور بے باک ہے۔

قاعدہ ۲۰: "تعظیم اور توہین کے سلسلہ میں خاص ط[...] عُرف کا اعتبار ہوتا ہے"، مثلاً عرب میں "ک" ضمیر کے ذری[...]ب عام ہے، جس کا ترجمہ ہے "تو"، باپ ہو یا کوئی اور شخصیت، سب کو اِسی کے ذریعہ خطاب کیا جاتا ہے، لیکن ہمار[...]ے میں کسی معظّم وبزرگ بلکہ ساتھی اور ہمسر کو بھی "تو" کہنا [...] ادب اور گستاخی قرار پائے گا۔ لہٰذا فقہائے کرام نے صدہا [...] کو عُرف وعادت کے اعتبار سے بیان فرمایا، اور اہلِ اسلام [...] جیسا رواج دیکھا اسی پر بنائے کار رکھی، مصنف علیہ الرحمہ نے [...] غزالی علیہ الرحمہ کی کتاب "اِحیاء العلوم" سے اس قا[...] بأحسن وجوہ وضاحت فرمائی[۱]۔

اس طرح آپ نے بیس اصول بیان فرما کر مخالفین کے [...] اور خود ساختہ قواعد کی دھجیاں اُڑادی ہیں، اور منکرین کے لئے [...]

---

(۱) "الشفاء بتعریف حقوق المصطفى" القسم الثاني، الباب الثالث في تعظيم أمره ووجوب توقيره وبرّه، فصل: واعلم... الجزء الثاني، ص۲۶-۲۸۔

(۲) "الشفا"، القسم الثاني، الباب الثالث في تعظيم أمره ووجوب توقيره وبرّه، فصل: واعلم... إلخ، الجزء الثاني، ص۲۷۔

(۳) "التفسير الكبير"، پ۳، البقرة تحت الآية: ۲۵۳، ۲/۵۲۵۔

…ان نہیں چھوڑی، پھر بھی کوئی شخص اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے تو یہ اس کی شُومیِ قسمت کا نتیجہ ہوگا۔ پوری کتاب اصولِ شریعت کا بحرِ ذخار ہے، جس کے ذریعہ ہزار ہا اختلافی مسائل کی گتھیاں سلجھائی جا سکتی ہیں، لیکن نگاہِ انصاف اور قلبِ سلیم کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب مصنف علیہ الرحمۃ والرضوان کے تبحرِ علمی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

یہ کتاب مصنف علیہ الرحمہ کے وصالِ اقدس کے فوراً بعد ۱۲۹۸ھ میں طبع ہوئی تھی جس کو اب ایک سو تیس (۱۳۰) سال سے زیادہ ہو رہے ہیں، غالباً اس کے بعد اب تک نہیں چھپ سکی، کتاب کی طباعت قدیم طرز پر تھی، اس میں نہ پیراگراف، نہ کاما اور فل اسٹاپ، قدیم طرز کی اردو، اور لمبے جملوں کے سبب اِفادہ واِستفادہ عام نہیں ہو پاتا، راقم الحروف نے محبِ گرامی حضرت مولانا محمد اسلم رضا صاحب رضوی کراچی کی فرمائش پر اس کی پیرابندی، کاما اور فل اسٹاپ کا التزام کیا، تخریج کا کام مولانا محمد اسلم رضا نے اپنے ادارۂ اہلِ سنّت سے کروایا، ہمارے پاس دو نسخے ہیں، ایک مطبوعہ مطبعِ صبحِ صادق سیتاپور (یوپی) کا عکس، اور دوسرا مصنف علیہ الرحمہ کے قلم کا مخطوطہ، دونوں سے حتی الامکان مقابلہ کر کے صحت کا پورا التزام کیا گیا ہے، بعض مقامات پر تردد رہا، لیکن اَحباب سے مشورہ کے بعد ان کی تصحیح کی گئی۔

(۱) "اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد"، ص ۲۲۸۔

(۲)

نام کتاب......... جد الممتار علیٰ رد المحتار (جلد اوّل)

نام مؤلف......... مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق......... شیخ محمد اسلم رضا خان القادری

ضخامت......... ۵۱۵ صفحات، قیمت درج نہیں

ملنے کے پتے......... رضا فاؤنڈیشن لاہور، مکتبہ برکات المدینہ کراچی

تبصرہ......... ماہنامہ البلاغ، کراچی، جون ۲۰۰۸/ جمادی الآخر ۱۴۲۹ھ۔

زیرِ نظر کتاب بریلوی مکتبِ فکر کے معروف راہنما مولانا احمد رضا خان صاحب کی عربی تالیف ہے، اسے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "ردالمحتار" کی شرح کہا جا سکتا ہے جو تعلیق وتحقیق کے انداز میں تحریر کی گئی ہے، مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوا کہ تمام تعلیقات علمی تحقیقات سے آراستہ ہیں، کتاب پر مزید تحقیق کا کام جناب اسلم رضا قادری صاحب نے انجام دیا ہے، شروع میں فاضل مؤلف کا تعارف بطور خاص قابلِ دید ہے بعض مقامات پر موقع محل کی مناسبت سے فتاویٰ رضویہ کی تحقیقات بھی یہاں نقل کر دی گئی ہیں۔ پوری کتاب پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ فی الحال جلد اول منظرِ عام پر آئی ہے جو کتاب الطہارۃ کے مباحث پر مشتمل ہے، طباعت کا معیار عمدہ ہے۔

واضح رہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب کا بعض مسائل وعقائد میں اہلسنت والجماعت علماء دیوبند سے اختلاف کسی سے مخفی نہیں اس لیے ان تمام باتوں سے کلی اتفاق نہیں کیا جا سکتا اور مذکورہ کتاب میں درج ان کی بعض تحقیقات سے بھی اہل علم کو اختلاف ہو سکتا ہے، تاہم اس کے باوجود حقیقت ہے کہ مرحوم اپنے مکتبِ فکر کے نامور عالم تھے اور فقہ پر بھی ان کی نظر تھی، اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ اہلِ علم واقف اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں تو ان شاء اللہ انہیں اس سے علمی فائدہ ہوگا۔

مطبعِ اہلِ سنت و جماعت بریلی:
تاریخی پس منظر اور اشاعتی خدمات

مولانا اسید الحق محمد عاصم قادری☆

گزشتہ ڈیڑھ سو سالہ جماعتی تاریخ پر بہت کچھ لکھا گیا ہے، لیکن ابھی تاریخ کے بہت سے اہم گوشے ایسے ہیں جن کی طرف اربابِ تحقیق اور اصحابِ قلم نے توجہ نہیں فرمائی ہے، تاریخ کی انہیں فراموش شدہ اہم کڑیوں میں مطبعِ اہلِ سنت و جماعت بریلی اور اس کی زریں خدمات کا شمار بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ مطبع محلہ سوداگراں بریلی میں قائم تھا اور اس نے تقریباً چوتھائی صدی تک اشاعت دین و سنیت کی گراں قدر خدمت انجام دی۔ علمائے اہلِ سنت اور بالخصوص اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی تصانیف کی طباعت و اشاعت میں اس مطبع نے اہم رول ادا کیا ہے۔

ہماری محدود معلومات کی حد تک مطبع اہلِ سنت و جماعت بریلی پر کوئی مستقل تحقیقی کام اب تک سامنے نہیں آ سکا ہے، بعض مضامین اور مقالوں میں کہیں اس کا تذکرہ آ بھی گیا تو مواد اور معلومات کی قلت کے سبب چند سطور سے تجاوز نہ کر سکا۔

زیرِ نظر مضمون میں ہم اس مطبع کے قیام کے تاریخی پس منظر اور اس کی اشاعتی خدمات پر ایک نظر ڈالیں گے۔

مطبع کے قیام کا تاریخی پس منظر:

مطبعِ اہلِ سنت و جماعت بریلی کا دستور العمل (مطبوعہ ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء) ہمارے پیشِ نظر ہے۔ اس کی تمہید میں لکھا ہے:

"آئے دن نئے نرالے فتنے فساد اٹھتے نکلتے، طرح طرح کے رنگ روپ بدلتے، بے چارے ناواقفوں کو بھاتے پھلتے ہیں، مخالفین کے متعدد گروہ اپنی کانفرنسیں، کمیٹیاں روز بروز قائم کرتے بڑھاتے جاتے ہیں اور بڑے اہتماموں سے مذاہبِ باطلہ کی کتابیں چھاپ چھاپ کر شائع کرتے کراتے ہیں، علمائے اہلِ سنت میں اول تو اس طرف توجہ فرمانے والے حضرات بہت کم اور جو بندگانِ خدا جس طرح ممکن ہو اپنا گرامی وقت ... کر کے کچھ تحریر فرمائیں اس کی طبع و اشاعت کے سامان نا فراہم ... رسائل بستوں ہی میں رکھے رہ جاتے ہیں، دو ایک نے اپنے ذاتی ... بدقت چندے سے کچھ چھپوایا بھی تو اسبابِ اشاعت کم پاتے ہیں ... سبب مخالفین کے حملوں، جرأتوں، جرگوں، جمگھٹوں اور اہلِ مذہب ... اپنی مذہبی قوتوں، طاقتوں سے بے خبری، غفلتوں کا ہے، نظر بر ... مبارک نفوسِ قدسیہ کے قلوبِ زکیہ میں خیال آیا نہیں بلکہ دینِ حق کے ... حق حضرت حق عز جلالہ نے الہام فرمایا کہ ایک مجلس خاص علمائے اہل ... کی مرتب ہو کر اپنی نگرانی سے مطبعِ اہلِ سنت و جماعت جاری فرما ... بفضلہٖ تعالیٰ تمام علمائے کرام کو حمایتِ دین کی طرف توجہ خاص ... اشاعتِ حق و حمایتِ سنت و دفعِ فتنہ و ازالۂ بدعت عمل میں لائے۔"[1]

مطبعِ اہلِ سنت کے قیام کا تاریخی پس منظر سمجھنے کے لیے ہم ... حالات پر ایک سرسری نظر ڈالنا ہوگی جو اس کے قیام کا محرک بنے ...

۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء میں مدرسۂ فیضِ عام کانپور کا سالانہ جلسۂ دستار ... بڑے عظیم الشان پیمانے پر منعقد کیا گیا، اسی جلسہ میں مولانا محمد علی ... نے ندوۃ العلماء کے قیام کا خاکہ پیش کیا۔ ندوۃ العلما کے قیام ... بنیادی مقصد بتائے گئے تھے ایک اتحاد بین المسلمین اور دوسرا ... نصاب۔ ان دونوں مثبت اور تعمیری مقاصد کی وجہ سے اکثر علمائے اہل ... نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور انھیں مقاصد کے تحت ندوۃ العلماء کے ... کی سنجیدہ کوششیں ہونے لگیں۔ اس وقت تک اکثر اکابر علمائے اہل ... اس تحریک میں شامل تھے۔ ندوۃ العلماء کا دوسرا اجلاس لکھنؤ میں منعقد ... جب ان اجلاسوں کی رودادیں شائع ہو کر آئیں تو علمائے اہل ...

☆ خانقاہ قادریہ، بدایوں شریف، بھارت۔

لاحق ہوئی کیوں کہ ان میں بعض چیزیں ایسی تھیں جو شرعی نقطۂ نظر
قبول نہیں تھیں۔ دینی خیر خواہی کے پیش نظر علمائے اہلِ سنت نے
در آنے والے ان مفاسد کی اصلاح کی کوششیں شروع کیں، ابتدا
کوششیں ذاتی ملاقاتوں اور افہام و تفہیم پر مبنی خط و کتابت تک محدود
لیکن جب حالات بہتر ہونے کی بجائے دن بدن بگڑتے گئے تو
ندوہ کی ان کوششوں نے باقاعدہ ایک تحریک کی شکل اختیار کرلی۔
شوال ۱۳۱۳ھ میں بریلی میں ندوۃ العلماء کے اجلاس کا اعلان کیا گیا اور
زور سے اس کی تیاریاں شروع کردی گئیں۔ ادھر علمائے اہلِ سنت نے بھی
احوال کی کوششیں تیز کردیں۔ اس ضمن میں علمائے اہلِ سنت کی ایک
تعداد بریلی میں جمع ہوگئی۔ ندوہ کے تین روزہ اجلاس کے دوران گفت و
افہام و تفہیم، ذاتی ملاقاتوں اور مراسلت کے ذریعے کی جاتی رہی مگر اس
کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا اور آخر کار ندوہ کا جلسہ ختم ہوگیا۔

مجلس علمائے اہل سنت کا قیام ۔

انہیں حالات میں بعض مخلص علما کو یہ خیال آیا کہ اہلِ سنت کی ایک
تشکیل دی جائے جو نظم و ضبط اور باقاعدگی کے ساتھ خلوص و للّٰہیت
بنیادوں پر تحریر و تقریر کے ذریعے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا فریضہ
دے۔ بریلی میں ندوہ کے اجلاس کے فوراً بعد شوال ۱۳۱۳ھ میں
اہلِ سنت کی ایک میٹنگ رضا مسجد محلہ سوداگراں بریلی میں منعقد
اور وہیں "مجلس علمائے اہلِ سنت" کے نام سے ایک تنظیم کی تشکیل
میں آئی۔ اس مجلس کا صدر بہ اتفاق رائے تلمیذ تاج الفحول حافظ
سید شاہ عبدالصمد چشتی سہسوانی (متوفی ۱۳۲۳ھ) کو نامزد کیا گیا۔
اس مجلس کے لئے ۱۶ دفعات پر مشتمل ایک دستور العمل ترتیب
اس دستور کی ابتدائی پانچ دفعات مندرجہ ذیل ہیں:
مجلس مبارک حمایت دین متین و حفاظت مذہب اہل سنت و ترویج
وفضائل اخلاقیہ و نصائح و مصالح دینیہ و دنیویہ کے لئے آخر
۱۳۱۳ھ میں منعقد ہوئی۔
مجلس وقتاً فوقتاً تجویز کر کے شائع کرتی رہے گی کہ علمائے اہلِ
اس وقت کیا کرنا چاہیے اور کس قسم کی کتب و رسائل تصنیف فرمانا
چاہئیں، جن کی اشاعت کی ضرورت ہے۔

(۳) اس مجلس کا اہم کام ایک مطبع اہلِ سنت جاری کرنا ہے جس میں کتب مفیدہ و اخبار حسب تجویز و منظوری مجلس طبع ہو کر قیمتاً اور بلا قیمت نفع مسلمین کے لیے شائع ہوں۔

(۴) صدر مجلس حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی سید شاہ عبدالصمد صاحب نقوی مودودی سہسوانی چشتی فخری نظامی تشریف فرمائے پھپھوند ضلع اٹاوہ ہیں۔

(۵) اس مجلس میں رائے دینے کا اختیار ہر اہلِ سنت کو ہے اور امور انتظامی خاص علمائے اہلِ سنت سے متعلق ہیں۔ [۲]

ارکان مجلس علمائے اہل سنت :

مجلس علمائے اہلِ سنت کے اس تاسیسی اجلاس میں ۱۵ علمائے اہلِ سنت نے شرکت کی جن کے اسمائے گرامی مجلس کے دستور العمل میں شائع کیے گئے ہیں۔ یہاں شائع شدہ فہرست کے مطابق اسمائے گرامی درج کیے جاتے ہیں (اختصار کے پیش نظر ہم نے القاب و خطابات حذف کردیے ہیں)

۱...... سید شاہ عبدالصمد سہسوانی، صدر مجلس علمائے اہلِ سنت
۲...... حضرت مولانا عبدالقادر محب رسول قادری بدایونی
۳...... حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی
۴...... حکیم سراج الحق صاحب برکاتی بدایونی
۵...... مولانا محمد عبدالمقتدر صاحب قادری بدایونی
۶...... مولانا وصی احمد محدث سورتی
۷...... مولانا نواب محمد علی خاں صاحب رامپوری
۸...... مولانا محمد امیر اللہ صاحب بریلوی
۹...... مولانا محمد عبدالرشید صاحب ولایتی مدرس مدرسۂ اکبریہ بریلی
۱۰...... مولانا سید محمد نظیر الحسن صاحب مفتی جے پور
۱۱...... مولانا محمد خلیل الرحمٰن صاحب پیلی بھیت
۱۲...... مولانا محمد فضل مجید فاروقی بدایونی
۱۳...... مولانا حکیم عبدالقیوم عثمانی برکاتی بدایونی
۱۴...... مولانا محمد عبداللطیف صاحب سورتی
۱۵...... مولانا عبدالسلام صاحب جبلپوری

۱۶...... قاضی محمد بشیر الدین صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیہ اٹاوہ
۱۷...... مولانا حافظ بخش قادری آنولوی)
۱۸...... مولانا عبدالرحیم صاحب رائے بریلی
۱۹...... مولانا عبدالحق صاحب مدرس جامع مسجد پیلی بھیت
۲۰...... مولانا سید محمد غوث قادری بریلوی
۲۱...... مولانا محمد سلطان احمد خاں برکاتی بریلوی
۲۲...... مولانا ضیاء الدین صاحب بریلوی
۲۳...... مولانا محمد حامد رضا خاں صاحب برکاتی بریلوی
۲۴...... مولانا محمد خلیل اللہ خاں صاحب بریلوی
۲۵...... مولانا محمد ابراہیم صاحب بریلوی [۳]

مطبع اہل سنت کا قیام:

مجلس علمائے اہلِ سنت کی اسی تاسیسی میٹنگ میں مطبع اہلِ سنت و جماعت کے قیام کی تجویز پاس ہوئی اور اسی نشست میں مطبع کے قیام کے لیے سات سو روپے سے زیادہ کا چندہ جمع ہو گیا جس میں پانچ سو روپے کی پرنٹنگ پریس مع کل ساز و سامان کے اور ۱۱ روپے نقد شہزادۂ تاج الفحول حضرت مولانا مطیع الرسول عبدالمقتدر قادری بدایونی نے عطا فرمائے، اس کے علاوہ آپ نے ۴۸ روپیہ سالانہ (۴ روپے مہینہ) دینے کا وعدہ کیا۔ اس نشست کے چشم دید گواہ مولوی عبدالحی پیلی بھیتی اپنے رسالے ''سرگزشت و ماجرائے ندوہ'' میں اس کا آنکھوں دیکھا حال یوں تحریر فرماتے ہیں:

''جب جلسۂ ندوہ ختم ہو گیا اور حضراتِ ندوہ نے اصلاح و پابندی مذہب اہلِ سنت کو کسی طرح قبول نہ کیا تو خادمانِ سنت نے معزز اہلِ سنت کو تکلیف اجتماع دی کہ حفظ مذہب حق کے لئے شوریٰ کریں یہ اطلاع سلخ شوال کو شہر میں صرف گیارہ اور شہر کہنہ میں فقط دو حضرات عالیات کی خدمت میں گئی مگر بحمد اللہ اہل سنت کا پاس مذہب کہ صبح ہی اہل شہر و واردین دیگر بلاد سے قریب ڈیڑھ سو آدمیوں کے مجتمع ہو گئے''۔

آ گے لکھتے ہیں:

''رائے پیش ہوئی سب نے یک زبان بالاتفاق فساد و شناعت ندوہ پر گواہی دی اور حفظ مذہب اہل سنت و دفع فتنۂ بدعت کے لیے مطبع اہلِ سنت و جماعت بہ نگرانی مجلس علمائے اہلِ سنت جاری کرنے کی رائے قائم کی ... مسجد حضرت عالم اہل سنت (فاضل بریلوی) میں بہ صدارت حضرت ... سید (عبدالصمد) فاضل نقوی چشتی نظامی فخری سہسوانی ہوا، اہل سنت ... جوش کہ نہ اول سے اس کا کوئی ذکر تھا نہ ۱۲ صاحبوں سے زیادہ کسی کو پیام ... جلسے میں تحریک کا نام آیا مگر مذہب حق کی محبت کہ اللہ عزوجل نے ان ... پاکیزہ دلوں میں بھر دی ہے، خود ہی اقامت مطبع اہلِ سنت کے لیے ... کے داعی ہوئے اور دفعتاً بتائیدِ غیبی اسی جلسے میں سات سو روپیہ سے زائد ... ہو گیا۔ عالی جناب مولانا مولوی محمد عبدالمقتدر صاحب بدایونی نے ولا... (پریس) مع کل سامان پانچ سو روپے سے زائد کی عطا فرمائی۔ [۴]

مطبع اہلِ سنت کے دستور العمل میں بھی ان تمام معاونین ... ہے جنھوں نے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اس مطبع کے قیام ... تعاون کیا۔ دستور العمل کے مرتب لکھتے ہیں:

''حضرات! یہاں بطور نمونہ و یادگار دو قسم کے بلند ہمت حضرات ... مثالیں مذکور ہوتی ہیں۔ سلخ شوال کو مسجد محلہ سوداگراں میں جو اس مجلس ... اولین اجلاس ہوا، خدا کے پاک بندوں، مذہب حق کے حمایت پسندوں ... دینی کہ بغیر کسی تحریک کے فرد چندہ کا افتتاح کیا اور اسی وقت سات سو ... زائد کا چندہ ہو گیا، اعلیٰ معین مجلس مبارک حضرت مولانا مولوی محمد عبد... صاحب بدایونی نے ولایتی کل (پرنٹنگ پریس) مع کل سامان پانچ سو ... سے زائد کی خرید عطا فرمائی اور اس کے علاوہ گیارہ روپے نقد اور اڑتالیس ... سالانہ تحریر فرمائے۔ والا جناب حضرت سید احمد شاہ صاحب نے (جملہ ... سادات کرام نو محلہ بریلی سے بیس سو روپے عطیہ اور ۲ روپیہ ماہوار، یہاں ... اہل سنت پنجابی صاحبوں نے پچاس روپے نقد اور جناب حاجی ... صاحب نے پانچ روپے ماہوار لکھے، جناب مولوی ستار بخش صاحب ... بدایوں نے ۲۵ روپے نقد اور ۲ روپے ماہوار اور جناب مولانا مولوی حکیم ... الحق صاحب علی گڑھی (عثمانی بدایونی) نے بھی چار روپے ماہوار''۔ [۵]

مطبع اہلِ سنت کے قیام کے لئے اہل ثروت کے ساتھ سا... حضرات جو بظاہر بالکل بے سرو ساماں تھے انھوں نے بھی محض جلبہ... دیں اور خلوص وللّٰہیت کی بنیاد پر تعاون پیش کیا۔ بریلی میں رہنے وا...

...اور مفلس بیواؤں نے اپنی حیثیت کے مطابق ایک ایک دوانی چندے ... جناب مولوی ستار بخش صاحب بدایونی رئیسِ بدایوں (مریدِ حضرت ...الفحول) کو جب یہ معلوم ہوا تو انھوں نے اسی وقت ان دونوں بیواؤں کو ایک ...روپیہ عنایت کیا۔ لیکن ان نیک نفس خواتین نے وہ روپیہ بھی فوراً مطبعِ اہلِ ...سنت کے لئے بھیج دیا۔ مطبعِ اہلِ سنت کے دستور العمل کے مرتب لکھتے ہیں:

...دوم کی بے مثال مثال وہ ہمت بلند دو بیوہ و بے وسیلہ عورتیں ...مداق ملیکم بدین العجائز ہیں جنھوں نے اپنی محض ناداری کی حالت ...ایک ایک دوانی چندے میں بھیجی اسے سن کر مولوی ستار بخش ...صاحب رئیس نے انھیں روپیہ عطا فرمایا۔ ان کی والا ہمتی کہ وہ روپیہ بھی ...چندے میں ارسال کیا **فاعتبروا یا اولی الابصار**۔" [۶]

جیسا کہ ہم نے پیچھے ذکر کیا کہ اس مطبع کے قیام میں سب سے بڑا ...شہزادۂ تاج الفحول حضرت مولانا عبدالمقتدر قادری بدایونی قدس سرہٗ کا رہا ...آپ نے مطبع کے لئے پرنٹنگ پریس مع کل سامان کے عطا فرمائی اور اپنے ...کریم امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت پر عمل کر کے اس ...اور سخاوت کی یاد تازہ کر دی جس کا مظاہرہ جیشِ عسرت (غزوۂ تبوک) کے ...پر کیا گیا تھا۔ اس گراں قدر عطیہ پر ہی آپ نے اکتفا نہیں کیا بلکہ آپ ...احبابِ سلسلہ کو بھی مطبع کے تعاون کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت ...بریلوی آپ کے نام اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

"میرے خیال میں قیامِ مطبع انشاء اللہ تعالیٰ نافع اور ندویوں ...آفت اور ان کے مریض دلوں کا غیظ ہے"۔

...فرماتے ہیں:

"واجد علی خاں کا چندہ جاری رہنا چاہیے اب کہ کئی ماہ سے نہ آیا ...ہے کہ تحریک سے دے دیں اور باذن اللہ دیتے رہیں، بعض ...بمبئی وحیدر آباد وغیرہ سے اگر جلب اعانت ممکن ہو فبہا" [۷]

مطبع اہلِ سنت کا دستور العمل:

مطبعِ اہلِ سنت کا دستور العمل ۱۵/دفعات پر مشتمل ہے۔ جس کی ...دفعہ حسب ذیل ہے:

۱۔ یہ مطبع واسطے طبع و اشاعت کتب و رسائل موئیدہ مذہب اہلِ سنت و ترویج مسائل نافعہ و فضائل اخلاقیہ و نصائح و مصالح دینیہ و دنیویہ کے حسبِ صوابدید مجلس علمائے اہلِ سنت ماہ محرم ۱۳۱۴ھ سے قائم ہوا۔ [۸]

مطبع اہل سنت کے مہتمم:

مطبعِ اہلِ سنت کے پہلے مہتمم حضرت مولانا حکیم مومن سجاد صاحب مشتاق چشتی کانپوری ثم پھپھوندوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔ مطبعِ اہلِ سنت کے دستور کی دفعہ ۱۵ میں درج ہے۔

۱۵۔ جملہ خط و کتابت بہ نشان بانس بریلی دفتر مطبعِ اہلِ سنت بنام مولوی حکیم مومن سجاد صاحب مہتمم مطبع ہونا چاہیے۔ [۹]

آپ کے پوتے مولانا ظہیر السجاد صاحب چشتی مصباحی تحریر فرماتے ہیں:

"جس زمانے میں ندوۃ العلماء کی مخالفت کا زور تھا تو حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قبلۂ عالم (حافظ بخاری سید شاہ عبدالصمد چشتی علیہ الرحمۃ) سے عرض کر کے مطبعِ اہلِ سنت کی مہتممی کے لئے حکیم صاحب کو مانگ لیا تھا چنانچہ کئی برس حکیم صاحب وہاں رہے"۔ [۱۰]

حکیم مومن سجاد صاحب چشتی کا وطن اصلی بریلی تھا۔ آپ کے والد مولوی غلام سجاد صاحب کانپور میں چیف ریڈر کلکٹری تھے، ملازمت کی وجہ سے بریلی کی سکونت ترک کر کے مستقل کانپور میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ حکیم مومن سجاد صاحب کی تعلیم متوسطات تک تھی، فارسی میں خاصی مہارت رکھتے تھے۔ شاعری کا بھی ذوق تھا، مشتاق تخلص فرماتے تھے شاعری میں حکیم امداد حسین صاحب انعام کانپوری سے شرف تلمذ رکھتے تھے۔ متوسطات تک تعلیم ہونے کے باوجود ذاتی مطالعہ اور اکابر علما کی صحبت کے فیض سے علوم اسلامیہ پر اچھی نظر رکھتے تھے۔ آپ کے پوتے مولانا ظہیر السجاد صاحب لکھتے ہیں:

"ایک مرتبہ قبلۂ عالم (حافظ بخاری) بریلی تشریف لے گئے حضرت مولانا بریلوی نے دریافت کیا کہ حکیم صاحب کی تحصیل عربی کتنی ہے؟ حضرت نے فرمایا قطبی و میر تک، وہ متعجب ہوئے اور کہنے لگے حضرت فرما رہے ہیں تو میں مانے لیتا ہوں ورنہ حکیم صاحب کی قابلیت منتہی کتابوں سے کم نہیں معلوم ہوتی"۔ [۱۱]

حکیم مومن سجاد صاحب سلسلۂ عالیہ چشتیہ میں حافظ بخاری سیدنا شاہ عبدالصمد چشتی نظامی علیہ الرحمۃ سے شرفِ بیعت رکھتے تھے۔ اپنے

مرشد کی محبت میں ایسے سرشار ہوئے کہ بریلی اور کانپور کی سکونت ترک کر کے مستقل مرشد کے دیار پھپھوند شریف ضلع اٹاوہ (اب ضلع اوریا) میں قیام پذیر ہو گئے۔ ۱۳۲۱ھ میں وفات پائی اور وہیں دفن کیے گئے۔

حضرت فاضل بریلوی نے اپنے قصیدے ''آمال الابرار'' میں ان تمام علمائے اہلِ سنت کا ذکر کیا ہے جو پٹنہ کے تاریخی اجلاس (منعقدہ رجب ۱۳۱۸ھ) میں شریک ہوئے تھے، اس میں حکیم صاحب کا ذکر ان الفاظ میں فرماتے:

حکیم مؤمن سجاد رب۔ مجید عبدہ مجد اُیفید [۱۲]

حکیم صاحب کو تصنیف و تالیف سے بھی شغف تھا، فی الحال آپ کے تالیف کردہ چار رسائل ہمارے پیشِ نظر ہیں ممکن ہے ان کے علاوہ بھی آپ کی تصانیف ہوں۔ یہ چاروں رسائل آپ کے زیرِ اہتمام مطبع اہلِ سنت و جماعت بریلی سے شائع ہوئے ہیں:

﴿۱﴾...... فلک فتنہ از بہار و پٹنہ ۱۳۱۴ھ

﴿۲﴾...... اشتہارات خمسہ ۱۳۱۴ھ

﴿۳﴾...... ندوے کا ٹھیک فوٹوگراف ۱۳۱۴ھ

﴿۴﴾...... غوش ھور یرنابہ شاہجہاں پور ۱۳۱۹ھ

حکیم مومن سجاد صاحب چشتی مطبع اہلِ سنت کے سب سے پہلے مہتمم تھے لیکن کب تک آپ نے اہتمام کی ذمہ داریاں سنبھالیں اس سلسلے میں پیشِ نظر مواد اور حوالوں کی روشنی میں کوئی حتمی رائے قائم کرنا مشکل ہے۔ ۱۳۱۴ھ، ۱۳۱۵ھ اور ۱۳۱۶ھ تک کی جو مطبوعات ہمارے سامنے ہیں ان میں سے اکثر پر مہتمم مطبع کی حیثیت سے حکیم صاحب کا نام درج ہے۔ حضرت فاضل بریلوی کی کتاب ''جزاء اللہ عدوہ'' ۱۳۱۷ھ میں مطبعِ اہلِ سنت سے پہلی بار شائع ہوئی، اس پر بحیثیت مہتمم مطبع کسی کا نام نہیں ہے۔ شوال ۱۳۱۸ھ میں مطبعِ اہلِ سنت سے قصیدہ ''چراغ انس'' شائع کیا گیا اس پر حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب بریلوی کا نام درج ہے اس سے یہ قیاس کرنے کی گنجائش ہے کہ حکیم مومن سجاد صاحب اواخر ۱۳۱۶ھ تک بریلی میں قیام پذیر رہے اور مطبع اہلِ سنت و جماعت کے فرائض اہتمام بحسن و خوبی انجام دیتے رہے۔

مطبعِ اہلِ سنت کی اشاعتی خدمات کے چار دور۔ مطبع اہلِ سنت و جماعت کی شائع شدہ ۶۴ رکتابیں کتب خانۂ قادریہ بدایوں شریف میں موجود ہیں جو ہمارے پیشِ نظر ہیں ان میں زمانی ترتیب کے اعتبار سے سب سے پہلی کتاب ''دستور العمل مجلس علمائے اہلِ سنت و جماعت'' ہے جو ۱۷ر صفر ۱۳۱۴ھ/ جون ۱۸۹۶ء کو شائع ہوئی اور آخری کتاب فاضل بریلوی کی ''رادالقحط والوباء'' ہے جو ۱۲ر شعبان ۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۷ء کو شائع ہوئی ہے۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ یہ مطبع اہلِ سنت سے شائع شدہ آخری کتاب ہے، اس کے بعد بھی یقیناً مزید چند سال تک مطبع سے طباعت واشاعت کا کام جاری رہا ہوگا۔ تاہم اس کتاب کو آخری کتاب مان لیا جائے تب بھی یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ اہلِ سنت و جماعت نے کم از کم ۳۱ رسال طباعتی واشاعتی خدمات انجام دیں ہیں ان ۳۱ سالہ خدمات کو ہم چار ادوار پر تقسیم کریں گے۔

پہلا دور ۱۳۱۴ھ تا ۱۳۱۶ھ:

اس دور میں حکیم مومن سجاد صاحب چشتی مطبع کے مہتمم رہے، اس دور میں شائع شدہ اکثر کتب و رسائل کا تعلق تحریک اصلاح ندوہ سے ہے۔ ہم نے اس دور کو ۱۳۱۶ھ تک محض قیاس کی بنیاد پر مانا ہے، جس کی وجہ بیان کی گئی، ہمیں اس پر اصرار نہیں ہے، اگر ۱۳۱۶ھ کے بعد کی کوئی ایسی کتاب سامنے آتی ہے جس پر بحیثیت مہتمم حکیم صاحب کا نام درج ہو یا کسی اور شہادت سے یہ ثابت کر دیا جائے کہ حکیم صاحب ۱۳۱۶ھ کے بعد بھی مطبع کے مہتمم رہے تو ہمیں اسے قبول کرنے میں کوئی تامل نہیں ہوگا۔

دوسرا دور ۱۳۱۷ھ تا ۱۳۲۸ھ:

اس دور میں مطبع کس کے زیرِ اہتمام چلتا رہا اس کے بارے میں کوئی یقینی بات نہیں کہی جا سکتی۔ ان گیارہ برسوں میں شائع شدہ جو کتابیں ہمارے پیشِ نظر ہیں ان پر بحیثیت مہتمم کسی کا نام نہیں ہے، صرف دو کتابیں ایسی ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس دور میں حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب بریلوی مطبع کے انتظام و انصرام کی نگرانی فرماتے تھے: ایک قصیدہ چراغ انس اور دوسرا ماہنامہ قہر الدیان۔ اس دور کی ایک بڑی خدمت مذکورہ ماہنامہ ''قہر الدیان علی مرتد بقادیان'' کا اجرا ہے۔ یہ ماہنامہ حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب بریلوی کی زیرِ ادارت رجب ۱۳۲۳ھ کو مطبعِ اہلِ سنت سے

...ہوا۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ اس ماہنامے کے اجرا کا ...دیانیت کا ردو ابطال تھا۔ ماہنامہ "قہر الدیان" کے پہلے شمارے کی ...ابارسالہ" کے عنوان سے ۱۰ دفعات میں رسالے کے اغراض و ...گر ضروری امور درج ہیں، دفعہ ۵ میں مرقوم ہے:

...اس رسالے کا مقصد صرف مرزا و مرزائیان کا رد اور ان کے ان ...وں کا دفع ہوگا جو انھوں نے عقائد اسلام و انبیاے کرام خصوصاً ...ی و حضرت مریم و خود حضور سید الانام علیہ و علیہم الصلاۃ والسلام ...ب العزت ذوالجلال والاکرام پر کیے ہیں، دوسرے فرقوں کا رد ...وضوع نہیں اس کے لیے بعونہ تعالیٰ مبارک رسالہ تحفۂ حنفیہ ...ا نیز اہلِ سنت کی اور کتب کافی ووافی ہیں"۔ (۱۳)

...ا دور ۱۳۲۹ھ تا ۱۳۴۳ھ:

...۱۳۲۹ھ میں صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی مصنف بہار شریعت ...مدرس مدرسۂ منظر اسلام بریلی میں تشریف لائے تو مطبع اہلِ سنت ...ت کے اہتمام و انصرام کی ذمے داری بھی آپ کے سپرد کر دی گئی۔ ...کے زیر اہتمام شائع ہونے والی پہلی کتاب "کفل الفقیہ الفاہم مع اردو ...ہے۔ یہ کتاب ۱۳۲۴ھ میں مکہ مکرمہ میں عربی میں تصنیف کی گئی اور ...میں پہلی بار مطبع اہلِ سنت سے عربی میں شائع ہوئی۔ ۱۳۲۹ھ میں ...ا اردو ترجمہ شائع کیا گیا۔ اردو ترجمے کا تاریخی نام "نوٹ کے متعلق ...سائل" (۱۳۲۹ھ) ہے۔ سرورق پر یہ عبارت درج ہے:

...اہتمام و اشاعت جناب مولانا مولوی محمد امجد علی صاحب اعظمی ...مطبع اہلِ سنت و جماعت واقع بریلی میں طبع ہوا۔

...صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی صاحب کے اہتمام مطبع سنبھالنے ...مطبع میں ایک نئی جان پڑ گئی۔ آپ نے اپنی انتظامی صلاحیتوں کا مظاہرہ ...تے ہوئے مطبع کے نظام کو از سر نو استوار کیا اور اپنی زیر نگرانی و زیر اہتمام ...کتب شائع کیں۔ آپ کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتب کی ایک ...وبی یہ ہے کہ ان میں کتابت کی اغلاط تقریباً نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ...خود ان کتب کی پروف ریڈنگ کرتے تھے اور اس مہارت اور توجہ ...تے تھے کہ کسی غلطی کے باقی رہنے کا امکان بہت کم ہوتا تھا۔

آپ کے زمانۂ اہتمام کا ایک بڑا کارنامہ فتاویٰ رضویہ جلد اول و دوم کی اشاعت ہے پہلی جلد جہازی سائز کے ۸۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اسی دور میں مطبع اہلِ سنت سے بہار شریعت کی طباعت کا آغاز ہوا۔ ہمارے پیش نظر بہار شریعت حصہ ہفتم ہے جو ۱۳۳۲ھ میں شائع ہوئی ہے۔

چوتھا دور از ۱۳۴۳ھ تا زوال مطبع:

۱۳۴۲ھ کے اواخر یا ۱۳۴۳ھ کے آغاز میں صدر الشریعہ دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف میں بحیثیت صدر مدرس تشریف لے گئے۔ آپ کے جانے سے مطبع اہلِ سنت کی کارکردگی متاثر ہوئی لیکن فوراً ہی حضرت مولانا ابراہیم رضا خاں صاحب عرف جیلانی میاں کی شکل میں مطبع کو ایک اور سہارا مل گیا۔ آپ کے زیر اہتمام مطبع اہلِ سنت سے علماے اہلِ سنت بالخصوص حضرت فاضل بریلوی کی تصانیف کی طبع و اشاعت کا سلسلہ از سر نو شروع ہوا۔ آپ کے زیر اہتمام شائع ہونے والے رسائل میں سے فاضل بریلوی کے پانچ رسائل ہمارے پیش نظر ہیں جن میں سے ۳ پر سنہ طباعت ۱۳۳۵ھ درج ہے اور دو پر سنہ کا اندراج نہیں ہے۔ "اعلام الاعلام بان ہندستان دار الاسلام" رجب ۱۳۳۵ھ کی مطبوعہ ہمارے سامنے ہے اس کے سرورق پر یہ عبارت درج ہے:

"باہتمام جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا خاں صاحب خلف اکبر حضرت اقدس زیب سجادۂ آستانۂ عالیہ رضویہ دامت برکاتہم"۔

۱۳۳۵ھ کے بعد کب تک یہ مطبع خدمات انجام دیتا رہا؟ اپنے محدود مطالعے کی وجہ سے اس کا علم مجھے نہیں ہو سکا۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس دور کے شائع شدہ رسالوں کے سرورق پر یہ عبارت بھی درج ہے:

"جماعت رضاے مصطفیٰ نے اپنے خرچ سے چھاپا اور شائع کیا"۔

خلاصۂ بحث:

﴿۱﴾...... مطبع اہلِ سنت و جماعت بریلی مجلس علماے اہلِ سنت کی صوابدید پر محرم الحرام ۱۳۱۴ھ میں محلہ سوداگران بریلی میں قائم ہوا۔

﴿۲﴾...... مطبع کے قیام کے لیے جن مخلصینِ اہلِ سنت نے مالی تعاون پیش کیا ان میں حضرت مولانا محمد عبد المقتدر قادری بدایونی قدس سرہ کا نام نامی سرفہرست ہے، جنھوں نے مطبع کے لیے پرنٹنگ پریس مع کل ساز و سامان

کے ۱۱ اروپیہ نقد اور ۴۸؍ روپیہ سالانہ پیش کیے۔ اس کے علاوہ آپ نے اپنے احباب سلسلہ کو بھی اس کے تعاون اور مالی امداد کی طرف راغب کیا۔

﴿۳﴾...... مطبعِ اہلِ سنت نے ۳۱؍ سال سے زیادہ اشاعتی خدمات انجام دیں، جس کے نتیجے میں علمائے اہلِ سنت بالخصوص اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی بے شمار کتابیں منظرِ عام پر آئیں، مولانا عبدالمبین نعمانی صاحب کی مرتب کردہ فہرست "تصانیفِ رضا" کے مطابق مطبعِ اہلِ سنت سے اعلیٰ حضرت کی ۱۰۶؍ کتابیں شائع ہوئی۔

﴿۴﴾...... مطبعِ اہلِ سنت کی مطبوعات کی تعداد سیکڑوں میں ہے۔ ان مطبوعات میں سے ۶۴؍ کتابیں اور رسائل راقم الحروف کی آبائی لائبریری "کتب خانۂ قادریہ" واقع مدرسۂ قادریہ بدایوں میں محفوظ ہیں۔

﴿۵﴾...... مطبعِ اہلِ سنت کے ۴ مہتمم حضرات کا علم ہو سکا جو حسب ترتیبِ زمانی درج ذیل ہیں:

﴿۱﴾ حضرت مولانا حکیم مومن سجاد چشتی مشتاق کانپوری ثم پھپھوندوی (متوفی ۱۳۳۱ھ) از قیامِ مطبع ۱۳۱۴ھ تا ۱۳۱۶ھ

﴿۲﴾ حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب بریلوی از ۱۳۱۷ھ تا ۱۳۲۸ھ

﴿۳﴾ صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی صاحب (متوفی ۱۳۶۷ھ) مہتمم از ۱۳۲۹ھ تا ۱۳۴۲ھ

﴿۴﴾ حضرت مولانا ابراہیم رضا خاں صاحب جیلانی میاں (متوفی ۱۳۸۵ھ) مہتمم ۱۳۴۳ھ تا زوالِ مطبع (اندازاً ۱۳۴۵ھ)

آخری بات:

مطبعِ اہلِ سنت و جماعت کی زریں خدمات کا ایک سرسری جائزہ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ اس مطبع کی خدمات اس قابل ہیں کہ اس پر باقاعدہ تحقیقی کام ہو اور اس کی ایک مفصل تاریخ مرتب ہو کر منظرِ عام پر آئے۔

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

رضویات پر گہری نظر رکھنے والے معاصر قلم کار جناب مولانا شہاب الدین رضوی صاحب کی اس بات سے ہمیں کامل اتفاق ہے کہ:

"موجودہ زمانے میں امام احمد رضا بریلوی کی تصانیف پر سیکڑوں ... مقالے ... غور کیا جائے تو یہ فیض مطبعِ اہلِ سنت و جماعت اور حسنی پریس کا ہے، کیونکہ امام کی تصانیف انھیں دو پریس کی ... ہیں۔ دنیائے اہلِ سنت و جماعت خصوصاً حلقہ بگوشِ رضویت ... سنت اور حسنی پریس کے اس احسانِ عظیم کے ممنون و متشکر ہیں"

حواشی

[۱] دستور العمل مجلس علمائے اہلِ سنت و مطبعِ اہلِ سنت، ص: ... مطبعِ اہلِ سنت و جماعت بریلی ۱۳۱۴ھ

[۲] مرجع سابق ص: ۳

[۳] مرجع سابق ص: ۸

[۴] سرگزشت و ماجرائے ندوہ، ص: ۴۶، ۴۷، نادری پریس بریلی ...

[۵] دستور العمل مجلس علمائے اہلِ سنت و مطبعِ اہلِ سنت، ... مطبوعہ مطبعِ اہلِ سنت و جماعت بریلی ۱۳۱۴ھ

[۶] مرجع سابق ص: ۷

[۷] مکتوب فاضل بریلوی بنام مولانا عبدالمقتدر صاحب ... محررہ ۱۰؍ شعبان ۱۳۱۸ھ مملوکہ کتب خانۂ قادریہ بدایوں

[۸] دستور العمل مجلس علمائے اہلِ سنت و مطبعِ اہلِ سنت، ... مطبوعہ مطبعِ اہلِ سنت و جماعت بریلی ۱۳۱۴ھ

[۹] مرجع سابق ص: ۷

[۱۰] ملفوظ مصابیح القلوب: ظہیر السجاد پھپھوندوی، ص: ۱۲۱، ۱۲۲، انتظامی کانپور ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء

[۱۱] مرجع سابق ص: ۱۲۲

[۱۲] آمال الابرار و آلام الاشرار: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، ... مطبع حنفیہ پٹنہ ۱۳۱۸ھ

[۱۳] ماہنامہ قہر الدیان بریلی جلد ۱، شمارہ ۱، ص: ۱۸، مطبوعہ مطبعِ ... سنت بریلی، رجب ۱۳۲۳ھ

[۱۴] امام احمد رضا کی تحریکات اور صدر الشریعہ کی خدمات: شہاب الدین رضوی، مقالہ مشمولہ صدر الشریعہ نمبر، ص: ۲۷۲، ... اشرفیہ مبارکپور، جلد ۲۰، شمارہ ۱۰، ۱۱، ۱۹۹۵ء

☆......×......×......☆

رضا تحقیقی وعلمی منصوبہ..............ایک اہم گزارش

(Raza Higher Educational Research Project)

ادارے نے اعلیٰ حضرت پر پی۔ایچ۔ڈی کرنے کے خواہش منداسکالرز کی رہنمائی کے لئے ''رضا ہائر ایجوکیشنل ریسرچ پروجیکٹ'' تیار کیا ہے جس کا ابتدائی کام اعلیٰ حضرت پر تحقیق کرنے والے بین الاقوامی اسکالرز کی تیز رفتار بڑھتی ہوئی ضروریات کو بروقت پورا کرنے کے لئے تحقیقی خاکوں (Research Plans) کی تیاری ہے۔اس پروجیکٹ کے تحت مختلف عنوانات پر تقریباً ایک ہزار تحقیقی خاکوں کو مدوّن کر کے کتابی شکل میں اسکالرز کو رہنمائی کی سہولیات مہیا کرنا ہے۔

اس لئے تمام اسکالرز، علما، محقق اور پروفیسر حضرات صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت کی مناسبت سے ہمیں فقہ، حدیث، سیاسیات، اردو، فارسی، عربی زبان وادب اور شاعری کی خصوصیات، سوشیالوجی، جدید علوم، تعلیمی نظریات وغیرہ پر مختلف عنوانات کے حوالے سے تحقیقی خاکے (Research Plans) ارسال فرمائیں تاکہ عالمی سطح پر یونیورسٹی کے طلبا اور اسکالرز کی رہنمائی کی جاسکے۔

اس حوالے سے ایک منفرد ریسرچ پلان شاملِ اشاعت ہے جو محترم ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی نے مرتب کیا ہے۔ ہم ان کے ممنون ہیں اور ان کے شکریے کے ساتھ معارف میں شائع کر رہے ہیں۔ ﴿ادارہ﴾

جہانِ اعلیٰ حضرت

جلد اول : مقدمہ

﴿۱﴾...... بریلی کی تاریخ

﴿۲﴾...... ہندوستان اٹھارویں صدی تا عہدِ امام احمد رضا

﴿۳﴾...... افاغنہ کی مختصر تاریخ

﴿۴﴾...... امام احمد رضا کے آباواجداد

﴿۵﴾...... ولادت، بچپن کے حالات، ابتدائی تعلیم، علوم عقلیہ اور نقلیہ سے فراغت، فتویٰ نویسی، منصب افتا

﴿۶﴾...... بیعت وخلافت

﴿۷﴾...... اسفارِ حج بیت اللہ وزیارت حرمین شریفین

﴿۸﴾...... دیگر اسفار

جلد دوم : علوم عقلیہ و نقلیہ میں مہارت

۱...... امام احمد رضا بحیثیت فقیہ
۲...... امام احمد رضا بحیثیت مفسر
۳...... امام احمد رضا بحیثیت محدث
۴...... امام احمد رضا بحیثیت سیرت نگار
۵...... امام احمد رضا بحیثیت ماہر تعلیم
۶...... امام احمد رضا بحیثیت ماہر معاشیات
☆ ۷...... امام احمد رضا اور نظریہ تجارت و بنکاری
☆ ۸...... امام احمد رضا بحیثیت سائنس داں
☆ ۹...... امام احمد رضا بحیثیت ریاضی داں
۱۰...... امام احمد رضا اور توقیت
۱۱...... امام احمد رضا اور علم جفر و تکسیر
۱۲...... امام احمد رضا بحیثیت ماہر سیاسیات
۱۳...... خطبات و ارشادات
☆ ۱۴...... عملیات و اوراد و وظائف

جلد سوم

☆ ۱...... امام احمد رضا کا تصورِ عشق
۲...... امام احمد رضا کی شاعری (عربی، فارسی، اردو...
☆ ۳...... امام احمد رضا کی نثر نگاری
☆ ۴...... امام احمد رضا کی مکتوب نگاری
☆ ۵...... امام احمد رضا اور ترجمۂ قرآن

جلد چہارم

۱...... امام احمد رضا بحیثیت مجدد
۲...... امام احمد رضا اور بدعات و منکرات
۳...... امام احمد رضا اور تحریکِ احیاے دین
۴...... امام احمد رضا کا مصلحانہ کردار
۵...... امام احمد رضا کی قائم کردہ تحریکیں اور جماعتیں
۶...... وصال مبارک، وصایا شریف، تعزیت نامے، اخبار...
۷...... امام احمد رضا کی شخصیت، اخلاق و عادات وغیرہ

جلد پنجم

۱...... معاصر علما و مشائخ
۲...... اولاد و امجاد
۳...... برادران اور ان کی اولاد
۴...... خلفا و مریدین
۵...... تلامذہ و خدام
۶...... تصنیفات و تالیفات
۷...... مطبوعات
۸...... مخطوطات

جلد ششم

۱...... امام احمد رضا کی کرامات
۲...... امام احمد رضا کے خواب اور بشارتیں
۳...... امام احمد رضا کے بارے میں علما، فقہا، دانش وراں وغیرہ کے تاثرات
۴...... مناقب

☆ ۵۔۔۔۔۔ القاب وآداب
۶۔۔۔۔۔ امام احمد رضا کا دائرہ اثر
۷۔۔۔۔۔ امام احمد رضا کی مخالفت کے بنیادی اسباب
× ۸۔۔۔۔۔ امام احمد رضا کے مخالفین
× ۹۔۔۔۔۔ امام احمد رضا پر تنقیدات کا تحقیقی جائزہ
× ۱۰۔۔۔۔۔ امام احمد رضا کے نام پر دینی وعلمی ادارے
× ۱۱۔۔۔۔۔ امام احمد رضا کے نام پر اشاعتی ادارے
× ۱۲۔۔۔۔۔ عالمی جامعات میں امام احمد رضا پر تحقیق
× ۱۳۔۔۔۔۔ امام احمد رضا پر تحقیق میں رکاوٹیں

جلد ہفتم

۱۔۔۔۔۔ خلفاے امام احمد رضا اور رضویات
۲۔۔۔۔۔ فروغ رضویات میں مرکزی مجلس رضا اور حکیم موسیٰ امرتسری کا کردار
۳۔۔۔۔۔ امام احمد رضا اور پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد
۴۔۔۔۔۔ پاکستان میں فروغ رضویات کا کام اور اس سلسلے میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کا کردار
۵۔۔۔۔۔ رضا اکیڈمی، ممبئی، رضا اسلامک اکیڈمی بریلی شریف نیز بریلی شریف کے دیگر اداروں کا فروغ رضویات میں کردار
۶۔۔۔۔۔ جامعہ اشرفیہ مبارکپور کا فروغ رضویات میں کردار
۷۔۔۔۔۔ رضا اکیڈمی برطانیہ اور فروغ رضویات
۸۔۔۔۔۔ رضویات کے فروغ میں کام کرنے والے دیگر ملکی وغیر ملکی ادارے اور شخصیات

نوٹ:

جن پر (☆) کے نشان لگے ہیں وہ لکھ کر تیار ہیں، علاوہ اس کے دوسرے مضامین بھی جلد ہی مرتب کر لیں گے۔ جلد ششم میں جن پر (×) ان کا ہے ان کے بارے میں اگر کوئی صاحب معلومات فراہم کر سکیں تو اُن سے گزارش ہے کہ درج ذیل پتے پر یہ معلومات بھجوا دیں۔ شکریہ

Dr Abdul Naeem Azizi
104, Jasoli, Barelly Shareef (UP), India.
Ph. 0581-2576775 , 9997727884

ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی کو صدمہ

''کلیاتِ مکاتیب رضا'' اور ''خطوطِ مشاہیر بنام امام احمد رضا'' کے مرتب جناب، علامہ ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی (ممبئی) کی والدۂ ماجدہ بروز اتوار ۲۲ فروری ۲۰۰۹ء کو وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ادارے کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، جنرل سیکریٹری، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، جوائنٹ سیکریٹری، پروفیسر دلاور خان نوری، فنانس سیکریٹری حاجی عبد اللطیف قادری اور ادارے کے دیگر اراکین وعملہ دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اُن کے اعلیٰ علیین اور جنت الفردوس میں درجات کو بلند فرمائے اور ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی سمیت تمام لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیقِ رفیق بخشے، آمین بجاہ سید مرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

علامہ پیر محمد نور الحق قادری، وفاقی وزیرِ زکوٰۃ وعشر حکومتِ پاکستان

پیغام

برصغیر پاک وہند کی ممتاز علمی، روحانی شخصیت نابغۂ عصر مفکر اسلام، مفسر قرآن، محدث اعظم، فقیہ وقت، عاشق رسول ﷺ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسلمہ علمی وروحانی شخصیت پر تحقیق کرنے، انکی دینی خدمات کو اُجاگر کرنے کے لیے ایک طویل عرصے سے ممتاز اہل علم ودانش پر مشتمل ادارہ،

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (رجسٹرڈ) پاکستان مصروف عمل ہے۔ ادارے کے جواں ہمت قائد صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری کے بے لوث ساتھی صد تحسین کے مستحق ہیں جو اس نابغۂ روزگار شخصیت کی خدمات دینیہ سے ملت اسلامیہ کو روشناس کرا رہے ہیں۔

اس سال حسب سابق مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۹ کے لیے ترجمۂ قرآن کریم کنز الایمان کی خصوصیت، موضوع رکھا گیا ہے، میرے خیال میں ترجمہ وتفسیر کنز الایمان میں دیگر علمی وروحانی فوائد بجا تفسیری امتیاز اور کمال مہارت بھی مُسلم پر جو چیز اس تفسیر وترجمہ کا انوکھا پن ظاہر کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ادب کا پہلو، اس کی برگزیدہ ہستیوں انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ادب اور تمام اولیاے کرام کا ادب اسلیے کہ،

"ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں"

اور مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

از خدا جوئیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

بلاشبہ فقیہ ملت امام احمد رضا نور اللہ مرقدہ جیسی شخصیات صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں ایسی شخصیت کو اپنی ذات میں ایک بہت بڑی انجمن کہا جائے تو بے جانہ ہوگا۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مُسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

ایسی نابغۂ عصر شخصیات اپنی باعمل شخصیت اور اپنی باوقار علمی کاوشوں کی وجہ سے ملت اسلامیہ کے کروڑوں دلوں پر حکمرانی کرتی ہیں، یہ شخصیات ظاہری طور پر دُنیا سے پردہ بھی فرمالیں پر اپنے کارناموں کی برکت سے زندہ جاوید ہوتی ہیں۔

ہر گز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو بلند فرمائے اور ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کو اپنے مقاصد میں کامیابی نصیب فرمائے اور اُن کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین

دعا گو

پیر محمد نور الحق قادری

وفاقی وزیر زکوٰۃ وعشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

پیغام

برصغیر پاک و ہند میں کشتِ ایمان ہونے کے ساتھ ہی یہ سوچ پروان چڑھنے لگی کہ عجمی اہل ایمان کے لیے قرآن فہمی کس طرح سے آسان بنائی جائے یہ جمود ٹوٹا اور قرآن مجید کے فارسی اور اُردو ترجمے کیے گئے۔ کئی مقامی زبانوں میں تراجم سامنے آئے۔

یہ دعویٰ بلا خوف تردید کیا جاسکتا ہے کہ اردو تراجم میں جو شہرت اور پذیرائی ترجمۂ کنز الایمان مترجم اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی کو میسر آئی وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔ دوسری اہم بات کہ خود اردو زبان کے الفاظ میں چنداں تبدیلی آئی لیکن اس ترجمے کی ہر دلعزیزی میں کوئی فرق نہیں آیا۔

ترجمۂ کنز الایمان دنیا کی تمام بڑی زبانوں اور مقامی بولیوں میں شہرت پا چکا ہے۔ برصغیر پاک و ہند کا سوادِ اعظم اس ترجمے کو اپنی روحانی بیماریوں کا علاج سمجھتا ہے اور اسے اپنے گھر کی زینت بناتا ہے۔ یہ ترجمہ 100 سال گزرنے کے باوجود بالکل اسی طرح تر و تازہ ہے جیسے اس میں کوئی فرق نہیں آیا حالانکہ زبان اردو اور ہندی میں کئی الفاظ کے مفاہیم اور ادائیگی میں تبدیلی آچکی ہے سوادِ اعظم کو فخر ہے کہ وہ ہمیشہ سے اس ترجمے سے وابستہ و پیوستہ ہے۔

اپنے مولائے پاک کا بیش از بیش شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُس نے یہ سعادت بخشی کہ ہم نے کنز الایمان کی مدح میں ٹوٹے پھوٹے الفاظ سے عقیدت کا اظہار کیا اور اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نیازمندوں میں شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس ترجمے کو مزید شہرت بخشے اور ہم سب پر رحمت نازل فرمائے۔

ع ایں دعا از من و جملہ عالمیاں آمین باد

04-02-2009

پروفیسر خضر حیات
صدر شعبۂ اسلامیات،
کیڈٹ کالج، حسن ابدال۔

علامہ پیر محمد نورالحق قادری، وفاقی وزیرِ زکوٰۃ وعشر حکومتِ پاکستان

پیغام

برِصغیر پاک و ہند کی ممتاز علمی، روحانی شخصیت نابغہ عصر مفکر اسلام، مفسر قرآن، محدث اعظم، فقیہ وقت، عاشق رسول ﷺ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسلمہ علمی و روحانی شخصیت پر تحقیق کرنے، انکی دینی خدمات کو اُجاگر کرنے کے لیے ایک طویل عرصے سے ممتاز اہل علم و دانش پر مشتمل ادارہ،

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (رجسٹرڈ) پاکستان مصروف عمل ہے۔ ادارے کے جواں ہمت قائد صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری اور ان کے بے لوث ساتھی صد تحسین کے مستحق ہیں جو اس نابغۂ روزگار شخصیت کی خدمات دینیہ سے ملت اسلامیہ کو روشناس کرا رہے ہیں۔

اس سال حسب سابق مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۹ کے لیے ترجمۂ قرآن کریم کنزالایمان کی خصوصیت، موضوع رکھا گیا ہے، میرے خیال میں ترجمہ وتفسیر کنزالایمان میں دیگر علمی و روحانی فوائد بجا تفسیری امتیاز اور کمال مہارت بھی مُسلّم پر جو چیز اس تفسیر و ترجمہ کا انوکھا پن ظاہر کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ادب کا پہلو، اس کی برگزیدہ ہستیوں انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ادب اور تمام اولیائے کرام کا ادب اسلیے کہ،

"ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں"

اور مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

از خُدا جوئیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

بلاشبہ فقیہ ملت امام احمد رضا نور اللہ مرقدہ جیسی شخصیات صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں ایسی شخصیت کو اپنی ذات میں ایک بہت بڑی انجمن کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مُسلّم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھادیے ہیں

ایسی نابغۂ عصر شخصیات اپنی باعمل شخصیت اور اپنی باوقار علمی کاوشوں کی وجہ سے ملت اسلامیہ کے کروڑوں دلوں پر حکمرانی کرتی ہیں۔ یہ شخصیات ظاہری طور پر دُنیا سے پردہ بھی فرمالیں پر اپنے کارناموں کی برکت سے زندہ جاوید ہوتی ہیں۔

ہر گز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو بلند فرمائے اور ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کو اپنے مقاصد میں کامیابی نصیب فرمائے اور اُن کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین

دعا گو
پیر محمد نورالحق قادری
وفاقی وزیر زکوٰۃ وعشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

پیغام

ر پاک و ہند میں کشتِ ایمان ہونے کے ساتھ ہی یہ سوچ پروان چڑھنے لگی کہ عجمی اہل ایمان کے لیے قرآن فہمی کس
آسان بنائی جائے۔ یہ جمود ٹوٹا اور قرآن مجید کے فارسی اور اُردو ترجمے کیے گئے۔ کئی مقامی زبانوں میں تراجم سامنے

وی بلاخوفِ تردید کیا جاسکتا ہے کہ اردو تراجم میں جو شہرت اور پذیرائی ترجمہ کنز الایمان مترجم اعلیٰ حضرت احمد
بریلوی کو میسر آئی وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔ دوسری اہم بات کہ خود اردو زبان کے الفاظ میں چنداں تبدیلی
اس ترجمے کی ہردلعزیزی میں کوئی فرق نہیں آیا۔
کنز الایمان دنیا کی تمام بڑی زبانوں اور مقامی بولیوں میں شہرت پا چکا ہے۔ برصغیر پاک و ہند کا سوادِ اعظم
ے کو اپنی روحانی بیماریوں کا علاج سمجھتا ہے اور اسے اپنے گھر کی زینت بناتا ہے۔ یہ ترجمہ 100 سال
کے باوجود بالکل اسی طرح تر و تازہ ہے جیسے اس میں کوئی فرق نہیں آیا حالانکہ زبان اردو اور ہندی میں کئی
مفاہیم اور ادائیگی میں تبدیلی آچکی ہے سوادِ اعظم کو فخر ہے کہ وہ ہمیشہ سے اس ترجمے سے وابستہ و پیوستہ ہے۔
ولائے پاک کا بیش از بیش شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُس نے یہ سعادت بخشی کہ ہم نے کنز الایمان کی مدح میں
چھوٹے الفاظ سے عقیدت کا اظہار کیا اور اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نیاز مندوں میں
ئے۔
الی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس ترجمے کو مزید شہرت بخشے اور ہم سب پر رحمت نازل فرمائے۔

ع ایں دعا از من و جملہ عالمیاں آمین باد

04-02-2009

پروفیسر خضر حیات
صدر شعبۂ اسلامیات،

مکمل فیس -/20500
مکمل فیس -/6500
مکمل فیس -/6500
HSE
پلاٹ نمبر13، آفس نمبر12 پرل سنٹر، ایف سکس مرکز اسلام آباد
051-2512557-58 Mob: 0300-9501851 & 0331-6446472
18
105

إن هذا القرآن
يهدي للتي هي أقوم
كنز الایمان فی ترجمۃ القرآن
خزائن العرفان فی تفسیر القرآن
المجدد احمد رضا خان بریلوی